المؤطاللامام مالک

(سوالا جوابا)

حضرت علامہ مولانا عامر مدنی عطاری
مدرس جامعۃالمدینہ فیضان مدینہ فیصل آباد
بندہ خدا
مرکزی جامعۃالمدینہ فیضان مدینہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کاوش؛ حضرت علامہ مولانا محمد عامر مدنی عطاری

بندہ خدا

فیض یافتہ فیضان مدینہ

اِشاعتِ اول: اگست 2024

ناشر: والضحی پبلیکشنز فیصل آباد

03007259263

حالات زندگی امام مالک 4
العمل فی غسل العیدین والنداء فیہما والا قامۃ.......................... 5
الامر بالصلاۃ قبل الخطبۃ فی العیدین 6
ترک الصلاۃ قبل العیدین وبعدھما.. 9
الرخصۃ فی الصلاۃ قبل العیدین وبعدھما.............................. 10
العمل فی صلاۃ کسوف الشمس 12
ماجاء فی الاستسقاء 17
ماجاء فی القبلۃ.. 22
ماجاء فی مسجد النبی ﷺ.. 23
ماجاء فی خروج النساء الی المساجد.................................... 24
ماجاء فی تخریب القرآن.. 27
کتاب الاعتکاف 48
کتاب الصید 60
کتاب الوصیۃ 70
الامر بالوصیۃ 70
کتاب الجامع.. 80

حالات زندگی امام مالک

ولادت: حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت درست ترین قول کے مطابق (ماہ ربیع الاول) 93ھ مدینہ مُنوَّرہ میں ہوئی۔

نام وکنیت: آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نام مالک اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔

آپ کی تصانیف: حدیثِ پاک کی مشہور کتاب **"مؤطاامام مالک"** حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تصنیفِ لطیف ہے۔

آپ کے اساتذہ: علامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے 900 سے زیادہ علمائے کرام سے علم حاصل کیا۔

آپ کے القابات: آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو اِمامُ الائمہ، عالم مدینہ اور امامِ دارِالھجرۃ کے القاب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

وصال: حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصال مدینۂ منورہ میں 179 ہجری ماہِ ربیع الاول میں ہوا، جنت البقیع میں سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہزادے حضرت سیدناابراہیم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے قُرب میں آپ کو سپردِ خاک کیا گیا۔

العمل فی غسل العیدین والنداء فیهما والاقامة

حدیث نمبر 1: امام یحیٰ امام مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے کئی ایک علماء کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ مبارکہ سے آج تک عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں نہ آذان ہے اور نہ اقامت۔

قال مالک: یہ ایسی سنت ہے جس میں ہمارے ہاں کوئی اختلاف نہیں۔

سوال نمبر 1: کیا عیدین میں آذان واقامت کہی جائے گی؟

جواب: نہیں کہی جائے گی۔

سوال نمبر 2: امام مالک کے فرمان میں لا اختلاف فیہا عندنا میں عندنا سے کونسے علماء مراد ہیں؟

جواب: یہاں عندنا سے مدینہ کے علماء مراد ہیں۔

حدیث نمبر 2: امام مالک حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عیدالفطر کے دن عید گاہ میں جانے سے پہلے غسل فرمایا کرتے تھے

سوال نمبر 3: کونسے صحابی رسول عید گاہ میں جانے سے پہلے غسل فرمایا کرتے تھے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

الامر بالصلاۃ قبل الخطبۃ فی العیدین

حدیث نمبر 3: امام مالک ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدین میں خطبہ سے پہلے نماز پڑھایا کرتے تھے۔

سوال نمبر 4: نبی کریم ﷺ عیدین میں خطبہ کب دیا کرتے تھے؟

جواب: نبی کریم ﷺ عیدین میں نماز کے بعد خطبہ دیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر 4: امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ شیخین بھی عیدین میں خطبہ سے قبل نماز پڑھایا کرتے تھے۔

حدیث نمبر 5: امام مالک ابن شہاب سے اور وہ ابن ازھر کے آزاد کردہ غلام ابو عبید سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عید کے دن میں حضرت عمر کے ساتھ تھا پس آپ نے نماز پڑھائی پھر اس کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا بیشک دو دن ایسے ہیں جن میں نبی کریم ﷺ نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ایک عید الفطر کا دن اور دوسرا جس میں تم اپنے جانوروں کا گوشت کھاتے ہو ابو عبید کہتے ہیں یوں ہی میں نے حضرت عثمان غنی کے ساتھ بھی عید دن کا دن گزارا پس آپ تشریف لائے نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور فرمایا تحقیق اج کے دن تمہارے لئے دو عیدیں ہیں پس گاؤں والوں میں سے جو جمعہ کی نماز کا انتظار کرنا پسند کرتا ہے وہ انتظار کرے اور جو جانا چاہتا ہے وہ جائے میری طرف سے اجازت ہے حضرت عبید کہتے ہیں یوں ہی میں نے عید کا دن مولا علی کے ساتھ بھی پایا جبکہ اس وقت حضرت عثمان غنی محصور تھے پس آپ تشریف لائے نماز پڑھائی اور نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔

سوال نمبر 5: خلفاء راشدین عیدین میں خطبہ کب دیا کرتے تھے وضاحت فرمائیں؟

جواب: حضرات خلفاء راشدین بھی عیدین میں بعد نماز کے خطبہ دیا کرتے تھے۔

سوال نمبر 6: ان ھذین یومان نھی رسول اللہ ﷺ عن صیامھما کن دو دنوں سے رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا؟

جواب: ایک دن عید الفطر کا ہے اور دوسرا جس میں لوگ اپنے جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں یعنی عید الاضحیٰ کا دن۔

الامر بالاکل قبل الغدو فی العید

حدیث نمبر 6: امام مالک ہشام سے اور وہ عروہ سے اور وہ اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ عید الفطر کے دن مصلی گاہ جانے سے پہلے کچھ نہ کچھ کھایا کرتے تھے

سوال نمبر 7: عید الفطر میں کب کھانا سنت ہے نیز کیا کھانا سنت ہے؟

جواب: عید الفطر میں عید گاہ جانے سے قبل طاق عدد میں کھجوریں کھانا سنت ہے جیسا کہ بخاری کی حدیث پاک میں ہے۔

حدیث نمبر 7: امام مالک ابن شہاب سے اور وہ سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں سعید بن مسیب نے بتایا کہ عید الفطر کے دن عید گاہ میں جانے سے قبل کچھ نہ کچھ کھانے کا لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا۔

قال مالک: عید الاضحیٰ میں بھی لوگوں کے کچھ کھانے میں حرج نہیں سمجھتا۔

سوال نمبر 8: عید الفطر میں عید گاہ میں جانے سے پہلے لوگوں کو کھانے کا حکم دینے میں کیا حکمت ہے؟

جواب: تاکہ کوئی اس دن کا بھی روزہ گمان نہ کرلے۔

سوال نمبر 9: کیا امام مالک کے نزدیک عید الاضحیٰ میں قبل نماز کچھ کھا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں کھا سکتے ہیں۔

ماجاء فی التکبیر والقراءۃ فی صلاۃ العیدین

حدیث نمبر 8: حضرت عمر بن خطاب نے ابو واقد لیثی سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نماز عید الاضحیٰ اور نماز عید الفطر میں کن سورتوں کی قراءت فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا: پہلی رکعت میں سورہ قاف والقرآن المجید کی اور دوسری رکعت میں اقتربت الساعۃ وانشق القمر کی قراءت فرمایا کرتے تھے۔

سوال نمبر 10: نبی کریم ﷺ نماز عید الفطر اور نماز عید الاضحیٰ میں کن سورتوں کی قراءت فرمایا کرتے تھے؟

جواب: حضور ﷺ پہلی رکعت میں سورۃ قاف کی اور دوسری رکعت میں سورہ قمر کی قراءت فرمایا کرتے تھے۔

حدیث نمبر 9: حضرت عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع کہتے ہیں کہ میں عیدین میں حضرت ابو ھریرہ کے ساتھ تھا پس آپ نے پہلی رکعت میں قراءت سے قبل سات تکبریں کہی اور دوسری رکعت میں قراءت سے قبل پانچ تکبریں کہی۔

قال مالک: ہمارا بھی یہ ہی مؤقف ہے۔

قال مالک: ایسا شخص جو نماز عید سے پیچھے رہے گیا ہو تو اس پر عید گاہ یا گھر میں کچھ پڑھنا لازم نہیں اور اگر عید گاہ یا اپنے گھر میں نفل ادا بھی کرلے اس میں بھی کوئی حرج نہیں اور

جب جماعت کے ساتھ نماز عید پڑھے تو پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں بھی قراءت سے قبل پانچ تکبریں کہے گا۔

سوال نمبر11: امام مالک کے نزدیک نماز عیدالفطر اور نماز عیدالاضحیٰ میں کتنی تکبریں ہیں؟

جواب: پہلی رکعت میں قراءت سے قبل سات تکبریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبریں ہیں۔

سوال نمبر12: امام مالک کے نزدیک اس شخص کا کیا حکم ہے جس کی نماز عید فوت ہو جائے؟

جواب: ایسے شخص پر عید گاہ یا گھر میں کسی طرح کے نفل پڑھنا لازم نہیں ہاں اگر پڑھ لے تو حرج نہیں۔

ترک الصلاۃ قبل العیدین وبعدھما

حدیث نمبر10: امام مالک حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر عیدالفطر کے دن نہ نماز عید سے پہلے کوئی نفل پڑھا کرتے اور نہ عید کے بعد۔

سوال نمبر13: کیا حضرت عبداللہ بن عمر عیدالفطر کے دن نماز عید سے قبل یا بعد کچھ پڑھا کرتے تھے؟

جواب: آپ نہ عید سے قبل کوئی نفل پڑھا کرتے اور نہ عید کے بعد۔

حدیث نمبر11: حضرت سعید بن مسیب طلوع شمس سے قبل نماز فجر پڑھنے کے بعد صبح صبح عید گاہ کی طرف چلے جایا کرتے تھے۔

سوال نمبر14: حضرت سعید بن مسیب عید گاہ کب جایا کرتے تھے؟

جواب: آپ رضی اللہ عنہ نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے عید گاہ تشریف لے جایا کرتے تھے۔

الرخصة فی الصلاة قبل العیدین وبعدهما

حدیث نمبر12: امام مالک عبدالرحمن بن قاسم سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد قاسم عید گاہ میں جانے سے قبل چار رکعت پڑھا کرتے تھے۔

سوال نمبر15: عید گاہ میں جانے سے قبل کون چار رکعت پڑھا کرتے تھے؟

جواب: حضرت قاسم۔

حدیث نمبر13: ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کے والد عیدالفطر کے دن نماز عید سے پہلے مسجد میں نفل پڑھا کرتے تھے۔

سوال نمبر16: حضرت ہشام بن عروہ کے والد عید گاہ میں جانے سے قبل کہاں نفل پڑھا کرتے تھے؟

جواب: مسجد میں۔

غدوالامام یوم العید وانتظار الخطبة

قال مالک: عیدالفطر و عیدالاضحیٰ کے وقت میں یہ سنت جاری ہے جس میں ہمیں کوئی اختلاف نہیں کہ امام اپنے گھر سے اتنی مقدار پر نکلے کہ عید گاہ پہنچ جائے اور نماز حلال ہو جائے یعنی نماز کا وقت بھی ہو جائے۔

قال یحیٰ: امام یحیٰ فرماتے ہیں کہ امام مالک سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں جس نے امام کے ساتھ نماز پڑھ لی ہو تو کیا اس کے لئے خطبہ عید سننے سے پہلے لوٹنا جائز ہے تو آپ نے فرمایا وہ نہ لوٹے یہاں تک کہ امام لوٹ جائے۔

سوال نمبر 17: عیدین میں امام اپنے گھر سے کب نکلے گا؟

جواب: امام اتنی مقدار پہلے نکلے کہ عید گاہ تک پہنچ جائے اور نماز عید کا وقت بھی شروع ہو جائے۔

سوال نمبر 18: کیا امام مالک کے نزدیک عید کے خطبہ کو سننے سے پہلے لوٹنا صحیح ہے ؟

جواب: خطبہ کو سننے سے پہلے لوٹ جانا مکروہ ہے۔

العمل فی صلاۃ کسوف الشمس

حدیث نمبر 14: ہشام بن عروہ اماں عائشہ صدیقہ زوجہ رسول پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حضور ﷺ کے زمانے میں سورج کو گہن لگ گیا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی پس طویل قیام فرمایا پھر طویل رکوع کیا پھر یوں ہی طویل قیام و رکوع کیا مگر پہلے سے کم پھر سجدہ فرمایا یوں دوسری رکعت پڑھائی پھر جب آپ ﷺ نماز سے پلٹے تو سورج صاف ہو چکا تھا تو آپ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا پس آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا: بیشک سورج و چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان دونوں کو کسی کی موت یا زندگی سے گہن نہیں لگتا پس جب تم اسے دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور تکبیرات کہو اور صدقہ دو پھر فرمایا اے امت محمدیہ اللہ کی قسم اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں کہ کوئی بندہ یا بندی زنا کرتی ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے امت محمدیہ اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضرور تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

سوال نمبر 19: جب سورج و چاند کو گہن لگ جائے تو کیا کیا جائے؟

جواب: فرمایا جب سورج یا چاند کو گہن لگ جائے تو اللہ سے دعا کرو صدقہ دو اور تکبیرات کہو۔

سوال نمبر 20: کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں کبھی سورج کو گہن لگا نیز اگر لگا تو رسول اللہ ﷺ نے کیا طرز عمل اختیار فرمایا؟

جواب: جی ہاں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گہن لگااور رسول اللہ ﷺ نے اس کے رفع کے لئے دو رکعت نماز کسوف لوگوں کو پڑھائی۔

حدیث نمبر 15: حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ: سورج کو گہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی پس آپ ﷺ نے طویل قیام فرمایا سورہ بقرہ کی مقدار پھر آپ ﷺ نے طویل رکوع فرمایااور رکوع سے اپنے سر کو اٹھایااور طویل قیام فرمایا جو پہلے سے کم تھا پھر طویل رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر آپ ﷺ نے سجدہ فرمایا پھر طویل قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر رکوع سے اٹھے اور طویل قیام فرمایا مگر پہلے سے کم پھر طویل رکوع فرمایا مگر پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ فرمایااور سلام پھیرا تو سورج صاف ہو چکا تھا پس آپ نے فرمایا: بیشک سورج وچاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت یا کسی کی زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتے پس جب تم انہیں دیکھوں تو اللہ کا ذکر کرو،

صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے کچھ پکڑنے کا ارادہ فرمایا پھر ہم نے دیکھا کہ آپ اس سے رک گئے؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں نے جنت کو دیکھا پس میں نے اس سے ایک انگور کا گچھا لینے کا ارادہ کیا اگر میں اسے لے لیتا تو تم اسے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے اور میں نے جہنم کو دیکھا کہ کبھی اس سے بڑھ کر خوف ناک منظر نہ دیکھااور میں نے اکثر عورتوں کو جہنم میں پایا،

صحابہ کرام نے عرض کیا ایسا کس وجہ سے یارسول اللہ ﷺ؟

فرمایا:ان کی ناشکری کی وجہ سے،

عرض کیا گیا کیا اللہ کی ناشکری کرنی کی وجہ سے ؟

فرمایا اپنے شوہر اور احسان کی ناشکری کی وجہ سے پس اگر تم اس سے ساری زندگی بھلائی کرو پھر یہ تم میں کوئی ذرا سی خامی پائے تو کہہ گی میں نے تم میں کبھی بھلائی کو پایا ہی نہیں ہے۔

سوال نمبر21:رسول اللہ ﷺ نے جہنم میں کن کی کثرت کو ملاحظہ فرمایا؟

جواب:عورتوں کی۔

سوال نمبر22:زیادہ تر عورتیں جہنم میں کس سبب سے جائیں گئیں ؟

جواب:اپنے شوہر اور احسان کی ناشکری کی وجہ سے۔

سوال نمبر23:رسول اللہ ﷺ نے عورت کی ناشکری کو کس انداز میں بیان فرمایا؟

جواب:رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم عورت سے ساری زندگی بھلائی کرو پھر یہ تم میں کوئی ذرا سی خامی پائے تو کہی گی میں نے تم میں کبھی بھلائی کو پایا ہی نہیں ہے۔

حدیث نمبر16:زوجہ رسول پاک ﷺ اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ کی بارگاہ میں ایک یہودیہ آئی اس نے آپ سے کچھ مانگا تو آپ نے فرمایا اللہ تجھے عذاب قبر میں مبتلا فرمائے اس واقعہ کے بعد اماں عائشہ صدیقہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا لوگوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جائے گا؟

رسول اللہ ﷺ نے عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہوئے فرمایا(ہاں)

پھر آپ ﷺ سوار ہوئے

ماجاء فی صلاۃ الکسوف

حدیث نمبر 17: حضرت سیدہ اسماءبنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت آفتاب کو گہن لگامیں حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی تو میں نے لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھااور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں تو میں نے کہا: لوگوں کو کیا ہوا؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف تواشارہ کیااور سبحان اللہ کہا میں نے کہا: کوئی نشانی ہے؟

انہوں نے اشارے سے کہا: ہاں، حضرت سیدہ اسماءرضی اللہ عنہانے فرمایا: تومیں کھڑی ہوئی یہاں تک کہ مجھ پہ غشی آنے لگی اور میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی،اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا: جو چیز میں نے نہ دیکھی تھی وہ آج میں نے اس جگہ دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھااور مجھے وحی سے معلوم ہوا کہ قبر میں تمہیں فتنے میں مبتلاء کیا جائے گا مثل فتنہ دجال کے یااس کے قریب،

حضرت فاطمہ بنت منذر فرماتی ہیں کہ معلوم نہیں سیدہ اسماءرضی اللہ عنہانے کیا کہا، ''آئیں گے اس کے پاس فرشتے تو پوچھیں گے اس سے توں اس مرد کے بارے میں کیا جانتا ہے تو جو ایمان رکھتا ہے یایقین رکھتا ہے''،

معلوم نہیں کیا کہا سیدہ اسماءرضی اللہ عنہانے، ''وہ کہے گا: یہ شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو ہمارے پاس نشانیوں اور ھدایت کے ساتھ تشریف لائے پس قبول کیا ہم نے

اور ایمان لائے اور ہم نے اُن کی پیروی کی، تب فرشتے اس سے کہیں گے: سو جا اچھی طرح، ہم تو پہلے ہی جانتے تھے کہ تو مومن ہے اور منافق یا جس کو حضور ﷺ کی رسالت میں شک ہو گا، معلوم نہیں کیا کہا سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے، "وہ کہے گا: میں نہیں جانتا، لوگوں سے جو سنا وہی کہا کرتا تھا میں۔

سوال نمبر 24: قبر میں کس فتنے میں مبتلاء کیا جائے گا؟

جواب: فتنہ دجال یا اس جیسے کسی فتنے میں مبتلاء کیا جائے گا۔

العمل فی الاستسقاء

حدیث نمبر 18: حضرت سیدنا عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے لئے تشریف لے گئے اور جس وقت قبلہ کی طرف منہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کو اُلٹایا۔

قال یحیٰ: امام مالک رحمہ اللہ سے سوال ہوا کہ نمازِ استسقاء کی کتنی رکعتیں ہیں؟ تو جواب دیا کہ دو رکعتیں ہیں، اور امام کو چاہیئے کہ پہلے نماز پڑھے پھر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے اور قبلہ کے طرف منہ کر کے دعا مانگے، اور جب قبلہ کی طرف منہ کرے تو چادر کو اُلٹے اور دونوں رکعتوں میں جہر سے قراءت کرے، اور چادر کو اس طرح اُلٹے کہ داہنی طرف کا کنارہ بائیں طرف کرے اور بائیں طرف کا داہنی طرف، اور مقتدی بھی اسی طرح اپنی اپنی چادروں کو پلٹیں جب امام پلٹے اور بیٹھے بیٹھے منہ قبلہ کی طرف کریں۔

سوال نمبر 25: نماز استسقاء کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: دو رکعتیں۔

سوال نمبر 26: نماز استسقاء کا طریقہ بیان فرمائیں؟

جواب: امام کو چاہئے کہ پہلے نماز پڑھے پھر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے اور قبلہ کے طرف منہ کر کے دعا مانگے، اور جب قبلہ کی طرف منہ کرے تو چادر کو اُلٹے اور دونوں رکعتوں میں جہر سے قراءت کرے، اور چادر کو اس طرح اُلٹے کہ داہنی طرف کا کنارہ بائیں طرف کرے اور بائیں طرف کا داہنی طرف، اور مقتدی بھی اسی طرح اپنی اپنی چادروں کو پلٹیں جب امام پلٹے اور بیٹھے بیٹھے منہ قبلہ کی طرف کریں۔

ماجاء فی الاستسقاء

حدیث نمبر 19: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش طلب کرنے کے لئے دعا مانگتے تو فرماتے: یااللہ! پانی پلا اپنے بندوں اور جانوروں کو، اور پھیلا دے اپنی رحمت کو، اور زندہ فرما دے اپنے مرے ہوئے ملک کو۔

سوال نمبر 27: بارش طلب کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کیا دعا فرمایا کرتے تھے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ یوں دعا فرماتے: یااللہ! پانی پلا اپنے بندوں اور جانوروں کو، اور پھیلا دے اپنی رحمت کو، اور زندہ فرما دے اپنے مرے ہوئے ملک کو۔

حدیث نمبر 20: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض گزار ہوا: یارسول اللہ ﷺ! جانور مر گئے، اور راستے بند ہو گئے پس اللہ سے دعا کیجیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے دعا کی تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی، پھر ایک شخص آیا اور اس نے کہا: یارسول ﷺ! گھر گر پڑے اور راہیں بند ہو گئیں اور جانور مر گئے تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: یااللہ! برسا پہاڑوں پر اور ٹیلوں پر اور نالوں پر اور درختوں کے ارد گرد حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آپ ﷺ نے یہ دعا کی تو بادل مدینہ سے ایسے جھٹ گئے جیسے پرانا کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

قال مالک: اگر کسی کو نماز استسقاء نہ ملے لیکن خطبہ مل جائے تو اس کو اختیار ہے چاہے دو رکعتیں استسقاء کی مسجد میں پڑھے یا گھر میں آکر پڑھ لے، یا نہ پڑھے۔

سوال نمبر28: رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت سے کتنے دن تک بارش جاری رہی ؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت سے ایک جمعے سے دوسرے جمعہ تک بارش جاری رہی۔

سوال نمبر29: اگر نماز استسقاء نہ ملے تو کیا کیا جائے؟

جواب: تو اس کو اختیار ہے چاہے تو گھر میں پڑھ لے یا مسجد میں پڑھ لے جا نہ پڑھے۔

الاستمطار بالنجوم

حدیث نمبر21: حضرت سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی اور رات کو پانی پڑ چکا تھا، تو جب نماز سے

فارغ ہوئے تولوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا" : تم جانتے ہو تمہارے رب نے کیا کہا؟

عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے، صبح کو میرے بندے دو قسم کے تھے، ایک وہ جو مجھ پہ ایمان لایا، دوسرا وہ جس نے میرے ساتھ کفر کیا، بہر حال جس شخص نے کہا کہ پانی برسا اللہ کے فضل اور رحمت سے تو وہ میرے اوپر ایمان لایا، تاروں پر اعتقاد نہ رکھا، اور جو بولا کہ پانی برسا فلاں تارہ کی گردش سے تو اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور ایمان لایا تاروں پر۔

حدیث نمبر22: امام مالک رحمہ اللہ کو پہنچا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سمندر کی طرف سے ابر اٹھے، پھر شام کی طرف جانے لگے تو جانو کہ ایک بھرپور چشمہ ہے۔

سوال نمبر30: جب ابر سمندر کی طرف سے اٹھے تو حدیث میں کیا فرمایا گیا؟

جواب: فرمایا جان لو وہ ایک بھرپور چشمہ ہے۔

حدیث نمبر23: امام مالک رحمہ اللہ کو پہنچا جب صبح ہوتی اور بارش ہو چکی ہوتی تو ابو هریرہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ نے ہمیں سیر اب فرمایا، پھر اس آیت کو پڑھتے ﴿مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ، وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ﴾

اللہ جو رحمت لوگوں کے لیے کھولے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ روک لے تو اس کی روک کے بعد اس کا کوئی چھوڑنے والا نہیں۔

النهی عن استقبال القبلة والانسان یرید حاجته

حدیث نمبر 24: رافع ابن اسحاق نے صحابی رسول حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو مصر میں فرماتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! میں ان پاخانوں کا کیا کروں؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پاخانہ یا پیشاب کو جائے تو وہ اپنا منہ اور اپنی پیٹھ قبلہ کی طرف نہ کرے۔

حدیث نمبر 25: حضرت نافع ایک انصاری شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ آپ قبلہ کی طرف منہ کر کے بول و براز سے منع فرماتے تھے۔

سوال نمبر 31: کیا قبلہ کی طرف منہ کر کے بول و براز کرنا جائز ہے؟

جواب: مکروہ تحریمی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس منع فرمایا۔

سوال نمبر 32: حدیث میں لفظ الکرابیس کا کیا معنی ہے؟

جواب: اس کا معنی ہے پاخانے۔

الرخصة فی استقبال القبلة لبول او غائط

حدیث نمبر 26: حضرت عبد اللہ بن عمر فرمایا کرتے تھے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جب تو اپنی حاجت کو جائے تو منہ نہ کر قبلہ اور بیت المقدس کی طرف، حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت المقدس کی طرف منہ کر دو اینٹوں پر حاجت ادا کرتے دیکھا پھر سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے واسع بن حبان سے فرمایا: شاید تو ان لوگوں میں سے ہے جو اپنی سرینوں پر نماز پڑھتے ہیں؟

حضرت واسع نے عرض کیا: واللہ میں سمجھا نہیں۔
امام مالک اس قول کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ :یعنی وہ لوگ ہیں جو سجدہ میں زمین سے لگ جاتے ہیں اور اپنی پیٹھ کو سرین سے جدا نہیں رکھتے۔

سوال نمبر 33:لعلك من الذين يصلون على اوراكهم اس قول کے بارے میں امام مالک نے کیا فرمایا؟

جواب: امام مالک اس قول کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ :یعنی وہ لوگ ہیں جو سجدہ میں زمین سے لگ جاتے ہیں اور اپنی پیٹھ کو سرین سے جدا نہیں رکھتے۔

النهى عن البصاق فى القبلة

حدیث نمبر 27: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار پر تھوک پڑا دیکھا، آپ ﷺ نے اسے کھرچ دیا پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:
جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے نہ تھوکے اس لئے کہ اللہ اس کے سامنے ہوتا ہے جب وہ نماز پڑھ رہا ہے۔

حدیث نمبر 28:اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار میں تھوک یا رینٹھ یا بلغم کو دیکھا تو آپ نے اسے کھرچ دیا۔

سوال نمبر 34: کیا قبلہ کی طرف تھوکنا جائز ہے؟

جواب: قبلہ کی طرف تھوکنا مکروہ تحریمی گناہ ہے۔

ماجاء فی القبلة

حدیث نمبر 29: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ مسجدِ قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں ایک شخص آکر بولا کہ رسول اللہ ﷺ پر رات کو قرآن اترا اور کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا، تو وہ لوگ نماز ہی میں کعبہ کی طرف پھر گئے جبکہ پہلے اُن کے چہرے شام کی طرف تھے۔

سوال نمبر 35: کس نماز میں کعبہ کی طرف پھرنے کا حکم ہوا نیز اس وقت صحابہ کرام کا رخ کس ملک کی طرف تھا؟

جواب: ایک روایت کے مطابق صبح کی نماز میں کعبہ کی طرف پھرنے کا حکم ہوا نیز اس وقت صحابہ کرام کا رخ ملک شام کی طرف تھا۔

حدیث نمبر 30: حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ شریف میں آنے کے بعد سولہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی پھر بدر سے دو ماہ پہلے قبلہ کو تبدیل کر دیا گیا۔

سوال نمبر 36: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ شریف میں آنے کے بعد کتنے ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی؟

جواب: سولہ ماہ تک۔

حدیث نمبر 31: نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مشرق اور مغرب کے مابین تمام قبلہ ہے جب تو متوجہ ہو بیت اللہ کی طرف۔

سوال نمبر 37: مابین المشرق والمغرب قبلة یہ کن لوگوں کے لئے فرمایا گیا؟

جواب: اہل مدینہ کے لئے۔

ماجاء فی مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث نمبر 32: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجد میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے۔

سوال نمبر 38: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھنا بقیہ مسجدوں میں نماز پڑھنے سے کتنے درجے افضل ہے؟

جواب: ہزار درجے افضل ہے۔

حدیث نمبر 33: حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے گھر اور منبر کے بیچ میں جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

سوال نمبر 39: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر اور منبر کے مابین حصے کو حدیث میں کیا کہا گیا؟

جواب: روضة من ریاض الجنة۔

حدیث نمبر34: حضرت سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور منبر کے بیچ میں جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔

ماجاء فی خروج النساء الی المساجد

حدیث نمبر35: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ جل جلالہ کی لونڈیوں کو مسجد میں آنے سے نہ روکو۔

حدیث نمبر36: حضرت سیدنا بسر بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی عورت عشاء کی جماعت میں آئے تو خوشبو لگا کر نہ آئے۔

سوال نمبر40: کیا عورت عشاء کی جماعت میں خوشبو لگا کر آسکتی ہے نیز اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

جواب: نہیں آسکتی کیونکہ خوشبو لگانے میں شہوت کے سبب کو دعوت دینا ہے۔

حدیث نمبر37: حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگتی تھیں، تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ چپ ہو جاتے پس حضرت سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا کہتی: اللہ کی قسم میں تو جاؤں گی جب تک آپ منع نہ کروگے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو منع نہ کیا کرتے تھے۔

سوال نمبر41: حضرت عمر سے مسجد میں جانے کی اجازت کون مانگا کرتا تھا؟

جواب: آپ کی وزجہ حضرت سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا۔

حدیث نمبر 38: رسول اللہ ﷺ کی وزجہ محترمہ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے جو اس زمانے میں عورتوں نے نکالا ہے تو ضرور ان کو مسجدوں میں جانے سے روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئیں **یحییٰ بن سعید نے فرمایا**: میں نے عمرہ سے پوچھا: کیا بنی اسرائیل کی عورتیں مسجدوں سے روکی گئیں تھیں؟

فرمایا: ہاں۔

سوال نمبر 42: کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں جانے سے روکا گیا تھا؟

جواب: جی ہاں۔

الامر بالوضوء لمن مس القرآن

حدیث نمبر 39: حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے لئے جو کتاب لکھی تھی اس میں یہ بھی تھا کہ: قرآن نہ چھوئے مگر جو شخص باوضو ہو۔

قال مالک: کوئی شخص کلام اللہ کو غلاف پکڑ کر یا تکیہ پر رکھ کر نہ اُٹھائے مگر باوضو ہو۔

قال مالک: اگر غلاف پکڑ کر یا تکیہ پر رکھ کر بے وضو اُٹھانا درست ہوتا تو جلد کو بھی بے وضو چھونا درست ہوتا۔ اور کلام اللہ کو بے وضو چھونا اس لیے مکروہ ہے کہ اس کی عظمت اور شان کے خلاف ہے، نہ اس لیے کہ اُٹھانے والے کے ہاتھ میں کوئی نجاست ہو اور وہ مصحف میں لگ جائے۔

سوال نمبر 43: کیا غلاف میں کلام اللہ کو چھونا جائز ہے احناف کے نزدیک؟

جواب: جائز ہے جبکہ امام مالک کے نزدیک جائز نہیں۔

سوال نمبر 44: کلام اللہ کو غلاف میں چھونے سے ممانعت پر امام مالک کی عقلی دلیل بیان فرمائیں؟

جواب: امام مالک فرماتے ہیں: اگر غلاف پکڑ کر یا تکیہ پر رکھ کر بے وضو اُٹھانا درست ہوتا تو جلد کو بھی بے وضو چھونا درست ہوتا۔

سوال نمبر 45: قرآن کو بے وضو چھونا کس وجہ سے مکروہ ہے؟

جواب: اور کلام اللہ کو بے وضو چھونا اس لیے مکروہ ہے کہ اس کی عظمت اور شان کے خلاف ہے، نہ اس لیے کہ اُٹھانے والے کے ہاتھ میں کوئی نجاست ہو اور وہ مصحف میں لگ جائے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ احسن اس باب میں جو میں نے سنا وہ یہ آیت ہے لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ: نہیں چھوئیں اس کو مگر پاک لوگ اور یہ آیت اس اس آیت کے بمنزلہ ہے جو عَبَسَ وَتَوَلَّى میں ہے کہ كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ. فِي صُحُفٍ مُكَرَّمَةٍ. مَرْفُوعَةٍ مُطَهَّرَةٍ. بِأَيْدِي سَفَرَةٍ. كِرَامٍ بَرَرَةٍ یعنی یوں نہیں یہ تو سمجھانا ہے تو جو چاہے اُسے یاد کرے ان صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں بلندی والے پاکی والے ایسوں کے ہاتھ لکھے ہوئے جو کرم والے نکوئی والے۔

الرخصة فی قراءة القرآن علی غیر وضوء

حدیث نمبر 40: محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں میں بیٹھے جبکہ لوگ قرآن پڑھ رہے تھے، پس آپ حاجت کو تشریف لے گئے اور پھر

جب آپ لوٹے تو قرآن کی تلاوت فرما رہے تھے، ایک شخص نے کہا: آپ بغیر وضو کے کلام اللہ پڑھتے ہیں؟

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تجھ سے کس نے کہا کہ یہ منع ہے، کیا مسیلمہ نے کہا؟

سوال نمبر 46: کیا بغیر وضو کے قرآن کی تلاوت جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

ماجاء فی تخریب القرآن

حدیث نمبر 41: حضرت عبداللہ بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کسی کے وِرد یا قراءت کارات کو ناغہ ہو جائے اور وہ اسے سورج کے زائل ہونے سے نماز ظہر تک پڑھ لے تو گویا فوت نہیں ہوا بلکہ اس نے پالیا۔

سوال نمبر 47: اگر کسی کا ورد یا قراءت یا جس کو کرنے کی عادت ہے وہ رہے جائے تو کب تک پڑھا جا سکتا ہے؟

جواب: اس کو دوسرے دن نماز ظہر تک پڑھ سکتا ہے۔

حدیث نمبر 42: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں اور محمد بن یحییٰ بن حبان بیٹھے ہوئے تھے، سو محمد نے ایک شخص کو بلایا اور کہا: تم نے جو اپنے باپ سے سنا ہے اس کو بیان کرو، اس شخص نے کہا: میرا باپ حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اُن سے پوچھا کہ سات دنوں میں کلام اللہ ختم کرنا کیسا ہے؟

فرمایا: اچھا ہے میرے نزدیک پندرہ روز یا بیس روز میں تمام کرنا بہتر ہے، مجھ سے پوچھو ایسا کیوں؟

تواس نے کہا میں نے پوچھا: کیوں؟

حضرت سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا: تاکہ میں اس کو سمجھتا جاؤں اور اس پر واقف ہوتا جاؤں۔

سوال نمبر48: کتنے دنوں میں ختم قرآن افضل ہے؟

جواب: اس بارے میں مختلف اقوال ہیں حضرت زید کے نزدیک پندرہ روز یا بیس دنوں میں ختم قرآن پسندیدہ ہے۔

ماجاء فی القرآن

حدیث نمبر43: عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: میں نے ہشام بن حزام کو میرے طریقے کے جس طرح میں پڑھتا تھا اس کے علاوہ طریقے پر سورت فرقان پڑھتے سنا، اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت پڑھائی ہوئی تھی، قریب تھا کہ میں جلدی کرتا ان پر، لیکن میں چپ رہا یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوئے، تو میں ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ان کو سورۂ فرقان اور طریقے پر پڑھتے سنا، برخلاف اس طریقے کے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھایا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" :ان کو چھوڑ دیجئے"، پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے ہشام پڑھو،

توہشام نے اس طریقے پر پڑھا جس طرح میں نے ان کو پڑھتے ہوئے سنا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" :یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے"، پھر رسو اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا

اے عمر تم پڑھو پھر میں نے پڑھی، پھر فرمایا'' :قرآن شریف ساتھ حروف پر نازل کیا گیا ہے تو اس میں سے جو آسان لگے اسے پڑھو۔

سوال نمبر 49:قرآن پاک کتنے حروف پر نازل کیا گیا؟

جواب:سات حروف پر۔

سوال نمبر 50: حضرت فاروق اعظم نے حکیم بن حزام کو کونسی سورت پڑھتے سنا؟

جواب:سورت فرقان۔

حدیث نمبر 44: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' :حافظ قرآن کی مثال ایسی ہے کہ جیسے بندھی ہوئی اونٹنی والے کی کہ جب تک اونٹنی کو بندھا رکھے گا وہ رکی رہے گی اور اگر چھوڑ دے گا تو چلی جائے گی

سوال نمبر 51: حدیث میں حافظ قرآن کو کس سے تشبیہ دی گئی؟

جواب: بندھی ہوئی اونٹنی والے کے ساتھ۔

حدیث نمبر 45:اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ: آپ ﷺ پر وحی کس طرح آتی ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' : کبھی گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے،اور وہ میرے اوپر نہایت سخت ہوتی ہے، پھر جب موقوف ہو جاتی ہے تو میں یاد کرلیتا ہوں جو کہتا ہے،

اور کبھی فرشتہ آدمی کی شکل بن کر مجھ سے باتیں کرتا ہے تو جو وہ کہتا ہے میں اسے یاد کرلیتا ہوں۔ ''اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر

سخت جاڑے کے دنوں میں وحی اترتی تھی، پھر جب موقوف ہوتی تھی توآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہتا تھا۔

سوال نمبر52:رسول اللہ ﷺ پر وحی کس طرح آتی تھی؟

جواب: حدیث پاک میں وحی کے نازل ہونے کی دو صورتیں بیان کی گئی ہیں:

(۱) کبھی گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے۔

(۲)اور کبھی فرشتہ آدمی کی شکل بن کر مجھ سے باتیں کرتا ہے۔

سوال نمبر53: سردیوں میں وحی کے نزول کے بعد رسول اللہ ﷺ کی حالت مبارک کیسی ہوا کرتی تھی؟

جواب: آپ ﷺ کی پیشانی مبارک سے پسینہ آنے لگ جاتا۔

حدیث نمبر46: حضرت عروہ بن زبیر نے فرمایا: :(عَبَسَ وَتَوَلَّى) حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مکتوم کے بارے میں نازل ہوئی کہ، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ!

مجھے اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے، جبکہ آپ ﷺ کے پاس اس وقت مشرکوں کے بڑے آدمیوں میں سے ایک شخص آپ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف توجہ نہ فرمائی بلکہ اسلام کی دعوت کی خاطر دوسرے کی طرف متوجہ تھے اور فرماتے" اے فلاں کے باپ!

کیا میں جو کہتا ہوں اس میں کچھ حرج ہے؟ "وہ کہتا تھا: نہیں، بتوں کی قسم! تمہارے کہنے میں کچھ حرج نہیں ہے تب یہ آیتیں اتریں:(عَبَسَ وَتَوَلَّى، أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَى۔

سوال نمبر53: عَبَسَ وَتَوَلَّى کا شان نزول بیان فرمائیں؟

جواب:اوپر حدیث میں مذکور ہے۔

حدیث نمبر 47: حضرت سیدنا اسلم عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سفر میں سوار ہو کر چل رہے تھے اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ تھے، پس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات پوچھی، ت رسول اللہ ﷺ نے جواب نہ دیا، پھر پوچھی جب بھی جواب نہ دیا، پھر پوچھی جب بھی جواب نہ دیا، اس وقت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دل میں کہا: اے عمر تجھے تیری ماں روئے تو نے تین بار رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا لیکن حضور ﷺ نے جواب نہ دیا حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: میں نے اپنے اونٹ کو تیز کیا اور آگے بڑھ گیا، لیکن میرے دل میں یہ خوف تھا کہ شاید میرے بارے میں کلام اللہ اُترے گا، تو تھوڑی دیر ہی ٹھہرا تھا کہ اتنے میں میں نے ایک پکارنے والے کو سنا جو مجھ کو پکار رہا تھا، اس وقت مجھے اور زیادہ خوف ہوا اس بات کا کہ میرے بارے میں کلام اللہ اترا ہو گا، سو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سلام کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دے کر ارشاد فرمایا" :رات کو میرے اوپر ایک سورت ایسی اتری ہے جو ساری دنیا کی چیزوں سے مجھ کو زیادہ محبوب ہے۔ "پھر آپ ﷺ نے پڑھا: إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا۔

حدیث نمبر 48: حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: تم میں سے کچھ ایسے لوگ نکلے گے جو تمہاری نمازوں کو اپنی نمازوں کے مقابلے میں اور تمہارے روزوں کو اپنے روزوں کے مقابلہ میں، اور تمہارے اعمال کو اپنے اعمال کے مقابلہ میں حقیر جانے گے، اور کلام اللہ کو پڑھیں گے

لیکن ان کے حلقوں سے تجاوز نہ کرے گا،اور یہ دین سے ایسے نکل جائے گے جیسے تیرے شکار سے نکل جاتا ہے کہ اگر پیکان کو دیکھے اس میں بھی کچھ نہ پائے،اگر تیر کی لکڑی کو دیکھے اس میں بھی کچھ نہ پائے،اگر پر کو دیکھے اس میں بھی کچھ نہ پائے،اور سونار میں شک ہو کہ کچھ لگا ہے یا نہیں۔

سوال نمبر54: حدیث میں بعد میں آنے والی قوم کی کیا علامات بیان ہوئیں؟

جواب:ان کی چند علامات بیان ہوئی کہ :

(۱)جو تمہاری نمازوں کو اپنی نمازوں کے مقابلے میں اور تمہارے روزوں کو اپنے روزوں کے مقابلہ میں،اور تمہارے اعمال کو اپنے اعمال کے مقابلہ میں حقیر جانے گے۔

(۲)اور کلام اللہ کو پڑھیں گے لیکن ان کے حلقوں سے تجاوز نہ کرے گا۔

(۳)اور یہ دین سے ایسے نکل جائے گے جیسے تیرے شکار سے نکل جاتا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ کو پہنچا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سورۂ بقرہ آٹھ برس تک سیکھتے رہے۔

سوال نمبر55: حضرت عبداللہ بن عمر نے کتنے سالوں میں سورہ بقرہ یاد کی؟

جواب: آٹھ سال میں۔

ماجاء فی سجود القرآن

حدیث نمبر 49: حضرت سیدنا ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سورہ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ کو پڑھا تو سجدہ کیا اور جب فارغ ہوئے تو بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدہ کیا تھا۔

سوال نمبر 56: حضرت ابو ھریرہ نے کونسی سورت پڑھی اور سجدہ کیا؟

جواب: سورہ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ۔

حدیث نمبر 50: حضرت نافع سے روایت ہے کہ مصر والوں میں سے ایک شخص نے مجھے خبر دی کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سورۂ حج کو پڑھا تو اس میں دو سجدے کئے، پھر فرمایا کہ اس سورت کو دو سجدوں کے سبب سے فضیلت دی گئی ہے۔

سوال نمبر 57: حضرت عمر نے سورہ حج میں کتنے سجدے کئے؟

جواب: دو سجدے کئے۔

حدیث نمبر 51: حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انہوں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سورۂ حج میں دو سجدے کرتے ہوئے دیکھا۔

حدیث نمبر 52: حضرت اعرج سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى﴾ پڑھ کر سجدہ کیا، پھر سجدہ سے کھڑے ہو کر ایک اور سورۃ پڑھی۔

حدیث نمبر 53: حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن منبر پر ایک آیت سجدہ پڑھی، اور منبر پر سے اتر کو سجدہ کیا تو لوگوں نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کیا، پھر دوسرے جمعہ میں اس کو پڑھا اور لوگ سجدے کے لئے تیار

ہوئے، تو آپ نے فرمایا: اپنے حال پر رہو، اللہ جل جلالہُ نے سجدۂ تلاوت کو ہمارے اوپر فرض نہیں کیا ہے، مگر جب ہم چاہیں تو سجدہ کریں، پس آپ نے سجدہ نہ کیا اور لوگوں کو بھی سجدہ کرنے سے منع فرمادیا۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمارا مذہب اس پر نہیں ہے کہ اگر امام منبر پر آیت سجدہ پڑھے تو منبر سے اتر کر سجدہ کرے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ مؤکد سجدے قرآن میں گیارہ ہیں، ان میں سے مفصل میں کوئی نہیں ہے۔

سوال نمبر58: امام مالک کے نزدیک قرآن میں کتنے سجدے ہیں؟

جواب: 11 سجدے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: جائز نہیں کسی کے لئے کہ وہ نمازِ عصر کے اور فجر کے بعد آیت سجدہ پڑھے، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو جائے، نماز عصر کے بعد نفل نماز سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے، اور سجدۂ تلاوت بھی بمنزلہ نماز کے ہے لہذا کسی کے لئے جائز نہیں کہ ان دو وقتوں میں آیت سجدہ پڑھے۔

سوال نمبر59: نماز عصر و فجر کے بعد امام مالک کے نزدیک سجدہ تلاوت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: فرمایا جائز نہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے آیت سجدہ پڑھی اور حائضہ عورت نے سن لی تو کیا وہ عورت بھی سجدہ کرے گی؟

توامام مالک نے فرمایا: نہیں، کہ مرد یاعورت دونوں کو سجدہ جب ہی درست ہے کہ وہ دونوں پاک ہوں۔

سوال نمبر60: کیاامام مالک کے نزدیک اگر حائضہ عورت سجدہ تلاوت سن لے سجدہ کرنالازم ہے؟

جواب:اس پر سجدہ لازم نہیں ہو گا۔

امام مالک رحمہ اللہ سے سوال ہوا کہ ایک عورت نے آیت سجدہ پڑھی اور کسی مرد نے اس کو سنا، کیاوہ مرد بھی عورت کے ساتھ سجدہ کرے گا؟

جواب دیا: نہیں، بلکہ سجدہ سننے والے پر جب واجب ہوتاہے کہ وہ سننے والے مقتدی ہوں اس شخص کے جو آیت سجدہ پڑھتاہے،اور یہ بات نہیں ہے کہ جو شخص آیت سجدہ کسی سے سنے اور وہ مقتدی نہ ہو پڑھنے والے کا تو وہ سجدہ کرے۔

سوال نمبر61: مالکیہ کے نزدیک کسی سے آیت سجدہ سننے پر کب سجدہ لازم ہو گا؟

جواب:اس صورت میں کہ سننے والااس سنانے والے کا مقتدی ہو۔

ماجاء فی قراءۃ قل ھواللہ احد وتبارک الذی بیدہ الملک

حدیث نمبر54: حضرت سیدناابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ بار بار پڑھتے ہوئے سنا، تو جب صبح ہوئی تو حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوااور یہ معاملہ عرض کیا، گویا کہ سعید خدری اس سورت کا اجر کم جانتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ سورۃ برابر ہے تہائی قرآن کے۔''

سوال نمبر62: کونسی سورت تہائی قرآن کے برابر ہے؟

جواب: سورہ اخلاص۔

حدیث نمبر 55: حضرت زید بن خطاب نے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آیا، تو آپ ﷺ نے ایک شخص کو قل ھواللہ احد پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا'' : واجب ہوئی۔ ''میں نے پوچھا: کیا چیز؟ فرمایا'' : جنت۔ ''حضرت سیدنا ابوھریرہ نے کہا کہ: میں نے چاہا کہ اس شخص کو جا کر خوشخبری دوں، لیکن میں ڈرا کہ ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میرا صبح کا کھانا جاتا رہے، تو میں نے پہلے کھانا کھایا، پھر گیا میں تو دیکھا کہ وہ شخص جا چکا تھا۔

حدیث نمبر 56: حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا کہ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے اور تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ اپنے پڑھنے والی کی طرف سے لڑے گی۔

سوال نمبر 63: کونسی سورت اپنے پڑھنے والے کے حق میں جھگڑا کرے گی؟

جواب: سورہ ملک۔

ماجاء فی ذکر اللہ تعالیٰ

حدیث نمبر 57: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' : جس شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ایک روز میں سو بار کہا تو گویا اس نے دس غلام آزاد کئے، اور سو نیکیاں اس کے لئے لکھی جائیں گی، اور سو برائیاں اس کی مٹائی جائیں گی، اور وہ اس دن

شیطان کے شر سے بچا رہے گا یہاں تک کہ شام ہو جائے، اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل نہ لائے گا مگر جو اس سے بھی زیادہ عمل کرے۔"

سوال نمبر 64: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ۔۔۔۔۔اس کی فضیلت بیان فرمائیں؟

جواب: حدیث پاک میں فرمایا کہ: اس کو روز سو بار پڑھنے والا ایسا ہے گویا اس نے دس غلام آزاد کئے اور وہ اس دن شیطان کے شر سے بچا رہے گا وغیرہ۔

حدیث نمبر 58: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : جس شخص نے: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ایک دن میں سو بار کہا، تو اس کے گناہ مٹا دئے جائیں گے اگرچہ سمندری کی جھاگ کی مثل ہوں۔"

سوال نمبر 65: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ کی فضیلت بیان فرمائیں

جواب: جو روز سو بار پڑھے اس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کی مثل ہو۔

حدیث نمبر 59: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس بار سُبْحَانَ اللهِ کہے اور تینتیس بار اَللهُ أَكْبَرُ کہے اور تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے اور سو کے عدد کو اس پر ختم کرے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، تو اس کے گناہ مٹا دئے جائیں گے اگرچہ سمندری کی جھاگ کی مثل ہوں۔

حدیث نمبر60: حضرت عمار بن صیاد نے حضرت سعید بن مسیب کو والباقیات الصالحات کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ اس سے مراد بندے کا یہ کہنا ہے اللہ اکبر، سبحان اللہ، والا الہ الا اللہ، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

سوال نمبر66: حدیث میں والباقیات الصالحات سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد بندے کا یہ کہنا ہے اللہ اکبر، سبحان اللہ، والا الہ الا اللہ، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

حدیث نمبر61: حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم کو نہ بتاؤں وہ کام جو تمہارے لئے تمہارے سب کاموں سے بہتر ہے، اور درجہ میں سب سے زیادہ بلند ہے، اور تمہارے مالک کے نزدیک سب کاموں سے زیادہ عمدہ ہے، اور بہتر ہے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے، اور بہتر ہے اس سے کہ تم اپنے دشمن سے لڑ کر اس کی گردن مارو اور وہ تمہاری گردن مارے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہاں، بتاؤ،
تو انہوں فرمایا: اللہ کا ذکر کرنا۔

سوال نمبر67: جہاد سے افضل اور سونا چاندی صدقہ کرنے سے افضل کس عمل کو کہا گیا ہے؟

جواب: ذکر اللہ کو۔

حدیث نمبر62: حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی نے سوائے ذکرِ الٰہی کے کوئی عمل ایسا نہیں کیا جو اس کو اللہ کے عذاب سے زیادہ نجات دینے والا ہو۔

سوال نمبر68: عذاب سے سب سے زیادہ نجات دلانے والا کونسا عمل ہے؟

جواب: ذکر اللہ۔

حدیث نمبر 63: حضرت سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا اور کہا : سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ایک شخص بولا : رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ابھی" : کون شخص بولا تھا؟ "
اس شخص نے کہا: میں تھا یا رسول اللہ ﷺ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ تیس سے کچھ زیادہ فرشتے جلدی کر رہے تھے کہ کون پہلے اس کو لکھے۔

سوال نمبر 69: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ کہنے والے شخص کے اس عمل کو کتنے فرشتے لکھنے میں جلدی کر رہے تھے؟

جواب: تیس سے کچھ زیادہ

ماجاء فی الدعاء

حدیث نمبر 64: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لئے ایک دعا مقرر ہے، جو ضرور قبول ہوتی ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی اس دعا کو اپنی اُمّت کی شفاعت کے واسطے آخرت کے دن کے لیے چھپالوں

سوال نمبر 70: رسول اللہ ﷺ نے اپنی دعا کس لئے اٹھا رکھی؟

جواب: اپنی امت کی شفاعت کے لئے۔

حدیث نمبر 65: حضرت یحییٰ بن سعید کو پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے، پس فرماتے تھے" : اے صبح کو پیدا کرنے والے مولا! اور رات کو راحت بنانے

والے! اور سورج اور چاند کو حساب سے چلانے والے! میرا قرض اتار دے، اور مجھ کو محتاجی سے غنی کر، اور مجھ کو میرے کان اور آنکھ سے، اور میری قوت سے اپنی راہ میں فائدہ دے۔

حدیث نمبر 66: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو یوں نہ کہے: یااللہ بخش دے مجھ کو اگر چاہے تو، اور رحم کر ہم پر اگر چاہے تو، بلکہ یوں کہے: بخش دے مجھ کو اس لئے کہ اللہ جل جلالہُ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے۔

حدیث نمبر 67: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرے، اور یہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی سو دعا میری قبول نہ ہوئی۔

سوال نمبر 71: کس صورت میں دعا قبول نہیں ہوتی؟

جواب: فرمایا جب بندہ جلدی کرتا ہے کہ میں نے دعا کی تھی ابھی تک پوری نہیں ہوئی۔

حدیث نمبر 68: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تہائی رات باقی رہتی ہے ہمارے رب ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے تو فرماتا ہے" : کون ہے جو دعا کرے مجھ سے اور میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے پس میں اس کو عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے بخشش چاہے تو اس کو میں بخش دوں۔

سوال نمبر 72: رب تعالیٰ ہر رات کہاں پر نزول فرماتا ہے؟

جواب: آسمان دنیا پر یعنی اس کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

حدیث نمبر 69: حضرت محمد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سورہی تھی، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوا تو میں نے ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر رکھا، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے، فرماتے تھے" : پناہ مانگتاہوں میں تیری رضامندی کی تیرے غصے سے،اور تیری عفو کی تیرے عتاب سے،اور میں تیری تعریف شمار نہیں کر سکتا، تو ایسا ہے جس طرح تو نے اپنی تعریف خود کی ہے۔

حدیث نمبر 70: حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : افضل دعاؤں میں دعا عرفہ کے دن کی ہے،اور افضل ان سب کلمات میں جو میں نے اور اگلے پیغمبروں نے کہے ہیں لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ہے۔

سوال نمبر 73: کونسے دن کی دعا افضل ہے؟

جواب: یوم عرفہ کی۔

سوال نمبر 74: وہ کونسے کلمات ہیں جو سب سے افضل ہیں جن کو حضور ﷺ اور پہلے انبیاء نے بھی پڑھا؟

جواب: یہ کلمات: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ۔

حدیث نمبر: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو یہ دعا ایسے سکھاتے تھے جیسے ان کو قرآن کی سورت

سیکھایا کرتے تھے فرماتے تھے" :اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں میں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، اور دجال کے فتنہ سے، اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

سوال نمبر 75: رسول اللہ ﷺ کن کن چیزوں کے فتنوں سے پناہ مانگا کرتے تھے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ چار چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے:

(1) جہنم کے عذاب۔

(2) عذاب قبر۔

(3) فتنہ دجال۔

(4) زندگی اور موت کے فتنے سے۔

حدیث نمبر 71: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عین رات میں نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو یوں دعا کیا کرتے" : یااللہ! سب تعریفیں تیرے لئے ہیں، تو آسمانوں کا اور زمین کا نور ہے، اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں اور تو ہی قائم رکھنے والا ہے آسمانوں اور زمینوں کو، اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں اور تو ہی پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور اُن کا جو آسمان اور زمین کے بیچ میں ہیں، تو حق ہے، تیرا قول سچا ہے، تیرا وعدہ بر حق ہے، تجھ سے ملنا حق ہے، جنت و جہنم حق ہے، قیامت حق ہے، اے پروردگار! تیرے حکم کا میں تابعدار ہوں، اور تجھ پر ایمان لایا، اور تجھ ہی پر بھروسہ کیا، اور تیری ہی طرف متوجہ ہوا، اور تیری مدد سے میں لڑا کفار سے، اور جب اختلاف ہوا تجھ ہی کو میں نے حاکم بنایا، سو بخش دے میری امت کے اگلے اور پچھلے اور چھپے اور کھلے گناہ، تو میرا معبود ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔

حدیث نمبر 72: حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بنی معاویہ میں ہمارے پاس آئے اور وہ انصار کے گاؤں میں سے ایک گاؤں ہے، تو مجھ سے پوچھا: تم کو معلوم ہے تمہاری اس مسجد میں رسول اللہ ﷺ نے کونسی جگہ نماز پڑھی؟

میں نے کہا: ہاں، معلوم ہے اور ایک کونے کو میں نے بتایا، پھر مجھ سے پوچھا: تم کو معلوم ہے وہ تین دعائیں کون سی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی تھیں؟

میں کہا: ہاں، تو حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: بتایئے، میں نے کہا: دعا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی کہ مسلمانوں پر کوئی دشمن ان کی غیر قوم کا یعنی کافروں میں سے مسلط نہ کرے، اور اُن کو قحط سے ہلاک نہ کرے، تو یہ دونوں دعائیں قبول ہو گئیں، تیسری دعا یہ ہے کہ مسلمانوں کی آپس میں جنگ نہ ہو، تو یہ دعا قبول نہ ہوئی۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: تو نے سچ کہا، پھر کہا کہ اب قیامت تک لڑائی و جھگڑا چلتا جائے گا۔

سوال نمبر 76: حضرت عبد اللہ بن عمر کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے کتنی دعائیں فرمائی تھی نیز کونسی قبول ہوئیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے تین دعائیں فرمائی تھی جن میں سے دو قبول ہوئی۔

حدیث نمبر 73: حضرت سیدنا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے تھے: جو شخص دعا کرتا ہے تو اس کی دعا تین حال سے خالی نہیں ہوتی، یا قبول ہو جاتی ہے، یا قیامت کے دن کے لئے ذخیرہ کر دی جاتی ہے، یا گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر 77: دعا کتنے حال سے خالی نہیں ہوتی؟

جواب: تین حال سے:

(۱) یا قبول ہو جاتی ہے۔

(۲) یا گناہوں کو کفارہ ہو جاتی ہے۔

(۳) یا قیامت کے دن کے لئے ذخیرہ کر دی جاتی ہے۔

العمل فی الدعاء

حدیث نمبر 74: حضرت سیدنا عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دعا کرتے ہوئے دیکھا جبکہ میں دو انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا، ہر ایک ہاتھ کی ایک ایک انگلی تھی تو آپ نے مجھے اس سے منع فرمایا۔

سوال نمبر 78: حضرت عبداللہ بن عمر نے حضرت عبداللہ بن دینار کو دعا میں کس چیز سے منع فرمایا؟

جواب: انگلیوں سے اشارے کرنے سے منع فرمایا۔

حدیث نمبر 75: حضرت سعید بن مسیّب کہتے تھے: بے شک امر نے کے بعد آدمی کا درجہ بلند ہو جاتا ہے اس کے بیٹے کی دعا کی برکت سے، اور آپ نے دونوں ہاتھوں سے آسمانوں کی طرف اشارہ کیا پھر ان کو اٹھایا۔

سوال نمبر 79: بندے کے مرنے کے بعد کس سبب سے اس کا درجہ بلند کیا جائے گا

جواب: اولاد کی اس کے حق میں دعا کے سبب۔

حدیث نمبر 76: حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ یہ آیت وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا، وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا دعا کے بارے میں نازل ہوئی۔

سوال نمبر 80: یہ آیت وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا، وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا کس بارے میں نازل ہوئی۔

جواب: دعا کے بارے میں۔

امام مالک رحمہ اللہ سے سوال ہوا کہ فرض نماز میں دعا مانگنا کیسا ہے ؟

فرمایا: کچھ حرج نہیں ہے۔

سوال نمبر 14: فرض نماز میں دعا مانگنا کیسا عند امام مالک؟

جواب: جائز ہے۔

حدیث نمبر 77: **امام مالک رحمہ اللہ کو پہنچا کہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے" : یااللہ ! میں مانگتا ہوں تجھ سے نیک کام کرنا، اور برے کاموں کا چھوڑنا، اور غریبوں کی محبت، اور جب تو کسی بلا کو لوگوں میں اُتارنا چاہے تو مجھے اس میں مبتلاء کئے بغیر وفات دے دے۔

حدیث نمبر 78: **امام مالک رحمہ اللہ کو پہنچا کہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جو شخص ہدایت کی طرف بلائے تو اس کی مثل اس کو ثواب ملے گا جو اس کی پیروی کرے، کچھ کم نہ ہوا اس کے ثواب سے، اور جو شخص گمراہی کی طرف بلائے اس پر اتنا گناہ ہوگا جتنا پیروی کرنے والے پر ہوگا، کچھ کم نہ ہوگا پیروی کرنے والے کے گناہ سے۔

حدیث نمبر 79: **امام مالک رحمہ اللہ کو پہنچا** کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے : یااللہ ! مجھ کو متقیوں کا پیشوا بنا۔

حدیث نمبر 80: **امام مالک رحمہ اللہ کو پہنچا کہ** حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ جب رات کو اٹھتے تھے تو کہتے تھے: سو گئیں آنکھیں اور غائب ہو گئے تارے اور تو اے پروردگار! حی و قیوم ہے۔

سوال نمبر 81: حضرت ابودرداء جب رات کو اٹھتے تو کیا دعا مانگا کرتے تھے؟

جواب: نامت العیون وغارت النجوم وانت الحیی القیوم۔

النھی عن الصلاۃ بعد الصبح وبعد العصر

حدیث نمبر 81: حضرت سیدنا عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اس کے نزدیک ہوتا ہے، اور جب بلند ہو جاتا ہے تو اس سے الگ ہو جاتا ہے، پھر جب سر پر آجاتا ہے تو نزدیک ہو جاتا ہے، پھر جب ڈھل جاتا ہے تو الگ ہو جاتا ہے، پھر جب ڈوبنے لگتا ہے تو نزدیک ہو جاتا ہے، پھر جب ڈوب جاتا ہے الگ ہو جاتا ہے۔ "اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ساعتوں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

سوال نمبر 82: رسول اللہ ﷺ نے کتنے اوقات میں نماز پڑھے سے منع فرمایا؟

جواب: تین اوقات میں۔

حدیث نمبر 82: حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آفتاب کا کنارہ نکلے تو نماز میں توقف کرو یہاں تک کہ پورا آفتاب نکل آئے، اور جب آفتاب کا کنارہ ڈوب جائے تو توقف کرو یہاں تک کہ پورا آفتاب ڈوب جائے۔

حدیث نمبر 83: حضرت علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ہم حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس ظہر کے بعد حاضر ہوئے آپ نماز عصر پڑھ رہے تھے، پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے، ہم نے یا انہوں نے تعجیل صلاۃ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ" : یہ نماز منافقوں کی ہے، یہ نماز منافقوں کی ہے، یہ نماز منافقوں کی ہے کہ بیٹھے رہتے ہیں جب آفتاب زرد ہو جاتا ہے، اور شیطان کے سر کی دونوں جانبوں کے بیچ میں ہوتا ہے یا ان کے اوپر ہوتا ہے، تو کھڑے ہو کر چار ٹھونگے لگالیتا ہے، اس میں اللہ کو نہیں یاد کرتا ہے مگر تھوڑا۔

سوال نمبر 83: منافق کی نماز کا حال بیان فرمائیں؟

جواب: آخری وقت میں جلدی جلدی چار ٹھونگے مارتا اور وقت کم ہونے کی وجہ سے ذکر اللہ بھی کم کرتا ہے۔

شرح معانی الاثار میں آپ حضرات اس حدیث کا جواب پڑھ کر بھول چکے پیپر ہیں حسن ظن یاد ہوگا۔

حدیث نمبر 84: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : کوئی تم میں سے قصد کر کے نماز نہ پڑھے آفتاب کے طلوع اور غروب کے وقت۔"

حدیث نمبر 85: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ

آفتاب ڈوب جائے،اور نماز فجر کے بعد نفل نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ نکل آئے آفتاب۔

سوال نمبر 84: کونسے دو وقتوں میں نماز نفل سے منع کیا گیا؟

جواب: نماز فجر اور عصر کے بعد۔

حدیث نمبر 86: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ :آفتاب کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا قصد نہ کرو کیونکہ سورج کے طلوع کے وقت شیطان کے دو سینگ نکلتے اور سورج کے غروب ہونے کے ساتھ غروب ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر 87: حضرت یزید بن سائب نے دیکھا کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منکدر کو عصر کے بعد نماز میں مار رہے تھے کیونکہ آپ نے عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا تھا۔

سوال نمبر 85: حضرت سیدنا فاروق اعظم نے عصر کے بعد کس کو نماز پڑھنے کی وجہ سے مارا؟

جواب: منکدر کو۔

کتاب الاعتکاف

حدیث نمبر 88: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اعتکاف فرمایا کرتے تو اپنا سر میرے قریب کرتے تو میں آپ کے سر میں کنگی کر دیا کرتی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں انسانی حاجت کے لئے ہی داخل ہوا کرتے تھے۔

سوال نمبر 86: کیاحالت اعتکاف میں انسانی حاجات کے لئے مسجد سے باہر نکل سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں نکل سکتے ہیں جیسے بول و براز کے لئے جانا وغیرہ۔

حدیث نمبر 89: عمرہ بنت عبدالرحمن سے مروی ہے کہ اماں عائشہ صدیقہ جب اعتکاف فرمایا کرتی تو کسی مریض کے بارے میں سوال نہ فرماتی مگر اس حالت میں کہ آپ چل رہی ہوتی ٹھہرتی نہ۔

قال مالک: معتکف اپنی حاجت کو نہیں بجالا سکتا اور نہ اس حاجت کے لئے مسجد سے نکل سکتا ہے اور نہ کسی کی مدد کر سکتا ہے ہاں حاجت انسانی کے لئے نکل سکتا ہے۔

اور اگر کسی حاجت کو پورا کرنے کے لئے نکلنا جائز ہوتا تو زیادہ حق تھا کہ مریض کی عیادت کے لئے اور نماز جنازہ اور اس کے پیچھے چلنے کے لئے نکلا جاتا۔

قال مالک: معتکف اس وقت تک معتکف نہیں ہو سکتا جب تک کہ ان چیزوں سے نہ بچے جن سے معتکف بچتا ہے جیسے مریض کی عیادت اور نماز جنازہ پڑھنا اور بغیر حاجت کے گھر میں داخل ہونا۔

سوال نمبر 87: معتکف کس وقت معتکف کہلائے گا؟

جواب: معتکف اس وقت تک معتکف نہیں ہو سکتا جب تک کہ ان چیزوں سے نہ بچے جن سے معتکف بچتا ہے جیسے مریض کی عیادت اور نماز جنازہ پڑھنا اور بغیر حاجت کے گھر میں داخل ہونا۔

سوال نمبر 88: کیا معتکف کے لئے نماز جنازہ پڑھنے اور کسی مریض کی عیادت کے لئے جانا جائز ہے؟

جواب: جائز نہیں۔

امام مالک نے ابن شہاب سے اس معتکف کے بارے میں سوال کیا کہ کیا یہ اپنی حاجت کے لئے چھت کے نیچے آسکتا ہے فرمایاہاں اس میں کوئی حرج نہیں۔

قال مالک: ہمارے ہاں وہ مسئلہ جس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ ہر وہ مسجد جس میں جمعہ ادا کیا جاتا ہے اس میں اعتکاف مکروہ نہیں اور جن مساجد میں جمعہ ادا نہیں ہوتا ان میں اعتکاف کو مکروہ نہیں سمجھتاہاں یہ مکروہ ہے کہ معتکف اپنی مسجد سے جمعہ والی مسجد میں جائے گا یا جمعہ ترک کر دے گا،

جس مسجد میں اعتکاف کیا اگر وہاں جمعہ نہیں ہوتا تو معتکف پر کسی اور مسجد میں جمعہ کے لئے جانالازم نہیں اور ایسی مسجد میں اعتکاف کرنا میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَ اَنۡتُمۡ عٰکِفُوۡنَ ۙ فِی الۡمَسٰجِدِ یعنی جبکہ تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مطلقا تمام مساجد کا ذکر فرمایا کسی کی تخصیص نہیں فرمائی کہ جمعہ والی ہو یا غیر جمعہ والی۔

سوال نمبر 89: جس مسجد میں جمعہ نہیں ہوتا کیا اس مسجد میں اعتکاف کرنا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں جائز ہے۔

سوال نمبر 90: جس مسجد میں جمعہ نہیں ہوتا اس میں اعتکاف کرنے والے پر کیا جمعہ والی مسجد میں جمعہ کے لئے جانا واجب ہے؟

جواب: امام مالک کے لئے نزدیک واجب نہیں ہاں احناف کے نزدیک جمعہ والی مسجد میں جمعہ کے لئے جانا واجب ہے۔

سوال نمبر91: تمام مساجد چاہے ان میں جمعہ ہوتا ہو یا نہ ان میں اعتکاف جائز ہے اس پر امام مالک کی دلیل بیان فرمائیں؟

جواب: امام مالک فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ یعنی جبکہ تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مطلقا تمام مساجد کا ذکر فرمایا کسی کی تخصیص نہیں فرمائی کہ جمعہ والی ہو یا غیر جمعہ والی۔

قال مالک: پس اسی وجہ سے معتکف کے لئے جائز ہے کہ ان مساجد میں اعتکاف کرے جن میں جمعہ ادا نہیں کیا جاتا جبکہ اس پر دوسری مسجد میں جمعہ کے لئے جانا واجب نہ ہو

قال مالک: معتکف مسجد میں ہی رات گزارے گا جس میں اس نے اعتکاف کیا ہے ہاں اگر مسجد کے صحن میں خیمہ بنایا ہو تو اس میں بھی رات گزارنا جائز ہے اور میں نے نہیں سنا کہ معتکف کوئی خیمہ بنائے اور اس میں رات گزارے مگر کے مسجد میں ہی ہو یا مسجد کے صحن میں ہو تو اس میں رات گزار سکتا ہے اور مسجد میں ہی رات گزارنے پر اماں عائشہ صدیقہ کا قول دلالت کرتا ہے کہ حضور ﷺ جب اعتکاف فرمایا کرتے تو حاجت انسانی کے لئے گھر تشریف لایا کرتے تھے اور نہ کوئی مسجد کی چھت پر اعتکاف کرے نہ ہی منارے میں

سوال نمبر92: معتکف کہاں رات گزارے گا؟

جواب: معتکف مسجد میں ہی رات گزارے گا۔

سوال نمبر93: مسجد میں رات گزارنے پر کسی حدیث سے دلیل بیان فرمائیں؟

جواب: اس پر دلیل اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول کہ حضور ﷺ گھر میں کسی حاجت انسانی کے لئے تشریف لایا کرتے تھے یعنی رات و دن مسجد میں ہی تشریف فرما ہوتے۔

قال مالک: معتکف نے جس جگہ اعتکاف کاارادہ کیاہے وہاں اس رات کی غروب شمس سے پہلے ہی آجائے گا جس رات میں اعتکاف کاارادہ رکھتاہے تاکہ پہلی رات جس میں اس نے اعتکاف کرنے کاارادہ کیاہے اس کا حالت اعتکاف میں استقبال کرے،

اور معتکف اعتکاف میں ہی مشغول رہے غیر کی طرف توجہ نہ کرے جواسے مشغول کردے جیسے تجارات وغیرہ اوراس میں کوئی حرج نہیں کہ معتکف اپنے سامان یااپنے اہل کی مصلحت کے لئے کسی کو حکم دے اوراپنے مال کو بیچنے کا یاکسی اور شے کو بیچنے کا جواسے مشغول نہ کرے جائز ہے۔

سوال نمبر94: اعتکاف پر بیٹھنے کاوقت بیان فرمائیں؟

جواب: غروب شمس سے پہلے اعتکاف کرنے والا مسجد میں داخل ہو جائے۔

سوال نمبر95: کیامعتکف کسی کامیں مشغول ہو سکتاہے؟

جواب: جی نہیں کسی کام میں مشغول نہیں ہو سکتا جیسے تجارات وغیرہ لہذا عبادات میں ہی مشغول رہے۔

سوال نمبر96: کیامعتکف اپنے اہل عیال کی مصلحت کے لئے خرید وفروخت کا یاکسی اور شے کا کسی کو حکم دے سکتاہے؟

جواب: جی ہاں دے سکتاہے جبکہ وہ اسے مشغول نہ کرے۔

قال مالک: میں نے اہل علم کواعتکاف میں کوئی شرط بیان کرتے نہیں سنا کہ اعتکاف تو صرف ایک عمل ہے جو نماز وروزے اورحج اور جواس کے مشابہ اعمال ہیں ان کے مشابہ ہے وہ چاہے فرض ہوں یانفل پس جوان اعمال میں دے کسی میں داخل ہواتو سنت کے مطابق

عمل کرے کہ اب اس پر ان کو تام کرنالازم ہے اور اس کے لئے ان میں کوئی ایسا نیا کام پیدا کرنا جائز نہیں جس پر مسلمان کا عمل نہیں اور نہ کوئی شرط لگائے اور نہ کوئی نیا کام، نبی کریم ﷺ نے اعتکاف کیا اور مسلمانوں نے اسے سنت جانا۔

سوال نمبر 97: کیا اعتکاف میں کوئی شرط بھی ہے؟

جواب: اعتکاف میں کوئی شرط نہیں یہ بھی بقیہ اعمال کی طرح ایک عمل ہے جیسے نماز و روزہ اور حج وغیر اعمال ہیں۔

سوال نمبر 98: مسلمان اعتکاف کو کیا جانتے ہیں؟

جواب: مسلمان اسے سنت جانتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اعتکاف فرمایا تبھی یہ سنت ہے۔

سوال نمبر 99: کیا جب اعتکاف شروع کر لیں اسے مکمل کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں جب کسی عمل میں شروع ہو جائے وہ چاہے نفل ہو یا فرض اسے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے جیسے اعتکاف شروع کیا تو اسے بھی پورا کرنا واجب ہے۔

قال مالک: اعتکاف اور جوار برابر ہے اور شہری اور دیہاتی کے لئے اعتکاف برابر ہے۔

سوال نمبر 100: جوار سے کیا مراد ہے؟

جواب: جوار سے مراد دن مسجد میں رہنا اور رات کو گھر چلے جانا جیسے کہ اہل عرب کیا کرتے تھے جبکہ یہاں امام مالک نے جوار سے اعتکاف ہی مراد لیا ہے۔

مالایجوزالااعتکاف الابه

حدیث نمبر89: قاسم بن محمداور نافع کہتے ہیں کہ اعتکاف نہیں مگر روزوں کے ساتھ اس پہ دلیل رب کا یہ فرمان

وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ۪-ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِۚ-وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَۙ فِي الْمَسٰجِدِ اور کھاؤاور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے فجر سے سفیدی(صبح)کاڈوراسیاہی(رات)کے ڈورے سے ممتاز ہو جائے پھر رات آنے تک روزوں کو پورا کرواور عورتوں سے ہم بستری نہ کرو جبکہ تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے اعتکاف کو روزوں کے ساتھ ذکر فرمایا۔

قال مالک: ہمارے نزدیک یہ ہی حکم ہے کہ بغیر روزوں کے اعتکاف نہیں ہوتا۔

سوال نمبر101: کیا بغیر روزوں کے اعتکاف ہو سکتا ہے مع الدلیل بیان فرمائیں؟

جواب: بغیر روزوں کے اعتکاف نہیں ہو سکتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

خروج المعتکف الی العید

حدیث نمبر90: ابو بکر کے غلام سمی سے مروی ہے کہ ابو بکر بن عبد الرحمن نے اعتکاف کیا پس آپ خالد بن ولید کے گھر میں بند حجرے کی چھت کے نیچے سے اپنی حاجت کے لئے جایا کرتے تھے پھر نہ لوٹتے یہاں تک کہ مسلمانوں کے ساتھ عید میں حاضر ہوتے۔

امام مالک سے مروی ہے کہ آپ نے بعض اہل علم کو ملاحظہ فرمایا کہ جب وہ رمضان کے آخری دس دن کا اعتکاف فرمایا کرتے تو اپنے اہل کی طرف نہ لوٹتے یہاں تک کہ مسلمانوں کے ساتھ عید میں حاضر ہوتے یعنی عید کے بعد ہی گھر لوٹا کرتے تھے۔

قال مالک: اہل علم اور اسلاف کے بارے میں مجھے یہ ہی خبر ملی ہے اور فرمایا اس بارے میں جو میں نے سنا اس سے زیادہ یہ ہی پسندیدہ ہے کہ عید کے بعد ہی گھر لوٹا جائے۔

سوال نمبر 102: سلف صالحین جب رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرماتے تو گھر کب لوٹا کرتے تھے؟

جواب: سلف صالحین نماز عید کے بعد ہی گھر لوٹا کرتے تھے۔

قضاء الاعتکاف

حدیث نمبر 91: اماں عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف کرنے کا ارادہ فرمایا پس جب آپ اس مکان کی طرف لوٹے جہاں اعتکاف کرنے کا ارادہ فرمایا تھا تو وہاں کچھ خیمے پائے اماں عائشہ صدیقہ کا اور حضرت حفصہ وزینب کا بھی خیمہ پایا پس جب آپ نے ان کو دیکھا تو ان کے بارے میں پوچھا تو عرض کی گئی یہ اماں عائشہ وحفصہ وزینب کے خیمے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم ان کی موجودگی میں نیکی گمان کرتی ہو؟

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پلٹ گئے آپ نے اعتکاف نہ فرمایا یہاں تک کہ شوال کے عشرے میں قضاء اعتکاف کیا۔

سوال نمبر 103: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف گاہ تشریف لے گئے تو کن کے خیموں کا پایا؟

جواب: وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اماں عائشہ صدیقہ اور حفصہ وزینب کے خیموں کو پایا۔

سوال نمبر 104: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال اعتکاف نہیں فرمایا تو اس کی قضاء کس ماہ میں کی؟

جواب: شوال کے ماہ میں کی۔

قال زیاد: امام مالک سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو مسجد میں رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرنے کے لئے داخل ہوا ہو پس اس نے ایک یا دو دن قیام کیا پھر بیمار ہو گیا اور مسجد سے نکل گیا کیا ایسے شخص پہ جب صحت یاب ہو جائے تو بقیہ دنوں کا اعتکاف بھی پورا کرنا لازم ہے یا نہیں؟

اور اگر واجب ہے کس ماہ میں اعتکاف کرے گا؟

امام مالک نے فرمایا: جب صحت مند ہو جائے تو رمضان میں یا کسی بھی ماہ میں بقیہ اعتکاف کی قضاء کرے گا۔

سوال نمبر 105: اگر کوئی شخص رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف مکمل نہ کرے تو کیا بقیہ اعتکاف کی قضاء لازم ہے؟

جواب: جی ہاں اس پر بقیہ اعتکاف کی قضاء کرنا واجب ہے وہ چاہے رمضان میں کرے یا کسی بھی مہینے میں۔

قال مالک: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں اعتکاف کا ارادہ فرمایا پھر آپ لوٹ آئے اعتکاف نہ فرمایا یہاں تک کہ رمضان چلا گیا اور آپ نے شوال کے دس دن اعتکاف فرمایا۔

قال مالک: نفلی اعتکاف کرنے والااور جس پہ اعتکاف واجب ہو دونوں کا حکم ایک ہی ہے جو چیزیں اس پہ حرام ہیں وہی دوسرے کے لئے بھی اور جو اس کے لئے حلال ہیں وہی دوسرے کے لئے بھی۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر طور پر نفلی اعتکاف ہی فرمایا کرتے تھے۔

سوال نمبر 106: نفلی اعتکاف اور واجب اعتکاف کرنے والے کا حکم کیا ہے؟

جواب: ان دونوں کا حکم یکساں ہی ہے جو چیزیں اس پہ حلال ہیں وہی اس پہ بھی اور جو اس پہ حرام ہیں وہی اس پہ بھی حرام ہیں حالت اعتکاف میں۔

قال مالک: امام مالک اس عورت کے بارے میں فرماتے ہیں جس نے اعتکاف کیا پھر اسے اعتکاف میں حیض اگیا پس وہ عورت گھر لوٹ آئے پھر جب بھی پاک ہو مسجد چلی آئے تاخیر نہ کرے پھر اعتکاف کے جو دن گزر گئے انہی پہ بناء کرے گی یعنی وہی سے آگے دن شمار کرے گی۔

سوال نمبر 107: حالت اعتکاف میں اگر عورت کو حیض اجائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اسے چاہیئے کہ وہ گھر لوٹ آئے پھر جب بھی پاک ہو مسجد میں چلی جائے اور جتنے دن اعتکاف کیا تھا وہی اسے آگے دن شمار کرے۔

قال مالک: یہ ہی حکم اس عورت کا بھی ہے جس پہ لگاتار دوماہ کے روزے واجب ہوں اگراسے درمیان میں حیض اجائے پھر پاک ہو جائے تو یوں ہی جتنے دن روزے رکھے تھے وہی سے آگے دن شمار کرے گی جیسے ہی پاک ہو بلاتاخیر روزے رکھنا شروع کردے۔

سوال نمبر 108: جس عورت پہ لگاتار دوماہ کے روزے واجب ہوں تو وہ کیسے روزے رکھے گی؟

جواب: جس پہ لگاتار دو ماہ کے روزے واجب ہوں اگر اسے درمیان میں حیض اجائے پھر پاک ہو جائے تو یوں ہی جتنے دن روزے رکھے تھے وہی سے آگے دن شمار کرے گی جیسے ہی پاک ہو بلا تاخیر روزے رکھنا شروع کر دے۔

حدیث نمبر 92: ابن شہاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر دوران اعتکاف ضروری حاجت کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔

قال مالک: معتکف اپنے والدین یا کسی کے جنازے کے لیے مسجد سے نہیں نکل سکتا۔

سوال نمبر 109: کیا معتکف اپنے والدین کے جنازے کے لیے مسجد سے نکل سکتا ہے؟

جواب: نہیں نکل سکتا۔

النکاح فی الاعتکاف

امام مالک فرماتے ہیں: معتکف کے نکاح ملک کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ چھونا نہ پایا جائے اور اسی طرح عورت بھی حالت اعتکاف میں نکاح کر سکتی اور پیغام نکاح بیجھ سکتی ہے جبکہ چھونا جائز نہیں یعنی حالت اعتکاف میں جماع جائز نہیں فقط عقد نکاح جائز ہے

قال مالک: معتکف پہ اپنے اہل سے جو کام دن میں حرام ہیں وہی کام رات میں بھی حرام ہیں۔

سوال نمبر 110: کیا حالت اعتکاف میں نکاح کیا جا سکتا ہے شرط بیان بیان فرمائیں؟

جواب: جی ہاں حالت اعتکاف میں نکاح جائز ہے جبکہ فقط عقد ہی ہو جماع وغیرہ نہ کیا جائے۔

سوال نمبر111: کیا معتکف اپنے اہل سے رات میں جماع کر سکتا ہے؟
جواب: جو کام دن میں منع ہیں وہ رات میں بھی حرام ہیں لہذا معتکف رات میں بھی جماع نہیں کر سکتا۔
قال مالک: حالت اعتکاف میں کسی مرد کے لئے حلال نہیں اپنی عورت کو چھونا اور نہ بوسے وغیرہ کے ساتھ لذت لینا حلال ہے۔
سوال نمبر112: کیا حالت اعتکاف میں بوس و کنار کر سکتے ہیں؟
جواب: بلکل نہیں کر سکتے کہ حالت اعتکاف میں یہ افعال بھی ممنوع ہیں۔
قال مالک: روزے دار کے لئے حالت روزہ میں نکاح کرنا جائز ہے۔
اور معتکف اور محرم کے نکاح میں فرق یہ ہے کہ محرم کھا پی سکتا ہے اور مریض کی عیادت اور جنازے میں شرکت کر سکتا ہے جبکہ خوشبو نہیں لگا سکتا اور معتکف اور معتکفہ دونوں تیل بھی لگا سکتے ہیں اور خوشبو بھی اور دونوں اپنے بال وغیرہ بھی کاٹ سکتے ہیں جبکہ جنازے میں نہ شریک ہو سکتے ہیں نہ نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں اور نہ کسی مریض کی عیادت کو جا سکتے ہیں لہذا نکاح میں بھی دونوں کا معاملہ مختلف ہے۔
قال مالک: محرم و معتکف اور روزے دار کے تمام تر احکام سلف صالحین کے مطابق ہیں۔
سوال نمبر113: کیا حالت روزہ میں نکاح کر سکتے ہیں؟
جواب: جی ہاں کر سکتے ہیں۔
سوال نمبر114: معتکف اور محرم کے نکاح میں کیا فرق ہے؟

جواب: معتکف اور محرم کے نکاح میں فرق یہ ہے کہ محرم کھاپی سکتا ہے اور مریض کی عیادت اور جنازے میں شرکت کر سکتا ہے جبکہ خوشبو نہیں لگا سکتا اور معتکف اور معتکفہ دونوں تیل بھی لگا سکتے ہیں اور خوشبو بھی اور دونوں اپنے بال وغیرہ بھی کاٹ سکتے ہیں جبکہ جنازے میں نہ شریک ہو سکتے ہیں نہ نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں اور نہ کسی مریض کی عیادت کو جا سکتے ہیں لہذا نکاح میں بھی دونوں کا معاملہ مختلف ہے۔

کتاب الصید

حدیث نمبر 93: حضرت نافع فرماتے ہیں: میں نے دو پرندوں کو پتھر کے ساتھ گرایا جبکہ میں ایک طرف کھڑا تھا پس میں نے ان دونوں کے پاس پہنچ گیا ان میں سے ایک تو میرے پکڑنے سے پہلے ہی مر گیا تو اسے عبداللہ بن عمر نے پھینک دیا اور دوسرے کو عبداللہ بن عمر ذبح کرنے کے لئے لے گئے تو وہ بھی ذبح کرنے سے پہلے مر گیا تو آپ نے اسے بھی پھینک دیا۔

حدیث نمبر 94: امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ قاسم بن محمد مکروہ سمجھا کرتے اسے جس کو معراض اور بندوق کے ذریعے مارا گیا ہو۔

سوال نمبر 115: معراض کسے کہتے ہیں نیز بندوق سے مارے گئے جانور کا حکم بیان فرمائیں؟

جواب: وہ لکڑی جو بھاری ہو یا وہ عصی جس کا ایک کنارہ نوکیلا ہو۔

نیز جسے معراض یا بندوق کے ذریعے مارا گیا ہو اسے کھانا حرام ہے۔

حدیث نمبر 25: حضرت سعید بن مسیب گھر میں رہنے والے جانوروں کو جس کے ساتھ شکار کیا جاتا ہے جیسے تیر وغیرہ اس کے ساتھ قتل کرنے کو مکروہ جانتے تھے۔

قال مالک: میں اس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا جسے لکڑی کے ساتھ مارا گیا ہو جبکہ اس کی ایک طرف نوک دار ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

سوال نمبر 116: وہ جانور جسے نوک دار لکڑی کے ساتھ مارا گیا ہو اسے کھانا کیسا؟

جواب: امام مالک کے نزدیک اسے کھانا جائز ہے۔

قال مالک: ہر وہ شے جسے بندہ نیزے یا ہاتھ کے ساتھ یا کسی ہتھیار کے ساتھ پکڑ لے اور اسے ذبح کر دے تو وہ شکار ہے جیسا کہ اللہ نے ارشاد فرمایا۔

قال مالک: اہل علم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ جب شکار کو پالے اور اسے کوئی اور بھی صدمہ پہنچا ہو جیسے پانی میں گر گیا ہو یا غیر تربیت یافتہ کتے نے پکڑ لیا ہو تو اس شکار کو نہیں کھایا جائے گا یہاں تک کہ کوئی یقین ہو جائے کہ وہ جانور شکاری کے لگائے ہوئے تیر کے ساتھ ہی ہلاک ہوا ہے تو اسے کھانا حلال ہے۔

سوال نمبر 117: وہ جانور جسے شکاری نے مارا اور وہ پانی میں گر گیا یا غیر تربیت یافتہ کتے نے پکڑ لیا کیا اسے کھانا جائز ہے؟

جواب: اگر تو یقین ہو جائے کہ وہ جانور شکاری کے تیر سے ہی مرا ہے تو اسے کھانا جائز ہے یا بعد میں زندہ پایا اور ذبح کر دیا تو بھی اسے کھانا جائز ہے.

قال مالک: اس شکار کے کھانے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ گرنے کے بعد غائب ہو گیا ہو اور جب ملا اس پہ کتے کے اثر کو پایا یا شکاری نے اپنے تیر کو پایا ہو تو اگر رات نہیں گزری کھانا حلال ہے اور اگر ایک رات گزر گئی پھر ملا تو کھانا مکروہ ہے۔

سوال نمبر 118: وہ جانور جسے شکاری نے شکار کیااور وہ غائب ہو گیاتواس کے بارے میں کیاحکم ہے؟

جواب: اگر گرنے کے بعد غائب ہو گیاہواور جب ملااس پہ کتے کے اثر کو پایایاشکاری نے اپنے تیر کو پایاہو تو حلال ہے بشرط کہ رات نہ گزری ہواور اگرایک رات گزر گئی پھر ملاتو کھانا مکروہ ہے۔

ماجاء فی صید المعلمات

حدیث نمبر 95: حضرت ابن عمر سدھائے ہوئے کتے کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جو کتے نے چھوڑ دیااسے کھاؤوہ چاہے جانور زندہ ہو یامر گیاہو۔

حدیث نمبر 96: حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: اگر شکاری کتے نے کچھ اس شکار میں سے کھایاہو یانہ کھایاہو تو بھی وہ جانور حلال ہے۔

سوال نمبر 119: تربیت یافتہ کتے کا شکار حلال ہے یاحرام؟

جواب: حلال ہے۔

سوال نمبر 25: وہ جانور جس میں سے شکاری کتا کچھ کھالیں اسے کھاناکیسا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر کے نزدیک جائزہے۔

حدیث نمبر 97: حضرت سعد بن ابی وقاص سے سدھائے ہوئے کتے کے بارے میں سوال کیاگیاکہ اگر یہ شکار کو مار دے تواس شکار کو کھاناکیساہے؟

فرمایااگرچہ ایک ہی بوٹی بچ جائے تب بھی اسے کھاو۔

ماجاء فی صید البحر

حدیث نمبر 98: نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی ہریرہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس جانور کے بارے پوچھا جس کو دریا پھینک دے، تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کے کھانے سے منع کیا، پھر سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ گھر گئے اور کلام اللہ کو منگوایا اور پڑھا اس آیت کو" : حلال کیا گیا تمہارے لئے دریا کا شکار اور دریا کا طعام،

نافع نے کہا: پھر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ کو بھیجا حضرت عبدالرحمٰن بن ابی ہریرہ کے پاس یہ کہنے کو کہ اس جانور کا کھانا درست ہے۔

حدیث نمبر 99: حضرت سعد الجاری مولیٰ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: جو مچھلیاں ان کو مچھلیاں مار ڈالیں یا سردی سے مر جائیں ان کا کیا حکم ہے؟

انہوں نے کہا: ان کا کھانا درست ہے، پھر میں نے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا، انہوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

سوال نمبر 120: وہ مچھلیاں جن کو مچھلیاں مار ڈالے یا سردی سے مر جائے ان کو کھانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے۔

حدیث نمبر 100: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس جانور کا کھانا جس کو دریا پھینک دے درست جانتے تھے۔

سوال نمبر 121: وہ جانور جسے دریا پھینک دے حضرت ابوھریرہ اور زید بن ثابت اس کے کھانے کو کیا سمجھتے تھے؟

جواب: حلال۔

حدیث نمبر101: حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ کچھ لوگ جار کے رہنے والے مروان کے پاس آئے اور پوچھا کہ جس جانور کو دریا پھینک دے اس کا کیا حکم ہے ؟ مروان نے کہا: اس کا کھانا درست ہے، اور تم جاؤ سیدنا زید بن ثابت اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کے پاس اور پوچھو ان سے، پھر مجھ کو آن کر خبر کرو کیا کہتے ہیں، انہوں نے پوچھا ان دونوں سے، دونوں نے کہا: درست ہے۔ ان لوگوں نے پھر آکر مروان سے کہا، مروان نے کہا: میں تو تم سے پہلے ہی کہہ چکا تھا۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: مشرک اگر مچھلیوں کا شکار کرے تو ان کا کھانا درست ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : دریا کا پانی پاک ہے، مردہ اس کا حلال ہے۔ "جب مردہ دریا کا حلال ہوا تو کوئی شکار کرے تو اس کا کھانا درست ہے۔

سوال نمبر122: اگر مشرک نے مچھلیاں پکڑی تو کیا ان کا کھانا حلال ہے ؟

جواب: جی ہاں حلال ہے۔

تحریم اکل کل ذی ناب من السباع

حدیث نمبر102: حضرت ابو ثعلبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : ہر دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے۔

سوال نمبر14: ذی ناب کو کھانے کا حکم بیان فرمائیں ؟

جواب: اس کو کھانا حرام ہے۔

حدیث نمبر 103: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : ہر دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے۔"

امام مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ ہمارے نزدیک بھی یہی حکم ہے۔

مایکرہ من اکل الدواب

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: سب سے احسن بات جو میں نے سنی کہ گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو نہ کھائیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا" : اور پیدا کیا ہم نے گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو سواری اور آرائش کے لئے۔ "اور اللہ تعالیٰ نے باقی چوپاؤں کے حق میں فرمایا" : پیدا کیا ہم نے ان کو تاکہ تم ان پر سوار ہو اور ان کو کھاؤ۔ "اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا" :تاکہ لیں نام اللہ کا ان چوپاؤں پر جو دیا اللہ نے ان کو سو کھاؤ ان میں سے اور کھلاؤ فقیر اور مانگنے والے کو۔ "امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کی سواری کے لیے بیان کیا، باقی جانوروں کو سواری اور کھانے دونوں کے لئے بیان کیا۔

سوال نمبر 124: گھوڑے کو کھانے کا حکم بیان فرمائیں؟

جواب: امام مالک فرماتے ہیں کہ اسے نہ کھایا جائے کہ اللہ نے اسے سواری کے لئے پیدا فرمایا ہے لہذا اس کا کھانا حرام ہے۔

ما جاء فی جلود المیتۃ

حدیث نمبر 104: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام کی مردار بکری

کے پاس سے گزرے، یہ بکری آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو دی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"تم اس کی کھال کیوں کام میں نہ لائے؟ "انہوں نے کہا: یارسول اللہ! وہ مردار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : مردار کا کھانا حرام ہے۔"

سوال نمبر 125: کیا حرام جانور کی کھال کام میں لائی جاسکتی ہے؟

جواب: جی ہاں جبکہ دباغت حقیقیہ کرلی جائے۔

حدیث نمبر 105: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : جو کھال دباغت کی جائے، پاک ہو جائے گی۔"

حدیث نمبر 106: حضور ﷺ کی زوجہ مائی عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا" : مردار کی کھالوں سے نفع اٹھانے کو جب دباغت کی جائیں۔"

ماجاء فیمن یضطر الی اکل المیتة

امام مالک رحمه الله نے فرمایا: احسن بات جو میں نے سنی کہ مضطر کو درست ہے کہ مردار کو پیٹ بھر کر کھائے، اور اس میں سے کچھ توشہ اٹھار کھے، لیکن اگر حلال مل جائے تو اس توشہ کو پھینک دے۔

امام مالک رحمه الله سے سوال کیا گیا که مضطر مردار کو کھائے یا کسی شخص کے باغ کے میوے یا کھیت یا بکری کو کھاجائے؟

امام مالک رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ اگر باغ یا کھیت یا بکری کا مالک مضطر کو سچا سمجھے، اور چور سمجھ کے اس کا ہاتھ نہ کٹوائے، تو ان چیزوں کا کھانا مردار سے بہتر ہے۔ اگر مضطر کو خوف ہو کہ ان چیزوں کا مالک اس کو سچا نہ سمجھے گا، بلکہ چور کا خیال کر کے اس کا ہاتھ کٹوائے گا، تو مردار

کھانا بہتر ہے،اور اگر پرایامال کھاجاناہر حال میں مردار سے بہتر ہوتاتوبد معاش لوگ پرائے مال کواسی بہانے چکھ جائیں گے۔

سوال نمبر126: مضطر مردار کو کھائے یا کسی شخص کے باغ کے میوے یا کھیت یا بکری کو کھاجائے؟

جواب: اوپر جواب مذکور۔

کتاب العقیقه

حدیث نمبر107: بنی ضمرہ کے ایک شخص سے روایت ہے،اس نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقے کے بارے پوچھا گیا۔توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' : میں عقوق کو پسند نہیں کرتا''،یعنی اس نام کو ناپسند کیااور فرمایا'' : جس شخص کا بچہ پیدا ہواور وہ اپنے بچے کی طرف سے قربانی کرناچاہے تو کرے۔''

سوال نمبر127: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عقیقہ کے لئے کونسے لفظ کو ناپسند فرماتے؟

جواب: لفظ عقوق کو۔

حدیث نمبر108: حضرت محمد باقر سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہانے سیدنا حسن، سیدنا حسین اور سیدہ زینب اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہم کے بال تول کران کے برابر چاندی صدقہ کی۔

سوال نمبر128: بچوں کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرنا کس روایت سے ثابت ہے؟

جواب: اوپر مذکورہ حدیث۔

حدیث نمبر 109: حضرت محمد باقر سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کے بال تول کر ان کے برابر چاندی صدقہ کی۔

العمل فی العقیقة

حدیث نمبر 110: نافع سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جو کوئی ان کے گھر والوں میں سے عقیقے کو کہتا تو وہ دیتے، اور اپنی اولاد کی طرف سے خواہ لڑکا ہو یا لڑکی ایک ایک بکری عقیقے میں دیتے۔

سوال نمبر 129: حضرت سیدنا ابن عمر عقیقے میں کیا دیا کرتے؟

جواب: آپ اپنی اولاد چاہے لڑکی ہو یا لڑکا ایک ایک بکری دیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر 111: حضرت محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ عقیقہ بہتر ہے اگرچہ ایک چڑیا ہی ہو۔

امام مالک رحمہ اللہ کو پہنچا کہ سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کا عقیقہ ہوا تھا۔

امام مالک رحمہ اللہ کو پہنچا کہ حضرت عروہ بن زبیر اپنی اولاد کی طرف سے خواہ لڑکا ہو یا لڑکی، عقیقے میں ایک ایک بکری کرتے تھے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ لڑکا ہو یا لڑکی ہر ایک کی طرف سے ایک بکری دے، اور عقیقہ واجب نہیں ہے مستحب ہے، مگر عقیقے کی بکری مثل قربانی کے چاہیے، کانی اور دبلی اور سینگ ٹوٹی اور بیمار نہ ہو۔ اور عقیقے کا گوشت

اور کھال بیچنادرست نہیں،اوراس کی ہڈیاں توڑنا جائز ہے،اور عقیقہ کرنے والے عقیقے کے گوشت میں سے کھائیں اور فقیروں کو کھلائیں،اور عقیقے کی بکری کا خون بچے کو نہ لگائیں۔

سوال نمبر130: عقیقے کا حکم بیان فرمائیں؟

جواب: مستحب ہے۔

سوال نمبر131: کیا عقیقے کے جانور کے گوشت کی ہڈیاں توڑ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں توڑ سکتے ہیں۔

سوال نمبر132: کیا عقیقے کے جانور میں وہی شرائط ہیں جو قربانی کے جانور کی ہیں؟

جواب: جی ہاں وہی شرائط ہیں۔

سوال نمبر133: کیا عقیقے کے جانور کا گوشت و پوست بیچ سکتے ہیں؟

جواب: جائز نہیں بلکہ خود کھائے اور فقیروں کو کھلائے۔

كتاب الوصية

الامر بالوصية

حدیث نمبر 112: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :اس مسلمان آدمی کے لئے مناسب نہیں جس کے پاس کوئی چیز یا معاملہ ایسا ہو جس میں وصیت کرنا ضروری ہو اور وہ دو راتیں گزارے بغیر وصیت لکھے ہوئے۔"

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ جو آدمی اپنی صحت یا مرض میں کچھ وصیت کرے، مثلاً غلام آزاد کرنے کی، یا اور کچھ وصیت، تو اس میں مرتے دم تک تغیر اور تصرف کر سکتا ہے،

اور یہ بھی ممکن ہے کہ بالکل اس وصیت کو موقوف کر کے دوسری کوئی وصیت کرے، مگر جب کسی غلام کو مدبر کر چکا ہو تو اب اس کی تدبیر کو باطل نہیں کر سکتا، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : نہیں لائق ہے مسلمان آدمی کو جس کے پاس کوئی چیز یا معاملہ ایسا ہو جس میں وصیت کرنا ضروری ہو اور وہ دو راتیں گزارے بغیر وصیت لکھے ہوئے۔"

سوال نمبر 134: کیا موصی مدبر کی تدبیر کو باطل کر سکتا ہے؟

جواب: نہیں کر سکتا۔

سوال نمبر 135: کیا مرتے دم تک وصیت میں کمی بیشی یا اس کو موقوف کر سکتا ہے امام مالک کا مؤقف بیان فرمائیں؟

جواب: جی ہاں کر سکتا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر موصی اپنی وصیت کے بدلنے پر قادر نہ ہوتا تو چاہیے تھا کہ ہر وصیت کرنے والے کا مال اس کے اختیار سے نکل کر رُکا رہتا، حالانکہ ایسا نہیں ہے، کبھی آدمی اپنی صحت میں وصیت کرتا ہے اور کبھی سفر میں جاتے وقت۔

سوال نمبر 136: امام مالک کے نزدیک موصی اپنی وصیت کو بدل سکتا ہے اس پر دلیل بیان فرمائیں؟

جواب: اگر موصی اپنی وصیت کے بدلنے پر قادر نہ ہوتا تو چاہیے تھا کہ ہر وصیت کرنے والے کا مال اس کے اختیار سے نکل کر رُکا رہتا، حالانکہ ایسا نہیں ہے، کبھی آدمی اپنی صحت میں وصیت کرتا ہے اور کبھی سفر میں جاتے وقت۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمارے نزدیک ہر وصیت کو بدل سکتا ہے سوائے تدبیر کے۔

جوازوصية الضعيف والصغيروالمصائب والسفيه

حدیث نمبر 113: حضرت عمرو بن سلیم زرقی سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ اس جگہ مدینہ میں ایک مراہق لڑکا رہتا ہے، مگر بالغ نہیں ہوا، اور قبیلہ غسان سے ہے، اور اس کے وارث شام میں ہیں، اور اس کے پاس مال ہے، اور یہاں اس کا کوئی وارث نہیں سوائے ایک چچازاد بہن کے، تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کے لئے وصیت کرے، اس لڑکے نے اپنے اس مال کی اس کے لئے وصیت کر دی وہ

جس کا نام بئر جشم تھا، عمرو بن سلیم نے کہا: وہ مال تیس ہزار درہم کا بکا اور اس کی چچازاد بہن عمرو بن سلیم کی ماں تھی۔

سوال نمبر 137: بئر جشم کتنے میں بکا؟

جواب: تیس ہزار درہم میں۔

حدیث نمبر 114: حضرت ابو بکر بن حزم سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک غسان کا لڑکا مرنے لگا، اور وارث اس کے شام میں تھے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر ہوا اور پوچھا گیا: کیا وصیت کرے؟

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وصیت کرے۔ یحییٰ بن سعید نے کہا: وہ لڑکا دس برس کا تھا یا بارہ برس کا، اور بئر جشم اس مال کا نام تھا پس وہ وصیت کر گیا، تو اس کے گھر والوں نے اسے تیس ہزار درہم کا بیچا۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ ضعیف العقل اور نادان اور مجنوں کہ جس کو کبھی آفاقہ ہو جاتا ہے، وصیت درست ہے، جب اتنی عقل رکھتے ہوں کہ وصیت جو کریں اس کو سمجھیں، اگر اتنی بھی عقل نہ ہو تو ان کی وصیت درست نہیں ہے۔

سوال نمبر 115: مجنون اور نادان وضعیف العقل کی وصیت کب درست مانی جائے گی؟

جواب: جب یہ اپنی وصیت کو سمجھ سکتے ہوں تو درست ورنہ ان کا وصیت کرنا صحیح نہیں اور نہ وہ نافذ ہو گی۔

حدیث نمبر116: حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے سال میری عیادت کو تشریف لائے میرا مرض شدید تھا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

! میری بیماری کا حال تو آپ دیکھتے ہیں، اور میں مالدار ہوں اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے، کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : نہیں۔"

میں نے عرض کی: آدھا مال دے دوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : نہیں۔"

پھر خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : تہائی مال صدقہ کر دو، اور تہائی بھی بہت ہے۔

اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ فقیر چھوڑ جائے کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں، اور تو جو چیز صرف کرے گا اللہ کی رضامندی کے واسطے تجھ کو اس کا ثواب ملے گا، یہاں تک کہ تو جو اپنی بی بی کے منہ میں دیتا ہے اس کا بھی ثواب ملے گا۔"

پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا میں اپنے ساتھیوں کے پیچھے رہ جاؤں گا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : اگر تو پیچھے رہ جائے گا اور نیک کام کرے گا، تیرا درجہ بلند ہو گا، اور شاید تو زندہ رہے یہاں تک کہ اللہ تیرے سبب سے ایک قوم کو نفع دے

اور ایک قوم کو نقصان دے، اے پروردگار! میرے اصحاب کی ہجرت پوری کر دے، اور نہ پھیر ان کو اس ہجرت سے ان کی ایڑیوں پر۔ ''لیکن محروم سیدنا سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ ہیں، جن کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رنج کرتے تھے اس وجہ سے کہ وہ مکہ میں مر گئے۔

سوال نمبر 117: کس صحابی کی ہجرت تام نہ ہوئی؟

جواب: حضرت سعد بن خولہ۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر کوئی ایک شخص کو تہائی مال کی وصیت کرے، اور کہے میرا غلام فلاں شخص کی خدمت کرے جب تک وہ شخص زندہ رہے، پھر آزاد ہے، اور اس کے اس غلام کی قیمت تہائی مال نکلے تو غلام کی خدمت کی قیمت لگا دیں گے، اور اس غلام میں حصّہ کر لیں گے، جس کو تہائی مال کی وصیت کی ہے اس کا حصّہ ایک تہائی ہو گا، اور جس کو خدمت کی وصیت کی ہے اس کا حصّہ خدمت کے موافق ہو گا، اس کے بعد دونوں شخص اس کی خدمت یا کمائی میں سے اپنا حصّہ لیا کریں گے، جب وہ شخص مر جائے گا جس کے لئے خدمت کی تھی تو غلام آزاد ہو جائے گا۔

سوال نمبر 139: اگر کسی نے غلام کی خدمت کی وصیت کی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اوپر تفصیلی جواب۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو شخص کئی آدمیوں کے لیے وصیت کرے، پھر اس کے وارث یہ دعویٰ کریں کہ وصیت تہائی سے زیادہ ہے، تو وارثوں کو اختیار ہو گا، چاہے ہر ایک موصی لہٗ کو اس کی وصیت ادا کریں اور میّت کا پورا ترکہ آپ لے لیں، یا

تہائی مال موصی لہ جتنے ہوں ان کے حوالہ کر دیں،اوراپنے حصّوں کے موافق اس کو تقسیم کرلیں گے۔

سوال نمبر 140:اگرکئی لوگوں کے لئے وصیت کی توکیاحکم ہے؟

جواب:اوپر جواب مذکور۔

امر الحامل والمريض والذی یحضر القتال فی اموالھم

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حاملہ کی وصیت اوراس کے مال کے قضایامیں جواحسن بات سنی وہ یہ کہ حاملہ بھی مثل بیمار کے ہے،اگربیماری خفیف ہو جس میں موت کاخوف نہ ہوتومالکِ مال کواختیار ہے،جیساچاہے تصرف کرے،البتہ جس بیماری میں موت کاخوف ہوتوتہائی سے زیادہ تصرف درست نہیں۔

سوال نمبر 141:حاملہ کس کے مثل ہے؟

جواب:بیمارکے۔

سوال نمبر 142:کونسی بیماری میں تہائی سے زیادہ میں تصرف جائز نہیں؟

جواب:وہ بیماری جس میں موت کاخوف ہو۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اسی طرح حاملہ بھی اوائل حمل میں جب تک خوشی اورسروراورصحت سے رہے،نہ مرض ہونہ خوف،اپنے کل مال میں اختیار رکھے گی۔

اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایاہے" :ہم نے بشارت دی سارہ کواسحاق کی اوراسحاق کے بعد یعقوب کی۔ "اوراللہ نے فرمایا" :جب آدمی نے عورت سے جماع کیاتواس کوحمل ہوگیا، ہلکاہلکاچلتے پھرتے رہی،جب حمل بھاری ہواتودونوں نے دعاکی اللہ سے جوان کارب تھاکہ

اگر تو ہم کو نیک بچہ دے گا تو ہم تیرا شکرادا کریں گے۔ ‘‘پس حاملہ جب بو جھل ہو جائے تو اس وقت تہائی مال سے زیادہ اختیار نہیں رہتا،اور یہ چھ مہینے کے بعد ہے، کیونکہ اللہ فرماتا ہے’’ :مائیں اپنے بچے کو دو برس کامل دودھ پلائیں جو شخص دودھ کی مدت پوری کرنا چاہے۔ ‘‘اور پھر فرماتا ہے’’ : حمل اور دودھ چھڑائی اس کی تیس مہینے میں ہوتی ہے۔ ‘‘تو جب حاملہ پر چھ مہینے گزر جائیں حمل کے روز سے،اس وقت سے اس کا تصرف تہائی مال سے زیادہ میں درست نہ ہو گا۔

سوال نمبر143: حاملہ کا کب وصیت کرنا درست اور کب درست نہیں؟

جواب: حاملہ اوائل حمل میں جب تک خوشی اور سرور اور صحت سے رہے،نہ مرض ہو نہ خوف،اپنے کل مال میں وصیت کا اختیار رکھے گی،

اور حاملہ جب بو جھل ہو جائے تو اس وقت تہائی مال سے زیادہ اختیار نہیں رہتا۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو شخص صفِ جنگ میں کھڑا ہو،اور لڑائی کو جائے اس کو بھی تہائی مال سے زیادہ اپنے مال میں تصرف درست نہیں،وہ بھی حاملہ اور بیمار کے حکم میں ہے۔

سوال نمبر144: جو شخص صف جنگ میں ہو کیا وہ تہائی مال سے زیادہ میں وصیت کر سکتا ہے؟

جواب: نہیں کر سکتا۔

الوصیۃللوارث والحیازۃ

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ جو آیت ہے :إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ یعنی " : جب تم میں سے کسی کو موت آنے لگے اور مال چھوڑ جائے تو وصیت کرے والدین اور اقرب کے لئے۔ " یہ آیت منسوخ ہے آیاتِ میراث سے جن میں اللہ نے ہر ایک کا حصّہ مقرر کر دیا۔

سوال نمبر 145: یہ آیت :إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ کس آیت سے منسوخ ہے ؟

جواب: آیت میراث سے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک وارث کے لئے وصیت درست نہیں ہے، ہاں جب اور ورثاء اجازت دیں، اور اگر بعض ورثاء اجازت دیں اور بعض نہ دیں تو جو اجازت دیں گے ان کے حصّے میں سے وصیت ادا کی جائے گی۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو شخص بیمار ہو وہ اپنے وارثوں سے تہائی سے زیادہ وصیت کرنے کی اجازت چاہے، اور وارث اجازت دیں اس بات کی کہ تہائی سے زیادہ کسی وارث کے لیے وصیت کرے، تو پھر ان وارثوں کو رجوع کا اختیار نہیں، اگر رجوع درست ہوتا تو ہر وارث یہی کیا کرتا، جب موصی مر جاتا تو مال وصیت آپ لے لیا کرتے، اور اس کی وصیت روک دیتے، البتہ اگر کوئی شخص صحت کی حالت میں اپنے وارثوں سے ایک وارث کے لئے وصیت کرنے کی اجازت چاہے، اور وہ اجازت دے دیں تو اس سے رجوع کر سکتے ہیں، کیونکہ جب آدمی صحیح ہے تو اپنے کل مال میں اختیار رکھتا ہے، چاہے سب

صدقہ دے چاہے سب کسی کے حوالے کردے، تو یہ اذن لینا لغو ہوا، اور وارثوں کا اذن دینا بھی اپنے وقت سے پیشتر ہوا، اس لئے ان کا رجوع درست ہے، بلکہ اذن لینا اس وقت درست ہے جب وہ اپنے مال میں اختیار نہ رکھتا ہو اور تہائی سے زیادہ صرف کرنے پر قادر نہ ہو، اس وقت وارثوں کو دو تہائی کا اختیار ہو گا، وہ اجازت بھی دے سکتے ہیں،

اگر مریض نے اپنے وارث سے کہا: تو اپنا حصّہ میراث کا مجھے ہبہ کردے، اس نے ہبہ کردیا، لیکن مریض نے اس میں کچھ تصرف نہیں کیا، یوں ہی مر گیا، تو وہ حصّہ پھر اسی وارث کا ہو جائے گا، البتہ اگر میت یوں کہے ایک وارث سے کہ فلاں وارث بہت ضعیف ہے، تو بھی اپنا حصّہ اس کو ہبہ کردے، اور اگر وہ ہبہ کردے تو درست ہو جائے گا، اگر وارث نے اپنا حصّہ میراث میّت کو ہبہ کردیا، اس نے کچھ اس میں سے کسی کو دلایا، کچھ بچ رہا، تو جو بچ رہا وہ اسی وارث کا ہو گا۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس شخص نے وصیت کی، اس کے بعد معلوم ہوا کہ اس نے اپنے ایک وارث کو کچھ دیا تھا جس پر اس نے قبضہ نہیں کیا، اور ورثاء نے اس کی اجازت سے انکار کیا، تو وہ ورثاء کا حق ہو جائے گا، اور کتاب اللہ کے موافق تقسیم ہو گا۔

نوٹ: تمام احکام کو بغور پڑھے-------

ماجاء فی المؤنث من الرجال ومن احق بالولد

حدیث نمبر 118: حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ایک مخنّث سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا، اس نے عبداللہ بن امیہ سے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن رہے تھے: اے عبداللہ! اگر کل اللہ تمہارے ہاتھ سے طائف کو فتح کرادے تو تم غیلان کی بیٹی کو ضرور لینا، جب وہ سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بٹیں معلوم ہوتی ہیں،

اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو چار کی آٹھ بٹیں معلوم ہوتی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" : یہ لوگ تمہارے پاس نہ آیا کریں۔"

حدیث نمبر119: حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا، کہتے تھے: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک انصاری عورت تھی، اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عاصم بن عمر رکھا تھا، پھر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا، اور مسجدِ قبا میں آئے، وہاں عاصم کو لڑکوں کے ساتھ مسجد کے صحن میں کھیلتا ہوا پایا، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کا بازو پکڑ کر اپنے جانور پر سوار کر لیا، لڑکے کی نانی نے یہ دیکھ کر ان سے جھگڑا کیا اور اپنا لڑکا طلب کیا، پھر دونوں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا بیٹا ہے، عورت نے کہا: میرا بچہ ہے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے: چھوڑ دیں بچے کو اور دے دیں اس کی نانی کو تو حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ چپ ہو رہے اور کچھ تکرار نہ کی۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اسی حدیث پر عمل ہے۔

سوال نمبر146: طلاق کے بعد بچے کا زیادہ مستحق کون؟

جواب: بچے کی ماں۔

کتاب الجامع

الدعاء للمدینۃ واہلھا

حدیث نمبر 120: حضرت انس بن مالک ست مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ اہل مدینہ کے لئے ان کے مکیالوں میں اور ان کے صاعوں میں اور ان کے مدوں میں برکت دے۔

حدیث نمبر 121: حضرت ابو ھریرہ نے فرمایا: جب لوگ پہلا پھل دیکھتے تو اسے حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتے پس رسول اللہ ﷺ اسے قبول فرماتے اور یوں دعا فرماتے کہ اے ہمارے لئے ہمارے پھلوں میں برکت دے اور ہمارے شہر میں برکت دے اور ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمارے مد میں بھی برکت دے اے اللہ بیشک ابراہیم تیرا بندہ تیرا خلیل تیرا نبی ہے اور میں بھی تیرا بندہ و نبی ہوں بیشک انہوں نے مکہ کے حق میں دعا کی اور میں تجھ سے مدینہ کے لئے وہی دعا کرتا ہوں جو میں حضرت ابراہیم نے مکہ کے لئے کی تھی اور اسی کی مثل دگنا کرتا ہوں پھر دعا سے فراغت کے بعد رسول اللہ ﷺ چھوٹے بچوں کو بلواتے اور ان کو وہ پھل عطا فرمادیتے۔

سوال نمبر 147: حدیث میں بارک لھم فی مکیالھم کن کے لئے دعا کی گئی؟

جواب: اہل مدینہ کے لئے۔

سوال نمبر 148: اہل مدینہ جب پہلا پھل اترتا تو کس کی بارگاہ میں لاتے؟

جواب: حضور ﷺ کی بارگاہ میں۔

سوال نمبر 149: پہلا پھل جب حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا تو حضور ﷺ کیا دعا فرماتے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے :اللھم بارک لنا فی ثمرنا و بارک لنا فی مدینتنا و بارک لنا فی صاعنا و بارک لنا فی مدتنا۔

سوال نمبر 150: سب سے پہلا پھل حضور ﷺ سب سے پہلے کن میں تقسیم فرمایا کرتے تھے؟

جواب: چھوٹے بچوں میں۔

ماجاء فی سکنی المدینۃ والخروج منھا

حدیث نمبر 122: قطع بن وھب سے مروی ہے کہ زبیر بن عوام کے آزاد کردہ غلام یحنس نے ان کو بتایا کہ یہ فتنوں کے دنوں میں حضرت عبداللہ بن عمر کی بارگاہ میں بیٹھے تھے پس آپ کی بارگاہ میں ایک لونڈی حاضر ہوئی سلام عرض کیا اور کہا: اے ابو عبدالرحمن میں مدینہ سے جانے کا ارادہ رکھتی ہوں کہ زمانہ ہم پہ بہت سخت ہو گیا ہے تو آپ نے اسے فرمایا اے نالائق بیٹھ جا بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

جو بھی مدینہ کے مصائب و شدتوں پہ صبر کرے گا اگر وہ نیک ہوا تو اس کا گواہ ہوں گا اور اگر نا فرمان ہوا تو کل قیامت میں اس کا شفیع ہوں گا۔

سوال نمبر 151: جو مدینہ کے مصائب و شدتوں پہ صبر کرے گا اس کو کیا فضیلت ملے گی؟

جواب: کل قیامت کے دن حضور ﷺ اس کی شفاعت فرمائے گے۔

حدیث نمبر 123: حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں: ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی کہ وہ مدینہ میں ہی رہے گا پس اسے مدینہ میں بخار ہو گیا تو سرکار ﷺ کی بارگاہ میں حضر ہو کر عرض کی کہ میری بیعت ختم فرمادے سرکار ﷺ نے انکار

فرمادیایوں دو بار حاضر ہوا لیکن حضور ﷺ نے منع فرمادیا پھر حاضر ہوا لیکن اس بار بھی حضور ﷺ نے انکار فرمادیا پس وہ اعرابی خود ہی بیعت توڑ کر چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بیشک مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو خبیث کو نکال دیتی اور پاکیزہ و عمدہ کو رکھ لیتی ہے۔

سوال نمبر 152: حدیث پاک میں مدینہ کو کس سے تشبیہ دی گئی؟

جواب: حدیث پاک میں مدینہ شریف کو بھٹی سے تشبیہ دی گئی جو خبیث کو نکال دیتی اور پاکیزہ و عمدہ کو رکھ لیتی ہے۔

سوال نمبر 153: جس اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی اس نے بیعت کس وجہ سے توڑی؟

جواب: کیونکہ اسے مدینہ شریف کی آب و ہوا موافق نہیں آئی جس کی وجہ سے اسے بخار ہو گیا تھا۔

حدیث نمبر 124: حضرت سعید بن یسار فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ھریرہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مجھے ایسی بستی کی طرف ہجرت کا حکم دیا گیا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی جسے لوگ یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے جو برے لوگوں کو ایسے نکالتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو۔

سوال نمبر 154: رسول اللہ ﷺ کو کس بستی کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا؟

جواب: ایسی بستی کی طرف جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی جسے لوگ یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے جو برے لوگوں کو ایسے نکالتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو۔

حدیث نمبر 125: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص مدینہ سے نفرت کرتے ہوئے نہیں نکلتا مگر اللہ تعالیٰ اس بندے سے بہتر مدینہ کو اور عطا فرمادیتا ہے۔

حدیث نمبر 126: حضرت سفیان بن زھیر سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

یمن فتح ہوگا تو وہاں سے ایک قوم جانوروں کو ہانکتیں ہوئے آئے گی پس وہ اپنے اہل اور جوان کی اطاعت کرے گے ان کے ساتھ مدینہ سے نکل جائے گے حالانکہ ان کے لئے مدینہ بہتر ہوگا اگر یہ جانے اور یوں ہی شام فتح ہوگا تو وہاں سے ایک قوم جانوروں کو ہانکتیں ہوئے آئے گی پس وہ اپنے اہل اور جوان کی اطاعت کرے گے ان کے ساتھ مدینہ سے نکل جائے گے حالانکہ ان کے لئے مدینہ بہتر ہوگا اگر یہ جانے اور عراق فتح ہوگا تو وہاں سے ایک قوم جانوروں کو ہانکتیں ہوئے آئے گی پس وہ اپنے اہل اور جوان کی اطاعت کرے گے ان کے ساتھ مدینہ سے نکل جائے گے حالانکہ ان کے لئے مدینہ بہتر ہوگا اگر یہ جانے۔

سوال نمبر 155: حدیث میں کن کن علاقوں کے فتح ہونی کی نوید سنائی گئی؟

جواب: حدیث میں ان تین علاقوں کے بارے فرمایا کہ یہ فتح ہوں گے:

(1) یمن (2) شام (3) عراق

حدیث نمبر 127: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مدینے کو بہتر حالت میں چھوڑوں گے یہاں تک کہ وہ زمانہ آئے گا کہ اس میں کتے بھیڑیئے آئے گے اور مسجد کے ستونوں یا منبر پر پیشاب کریں گے تو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس وقت کا پھل کن کے لیے ہوگا؟

فرمایا: عوافی یعنی طالب رزق کے لئے انسان ہوں یا درندے یا پرندے۔

سوال نمبر 156: حدیث میں لفظ عوافی سے کیا مراد ہے ؟

جواب: اس سے مراد ہر طالب رزق انسان ہو یا حیوان۔

حدیث نمبر 128: حضرت عمر بن عبد العزیز جب مدینہ سے نکلے تو روتے ہوئے مدینہ کی طرف متوجہ ہوئے پھر اپنے غلام سے فرمایا: اے مزاحم!

کیا تو ں ڈرتا نہیں اس بات سے کہ ہم ان لوگوں میں سے ہوں جن کو مدینہ نکالے گا۔

سوال نمبر 157: حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز نے مدینہ سے نکلتے وقت کیا فرمایا تھا ؟

جواب: حضرت عمر بن عبد العزیز جب مدینہ سے نکلے تو روتے ہوئے مدینہ کی طرف متوجہ ہوئے پھر اپنے غلام سے فرمایا: اے مزاحم!

کیا تو ں ڈرتا نہیں اس بات سے کہ ہم ان لوگوں میں سے ہوں جن کو مدینہ نکالے گا۔

ماجاء فی تحریم المدینة

حدیث نمبر 129: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خیبر سے واپس تشریف لارہے تھے تو جب احد پہاڑ آپ پر ظاہر ہوا تو فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں بیشک ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے اس کو حرم بنایا جو کناروں کے مابین ہے۔

حدیث نمبر 130: حضرت ابو ھریرہ فرماتے ہیں کہ: اگر میں ہرنیوں کو مدینہ چرتے دیکھوں تو ان کو نہ بھگاؤں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو دونوں کناروں کے مابین ہے وہ حرام ہے۔

حدیث نمبر 131: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے لڑکوں کو دیکھا کہ انہوں نے ایک لومڑی کو ایک کونے میں گھیر رکھا تھا تو آپ نے ان لڑکوں کو بھگا دیا۔
قال مالک: میں نہیں جانتا مگر کہ ابوایوب انصاری یہ فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ کے حرم میں بھی ایسا کیا جائے گا؟

حدیث نمبر 132: امام مالک ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا: حضرت زید بن ثابت میرے پاس آئے جبکہ میں اس وقت مقام اسواف میں تھا میں نے ایک پرندے کا شکار کیا تو آپ نے میرے ہاتھ سے پکڑ کر اسے چھوڑ دیا۔

سوال نمبر 158: کیا مدینہ کا وہی حکم ہے جو مکہ کا ہے؟

جواب: بیشک وہی حکم ہے مگر مدینہ میں کسی شے کو مارنے پر کوئی کفارہ یا کوئی دم یا جزاء لازم نہیں۔

سوال نمبر 159: کیا مدینے شریف میں کسی جانور کو ستانا جائز ہے؟

جواب: ایسا کرنا جائز نہیں جیسا کہ اوپر حدیث ابوایوب انصاری میں گزرا۔

ماجاء فی وباء المدینة

حدیث نمبر 133: اماں عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابو بکر و حضرت بلال کو بخار ہو گیا پس میں ان کے پاس آئی اور ان کا حال پوچھا،
اماں عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخار ہوا کرتا تو آپ یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

ہر شخص اپنے اہل میں صبح کرتا ہے

جبکہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہوتی

ہے

اور جب حضرت بلال کا بخار اترتا تو پکار کر یوں کہتے:

کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کیا میں پھر ایک رات مکہ کی وادی میں

رہتا میرے پاس اذخر اور جلیل ہوں گی

کیا میں پھر کسی دن مجنہ پانی پر اتروں گا کیا پھر کبھی مجھے شامہ اور

طفیل دیکھائی دیں گے

اماں عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں میں نے اس بات کی حضور ﷺ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا:

اے اللہ ہمیں مدینہ ایسے محبوب کر دے جیسے ہمیں مکہ محبوب ہے یا اس سے بھی زیادہ محبوب کر دے اور مدینہ میں صحت و تندرستی کر دے اور ہمیں اس کے صاع اور مد میں برکت دے اور اس کے بخار کو مقام جحفہ میں منتقل فرمادے۔

سوال نمبر160: حضور ﷺ نے مدینہ کے بخار کو کس جگہ منتقل کرنے کی دعا فرمائی؟

جواب:اسے مقام جحفہ کی طرف منتقل کرنے کی دعا فرمائی۔

حدیث نمبر134: حضرت اماں عائشہ صدیقہ فرماتی ہے کہ عامر بن فھیرہ کہا کرتے تھے کہ: میں نے موت کو چکھنے سے پہلے دیکھ لیا بیشک بزدل کی موت اس کے اوپر سے آتی ہے۔

سوال نمبر162: حدیث میں لفظ الجبان کا کیا معنی ہے؟

جواب:اس کا معنی ہے بزدل۔

حدیث نمبر 135: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینے کے راستوں پہ فرشتے کھڑے ہیں اس میں نہ طاعون آسکتا ہے اور نہ دجال۔

سوال نمبر 163: مدینے کے راستوں پہ کون کھڑے ہیں؟

جواب: فرمایامدینے کے انقاب یعنی مدینے کے راستوں پہ فرشتے کھڑے ہیں۔

سوال نمبر 164: مدینے میں کون کونسی چیزیں نہیں آسکتی؟

جواب: دوچیزیں مدینے میں نہیں آسکتی:

(1)دجال (2)طاعون

ماجاءفی اجلاءالیھودمن المدینۃ

حدیث نمبر 136: حضرت عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو آخری کلام فرمایا تھا وہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاری کو ہلاک فرمائے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا سن لو!

سرزمین عرب پہ دودین باقی نہیں رہے سکتے۔

حدیث نمبر 137: ابن شہاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جزیرہ عرب میں دودین جمع نہیں سکتے۔

سوال نمبر 165: جزیرہ عرب میں کتنے اور کون کونسے دین باقی نہیں رہے سکتے؟

جواب: دودین باقی نہیں رہے سکتے:

(1)اسلام (2)یہودیت

قال مالک: ابن شہاب نے فرمایا کہ: حضرت فاروق اعظم نے اس بارے میں چھان بین کی یہاں تک کہ آپ کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو دین سرزمین عرب میں جمع نہیں ہو سکتے تو آپ نے خیبر کے یہود کو جلاء کر دیا۔

قال مالک: حضرت فاروق اعظم نے نجران اور فدک کے یہودیوں کو جلاء وطن کر دیا، بہر حال خیبر کے یہودی اس لئے نکل گئے کیونکہ ان کے لئے نہ تو پھلوں سے کوئی حصہ تھا نہ زمین سے اور فدک کے یہودیوں کے لئے نصف ثمر اور زمین کا نصف تھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے مصالحت فرمائی تھی نصف ثمر اور نصف زمین پر پس حضرت عمر نے ان کے لئے نصف ثمر اور نصف زمین کو بطور قیمت کے قائم فرما دیا جیسے سونا چاندی اور اونٹ و رسیاں و کجاوے وغیرہ پھر انہیں ان کے ساز و سامان کی قمیت دی اور جلاء وطن کر دیا۔

سوال نمبر 166: خیبر کے یہودیوں کو کس نے جلاء وطن کیا؟

جواب: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

سوال نمبر 167: خیبر کے یہودی کیوں چلے گئے تھے؟

جواب: کیونکہ ان کے لئے کوئی حصہ مقرر نہیں کیا گیا تھا نہ پھلوں سے نہ زمین سے۔

سوال نمبر 168: فدک کے یہودیوں کے لئے کیا طے ہوا تھا؟

جواب: ان کے لئے نصف ثمر اور نصف زمین کا حصہ مقرر ہوا تھا۔

باب ما جاء فی امر المدینة

حدیث نمبر 138: حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کو دیکھ کر فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے، اور ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 139: اسلم جو مولیٰ ہیں سید نا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ان سے روایت ہے کہ وہ مکّہ کی راہ میں عبد اللہ بن عیاش کی ملاقات کو گئے، ان کے پاس نبیذ پائی اسلم نے کہا کہ اس شربت کو سید نا عمر رضی اللہ عنہ بہت پسند کرتے ہیں تو عبد اللہ بن عیاش ایک بڑا سا پیالہ بھر کر سید نا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور ان کے سامنے رکھ دیا، انہوں نے اس کو اٹھا کر پینا چاہا پھر سر اٹھا کر کہا: یہ شربت بہت اچھا ہے، پھر اس کو پیا، اس کے بعد ایک شخص ان کے داہنی طرف بیٹھا تھا اس کو دے دیا۔ جب عبد اللہ بن عیاش لوٹ کر چلے تو سید نا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلایا اور کہا: تو کہتا ہے کہ مکّہ بہتر ہے مدینہ سے ؟ عبد اللہ بن عیاش نے کہا کہ وہ حرم ہے اللہ کا اور امن کی جگہ ہے، اور وہاں اس کا گھر ہے۔ سید نا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ کے گھر اور حرم کا نہیں پوچھتا پھر سید نا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو کہتا ہے کہ مکّہ بہتر ہے مدینہ سے ؟ عبد اللہ بن عیاش نے کہا کہ مکّہ میں اللہ کا حرم ہے اور امن کی جگہ ہے، وہاں اس کا گھر ہے۔ سید نا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ کے گھر اور حرم کے بارے نہیں پوچھ رہا، پھر عبد اللہ بن عیاش چلے گئے۔

سوال نمبر 169: حضرت عمر کس شے کی نبیذ پسند فرماتے تھے ؟

جواب: آپ کھجور کی نبیذ پسند فرماتے تھے۔

سوال نمبر 170: مکہ کے مدینے سے افضل ہونے کے کون قائل تھے ؟

جواب: حضرت عبد اللہ بن عیاش۔

باب ماجاء فی الطاعون

حدیث نمبر 140: حضرت سید نا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سید نا عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف نکلے جب مقام سرغ میں پہنچے تو لشکر کے بڑے بڑے

افسران سے ملے جیسے سیدناابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھی،انہوں نے کہا: شام میں آج کل وباء ہے توحضرت سیدناعمر رضی اللہ عنہ نے سیدناابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہاکہ بڑے بڑے مہاجرین کو بلاؤ جنہوں نے پہلے ہجرت کی ہے،توآپ نے ان کو بلایاتو سیدناعمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیااور بیان کیاان سے کہ شام میں وباء ہے،انہوں نے اختلاف کیا،بعضوں نے کہا: آپ کام کے واسطے نکلے ہیں رعیت کا حال دیکھنے کو لہذالوٹنا مناسب نہیں ہے، بعض نے کہاکہ آپ کے ساتھ اورلوگ بھی ہیں اور صحابہ ہیں، مناسب نہیں کہ آپ ان کواس وباء پر پیش کریں سیدناعمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جاؤ،اور کہابلاؤانصار کو سیدناابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے انصار کو بلایااور وہ آئے،ان سے مشورہ کیا، انہوں نے بھی مہاجرین کی مثل بیان کیااوراسی طرح اختلاف کیاآپ نے کہا: جاؤ، پھر کہا: قریش کے بوڑھے بوڑھے لوگوں کو بلاؤجہنوں نے فتحّ مکّہ کے بعد ہجرت کی، میں نے ان کو بلایا،ان میں سے دوآدمیوں نے بھی اختلاف نہیں کیا، بلکہ سب نے کہا: ہمارے نزدیک مناسب یہ ہے کہ آپ لوٹ جائیں اورلوگوں کواس وباء میں نہ لے جائیں جب سیدناعمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کروادیاکہ صبح کومیں اونٹ پرسوار ہوں گااور مدینہ کولوٹ چلوں گا، پھر صبح کوسب لوگ اونٹ پرسوار ہوکر چلے گئے،اوراس وقت سیدناابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہاکہ اللہ جل جلالہُ کی تقدیر سے بھاگے جاتے ہوتوسیدناعمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کاش یہ بات کسی اورنے کہی ہوتی ہاں ہم بھاگتے ہیں اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف کیا اگرتمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک وادی میں جاؤجس کے دوکنارے ہوں،ایک کنارہ سرسبز اورشاداب ہواور دوسراخشک اور خراب ہو،اگرتواپنے اونٹوں کو سرسبز اور شاداب میں چرائے تب بھی تونے اللہ کی تقدیر سے چرایا،اور جوتونے خشک اور خراب میں چرائے

تب بھی تو نے اللہ کی تقدیر سے چرا یاا تنے میں سید نا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے اور وہ کہیں کام کو گئے ہوئے تھے، انہوں نے کہا: میں اس مسئلے کے بارے میں جانتا ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے : جب تم سنو کہ کسی سر زمین میں وباء ہے تو وہاں نہ جاؤ، اور جب کسی سر زمین میں وباء پڑے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے بھاگو بھی نہیں سید نا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہتے ہیں کہ :اس وقت سید نا عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ جل جلالہُ کی حمد بیان کی اور لوٹ آئے۔

سوال نمبر 171: حضرت عمر نے شام میں جانے کے متعلق کن سے مشورہ کیا نیز انہوں نے کیا مشورہ دیا؟

جواب: آپ نے مہاجرین اول اور انصار سے مشورہ کیا انہوں نے آپس میں اختلاف کیا بعض نے کہا کہ آپ نہ جائیں اور بعض نے کہا کہ آپ ایک کام کے لئے نکلے ہیں آپ جائیں۔

حدیث نمبر 141: حضرت ابو وقاص نے اسامہ بن زید سے سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے بارے میں کیا سنا ہے؟

تو حضرت اسامہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طاعون ایک عذاب ہے جیسے بنی اسرائیل کے گروہ پر بھیجا گیا یا فرمایا تم سے پہلو پر بھیجا گیا پس جب تم کسی زمین میں طاعون کے بارے میں سنو تو اس میں داخل نہ ہو اور جہاں تم رہتے ہو وہاں طاعون آجائے تو اس سے بچتے ہوئے نہ نکلو۔

قال مالک: ابو نضر نے کہا کہ بالخصوص طاعون سے بچتے ہوئے نہ نکلو۔

حدیث نمبر142: حضرت عبدالرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی زمین میں طاعون کے بارے میں سنو تواس میں داخل نہ ہواور جہاں تم رہتے ہو وہاں طاعون آجائے تواس سے بچتے ہوئے وہاں نہ نکلو، پس حضرت عمر مقام سرغ سے واپس لوٹ آئے تھے۔

سوال نمبر172: حضرت عمر کونسی مقام سے واپس لوٹے؟

جواب: مقام سرغ سے۔

حضرت سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم عبدالرحمن بن عوف کی حدیث کی وجہ سے مقام سرغ سے لوگوں کے ساتھ لوٹ آئے۔

سوال نمبر172: حضرت فاروق اعظم کس کی حدیث کی وجہ سے واپس لوٹ آئے؟

جواب: حضرت عبدالرحمن بن عوف کی۔

النھی عن القول فی القدر

حدیث نمبر143: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے بحث کی تو آدم موسیٰ پر غالب ہوئے،
موسیٰ نے کہا آپ وہی آدم ہیں کہ آپ نے لوگوں کو گمراہ کیا اور ان کو جنت سے نکالا،
آدم نے کہا کہ آپ وہی موسیٰ ہیں کہ اللہ نے تجھے ہر چیز کا علم دیا اور رسالت سے برگزیدہ کیا انہوں نے کہا ہاں پھر آدم نے فرمایا: مجھے ملامت کرتے ہیں ایسے کام پر باوجود اس کے جو میری تقدیر میں لکھا جا چکا تھا میرے پیدا ہونے سے پہلے؟

سوال نمبر 173: جب حضرت آدم اور موسی علیہما السلام کا مناظرہ ہوا تو کون غالب رہا؟

جواب: حضرت آدم علیہ السلام۔

حدیث نمبر 144: مسلم بن یسار جہنی سے روایت ہے کہ حضرت عمر سے سوال ہوا اس آیت کے متعلق یعنی یاد کر اس وقت کو جب تیرے پروردگار نے آدم کی پیٹھ سے ان کی تمام اولاد کو نکالا اور ان کو گواہ کیا ان پر اس بات کا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، بولے کیوں نہیں ہم نے اس واسطے گواہ کیا کہ کہیں قیامت کے روز تم ایسا نہ کہو کہ ہم تو اس سے غافل تھے حضرت عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے بھی اس آیت کی تفسیر کا سوال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے آدم کو پیدا کیا پھر ان میں اپنا داہنا ہاتھ پھیرا اور اولاد نکالی اور فرمایا میں نے ان کو جنت کے لئے پیدا کیا اور یہ لوگ جنتیوں کے کام کریں گے پھر ان کی پیٹھ پر بایاں ہاتھ پھیرا اور اولاد نکالی فرمایا میں نے ان کو جہنم کے لئے پیدا کیا اور یہ جہنمیوں کے کام کریں گے ایک شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ پھر عمل کرنے سے کیا فائدہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب پیدا کرتا ہے کسی بندے کو جنت کے واسطے تو اس سے جنتیوں کے کام کراتا ہے اور موت کے وقت بھی وہ نیک عمل کر کے مرتا ہے تو اللہ جل جلالہ اسے جنت میں داخل کرتا ہے اور جب کسی بندے کو جہنم کے لئے پیدا کرتا ہے تو اس سے جہنمیوں کے کام کراتا ہے یہاں تک کہ موت بھی اسے برے کام پر آتی ہے تو اسے جہنم میں داخل کرتا ہے۔

امام مالک کوپہنچاکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میں تم میں دو چیزوں کو چھوڑے جاتاہوں گمراہ نہیں ہوگے جب تک ان کو پکڑے رہوگے، کتاب اللہ اوراس کے رسول کی سنت۔

سوال نمبر 174: فرمایاجب تک ان کو پکڑے رہوگے ھدایت پہ رہوگے وہ کتنی چیزیں ہیں؟

جواب: دوچیزیں:

(ا)قرآن (۲)حدیث

حدیث نمبر 145: طاؤس الیمانی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہامیں نے چند صحابہ کرام کو یہ کہتے ہوئے پایاکہ ہر چیز تقدیر سے ہے طاؤس نے کہامیں نے عبداللہ بن عمر کو فرماتے سناکہ فرمایارسول اللہ ﷺ نے کہ: ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور ہوشیاری بھی۔

سوال نمبر 175: کل شیٔ ء بقدر حتی۔۔۔۔۔۔حدیث مکمل فرمائیں؟

جواب: حتی العجزوالکیس۔

حدیث نمبر 146: حضرت عمروبن دینار سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن زبیر کو خطبے میں فرماتے ہوئے سناکہ اللہ ہی ہدایت دینے والااور گمراہ کرنے والا ہے۔

سوال نمبر 176: حدیث میں فاتن اور ھادی کسے کہا گیا؟

جواب: اللہ کو۔

حدیث نمبر 147: حضرت ابی سہیل بن مالک عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ جارہے تھے انہوں نے ابوسہیل سے پوچھاکہ قدریہ کے بارے میں تمہاری کیارائے ہے ابوسہیل

نے کہامیری رائے یہ ہے کہ ان سے توبہ کراؤ توبہ کرلیں تو بہتر، ورنہ آپ ان کو تلوار پر پیش کردیں یعنی قتل کروادیں تو حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا میری رائے بھی یہی ہے۔

امام مالک نے کہا ان لوگوں کے بارے میں میری بھی یہی رائے ہے۔

سوال نمبر 177: امام مالک قدریہ کے بارے میں کیارائے رکھتے تھے؟

جواب: ان کی رائے یہ تھی کہ اگر توبہ کرلیں توفبھا ورنہ واڑ دیئو۔ (مفہوما)

جامع ما جاء فی اہل القدر

حدیث نمبر 148: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق اس لئے نہ چاہے کہ اس کا پیالہ خالی کرے بلکہ نکاح کرلے کیونکہ جو اس کے مقدر میں ہے اس کو ملے گا۔

حدیث نمبر 149: حضرت محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے منبر پر فرمایا: اے لوگوں جو اللہ دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جو نہ دے اس کو کوئی دینے والا نہیں ہے اور کسی طاقت والے کی طاقت کام نہیں آتی جس شخص کو اللہ بھلائی پہنچانا چاہتا ہے اس کو دین میں سمجھ دیتا ہے پھر حضرت معاویہ نے فرمایا: میں نے ان کلمات کو رسول اللہ ﷺ سے انہیں لکڑیوں پر سنا۔

امام مالک سے روایت ہے کہ پہلے زمانے میں لوگ یوں کہا کرتے تھے کہ سب خوبیاں اس اللہ کی ہیں جس ہر شے کو پیدا فرمایا جیسے چاہے جو وقت مقرر کردیا ہے اس سے پہلے کوئی چیز نہیں ہوسکتی مجھ کو اللہ کافی ہے کہ سنتا ہے اللہ جو اس کو پکارے اللہ کے سوا کوئی پناہ گاہ، امید گاہ نہیں۔

امام مالک کو پہنچا کہ پہلے زمانے میں یوں کہا جاتا تھا کہ کوئی آدمی نہیں مرے گا جب تک کہ اس کا رزق پورا نہ ہو پس طلب معاش میں اختصار کرو یعنی احسن طریقے سے طلب کرو۔

سوال نمبر 178: حدیث میں لفظ اعواد کا کیا معنی ہے؟

جواب: لکڑیاں یعنی منبر۔

فرق مراتب بے شمار حق بدست حیدر کرار مگر معاویہ بھی
ہمارے سردار طعن ان پر بھی کار فجار

ماجاء فی حسن الخلق

حدیث نمبر 150: حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آخری وصیت جو مجھ کو کی جب میں رکاب میں پاؤں رکھنے لگا یہ تھی کہ اے معاذ لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ پیش آ۔

سوال نمبر 179: حضور ﷺ نے حضرت سیدنا معاذ بن جبل کو آخری وصیت کیا فرمائی؟

جواب: لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی کی۔

حدیث نمبر 151: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب دنیا کے دو کاموں میں اختیار دیا گیا تو آپ نے آسان امر کو اختیار کیا بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہوا گر گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ آپ اس سے پرہیز کرتے اور رسول اللہ ﷺ اپنی ذات کے لئے کسی سے بدلہ نہیں لیتے تھے مگر جب اللہ کی حرمت میں خلل واقع ہوتا تو اللہ کے لئے بدلہ لیا کرتے۔

سوال نمبر180: رسول اللہ ﷺ کن چیزوں کا انتقام لیا کرتے تھے؟

جواب: ہر وہ کام جو حرمت الہی میں خلل بنتا یا دین کو نقصان پہنچاتا۔

حدیث نمبر152: حضرت علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے کے اسلام کے حسن میں سے یہ ہے کہ آدمی بے کار اور فضول چیزوں کو چھوڑ دے۔

سوال نمبر181: حسن اسلام المرء کیا ہے؟

جواب: ترکہ مالا یعینہ۔

حدیث نمبر153: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت چاہی اور جبکہ میں گھر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ برا آدمی ہے پھر آپ ﷺ نے اس کو آنے کی اجازت دی حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے اس کے ساتھ ہنستے ہوئے سنا جب وہ چلا گیا تو میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ ابھی تو آپ ﷺ نے اس کو برا کہا تھا ابھی آپ ﷺ اس سے ہنسنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب آدمیوں میں برا وہ آدمی ہے جس سے لوگ اس کے شر کے سبب سے بچیں یا ڈریں۔

سوال نمبر182: حدیث میں ان من شر الناس کسے کہا گیا؟

جواب: وہ جس کے شر سے لوگ ڈریں۔

حدیث نمبر154: حضرت کعب احبار نے کہا کہ جب تم عند اللہ کسی بندے کا مقام جاننا چاہو تو دیکھو لوگ اس کے حسن ثناء کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

سوال نمبر182: عند اللہ کسی کا مقام کیسے معلوم ہو؟

جواب: تو دیکھو لوگ اس کے حسن ثناء کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔
حدیث نمبر 155: حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ مجھ کو یہ پہنچا کہ آدمی حسن خلق کی وجہ سے رات بھر عبادت کرنے والے اور دن بھر پیاسے رہنے والے کا درجہ پا لیتا ہے۔
سوال نمبر 183: بندہ حسن خلق سے کس کا درجہ پالیتا ہے؟
جواب: رات میں عبادت کرنے اور دن کو روزہ رکھنے والے کا۔
حدیث نمبر 156: حضرت سعید بن مسیب نے کہا کیا میں تم کو وہ چیز نہ بتاؤں جو بہت سی نمازوں اور صدقہ سے بہتر ہے لوگوں نے کہا بتائیے،
حضرت سعید نے فرمایا: ایک دوسرے کے بیچ صلح کروانا اور بچو تم بغض اور عدوات سے یہ خصلت نیکیوں کو مونڈنے والی ہے۔
امام مالک کو پہنچا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس واسطے بھیجا گیا کہ اخلاق کی خوبیوں کو پورا کردوں۔
سوال نمبر 184: حدیث میں کونسی چیز کو حالقة فرمایا گیا؟
جواب: بغض وعدوات کو حالقة یعنی نیکیوں کو منڈنے والا۔
سوال نمبر 185: رسول اللہ ﷺ کو کس لئے مبعوث کیا گیا؟
جواب: حسن اخلاق کو پورا کرنے کے لئے۔

ماجاء فی الحیاء

حدیث نمبر 157: حضرت زید بن طلحہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر دین کا ایک خلق ہے اور اسلام کا خلق حیاء ہے۔

سوال نمبر 186: اسلام کا خلق کسے کہا گیا؟

جواب: حیاء کو

حدیث نمبر 158: حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دے کیونکہ حیاء ایمان میں سے ہے۔

سوال نمبر 187: حدیث مکمل کریں الحیاء۔۔۔۔۔؟

جواب: من الایمان۔

ماجاء فی الغضب

حدیث نمبر 159: حضرت حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول ﷺ مجھے چند باتیں بتاد یجئے جن سے میں نفع اٹھاؤں اور زیادہ باتیں نہ سیکھایئے گا کہ میں بھول جاتا ہوں تو ﷺ نے فرمایا تو غصہ مت کیا کر۔

سوال نمبر 188: غصہ کے موضوع پہ کوئی ایک حدیث؟

جواب: لا تغضب۔

حدیث نمبر 160: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ آدمی زور آور نہیں ہے جو کشتی میں لوگوں کو پچھاڑ دے زور آور طاقت ور تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔

سوال نمبر 189: حدیث میں الشدید بالصرعة کسے کہا گیا؟

جواب: من یملك نفسه عند الغضب۔

ماجاء فی المهاجرة

حدیث نمبر 161: حضرت ابوایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات ترک کرے یعنی اس کو چھوڑ دے تین دن سے زیادہ یا یہ ملے تو وہ نہ دیکھے یا وہ ملے تو نہ دیکھے بہتر ان دونوں میں وہ ہے جو سلام لینے میں پہل کرے۔

سوال نمبر 190: حدیث میں کتنے دن تک مسلمان بھائی کو چھوڑنے سے منع کیا گیا؟

جواب: تین دن تک۔

حدیث نمبر 162: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بغض نہ کرو اور نہ حسد پالو اور نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو بلکہ اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو چھوڑ دے تین راتوں سے زیادہ۔

سوال نمبر 191: حدیث میں کتنی باطنی بیماریوں سے منع کیا گیا؟

جواب: دو بیماریوں سے:

(۱) حسد (۲) بغض

حدیث نمبر 163: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بہت بڑا جھوٹ ہے اور مت کھوج لگاؤ اور مت تفتیش کرو اور مت حرص کرو دنیا کی اور مت حسد کرو نہ بغض کرو نہ ایک دوسرے سے پیٹھ موڑو بلکہ ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔

سوال نمبر 192: حدیث میں اکذب الحدیث کسے کہا گیا؟

جواب: برے گمان کو۔

حدیث نمبر 164: حضرت عطابن عبداللہ خراسانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے مصافحہ کرو دل کا کینہ جاتا رہے گااور ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجو دوست ہو جاؤ گے اور دشمنی جاتی رہے گی۔

سوال نمبر 193: کونسی عمل سے آپس میں محبت بڑھتی ہے؟

جواب: تحفہ دینے سے۔

حدیث نمبر 165: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پیراور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں تو ہر بندہ مسلمان جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا وہ بخش دیا جاتا ہے مگر وہ شخص جو اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہو کہا جاتا ہے کہ ان دونوں آدمیوں کے متعلق کہ دیکھتے رہو یہاں تک کہ وہ مل جائیں ان دونوں آدمیوں کو دیکھتے رہو یہاں تک کہ وہ مل جائیں۔

حدیث نمبر 166: حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ: ہر ہفتہ میں دو مرتبہ پیراور جمعرات کے روز بندوں کے اعمال دیکھے جاتے ہیں پھر ہر مومن بندہ بخش دیا جاتا ہے مگر وہ بندہ جو اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہو تو حکم ہوتا ہے کہ ابھی ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ مل جائیں۔

سوال نمبر 194: ہفتے میں کون کونسے دن بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں؟

جواب: پیراور جمعرات کو۔

سوال نمبر 195: اعمال پیش ہوتے وقت کن کی بخشش نہیں کی جاتی؟

جواب: جو اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہو۔

ماجاء فی لبس الثیاب للجمال بھا

حدیث نمبر 167: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ ہم غزوہ بن انمار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو حضرت جابر کہتے ہیں کہ ہم ایک درخت کے نیچے اترے ہوئے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ دکھائی دیئے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ سائے ہیں تشریف لایئے، تو آپ ﷺ تشریف لائے تو میں اپنی زنبیل کو دیکھنے گیا میں اس میں کچھ کھانے کو ڈھونڈنے لگا تو ایک ککڑی ملی میں اس کو توڑ کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے لے گیا آپ ﷺ نے پوچھا یہ کہاں سے آئی؟

حضرت جابر نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مدینہ سے ہم اس کو لے کر نکلے تھے پھر جابر کہتے ہیں ہمارے ساتھ ایک شخص تھا جس کا سامان سفر ہم نے تیار کر دیا تھا وہ ہمارے جانور چراتا تھا جب وہ پیٹھ موڑ کر جانور چرانے جانے لگا تو وہ چادریں اوڑھے ہوئے تھا جو پھٹ کر چندی چندی ہو گئی تھیں رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھ کر فرمایا کہ کیا اور کپڑے اس کے پاس نہیں ہیں حضرت جابر نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہیں گٹھری میں بندھے ہیں میں نے اس کو پہننے کے لئے دیئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے کہو کہ وہ کپڑے پہن لے میں نے اس کو بلایا اس نے وہ کپڑے گٹھری سے نکال کر پہن لئے جب جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو کیا ہو گیا تھا اللہ اس کی گردن مارے اب کیا اچھا معلوم نہیں ہوتا اس کو،

اس شخص نے یہ سن کر کہا یارسول اللہ ﷺ کیا اللہ کی راہ میں میری گردن ماری جائے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اللہ کی راہ میں پس وہ شخص اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا۔

حدیث نمبر168: حضرت عمر نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ عالم کو سفید کپڑے پہنے ہوئے دیکھوں۔

سوال نمبر196: امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم علماء کے لئے کونسے رنگ کا لباس پسند فرماتے؟

جواب: سفید رنگ کا لباس۔

حدیث نمبر169: حضرت عمر نے فرمایا کہ جب اللہ تم کو وسعت دے تو اپنے اوپر بھی وسعت کروا پنے کپڑے بنالو۔

ماجاء فی لبس الثیاب المضبغة والذھب

حدیث نمبر170: حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر سرخ دھاری دار اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہنا کرتے تھے۔

سوال نمبر197: ابن عمر کس طرح کے کپڑے پہنا کرتے تھے؟

جواب: زعفران سے رنگے ہوئے۔

قال مالک: میں مردوں کے لئے سونے سے بنی کوئی شے پہننا مکروہ جانتا ہوں کیونکہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایااور میں انگوٹھی یا اس کے علاوہ سونے کی کوئی شے چھوٹے اور بڑوں سب کے لئے مکروہ جانتا ہوں۔

قال مالک: گھر یا اس کے گردا گرد مردوں کو کسم سے رنگی ہوئی چادریں اوڑھنا میں حرام نہیں سمجھتا لیکن نہ پہننا میرے نزدیک بہتر اور اس کے علاوہ اور لباس پہننا اچھا ہے۔

سوال نمبر198: کیاامام مالک کے نزدیک کسم سے رنگی ہوئی چادر گھر میں لی جاسکتی ہے؟

جواب: جی ہاں۔

ماجاء فی لبس الخز

حدیث نمبر 171: حضرت عائشہ نے عبداللہ بن زبیر کو ایک کپڑا پہنایا جس میں اون اور ریشم تھا اور حضرت عائشہ بھی اس کو پہنا کرتی تھیَ۔

سوال نمبر 199: کتنی مقدار تک ریشم جائز ہے؟

جواب: چار انگل کی مقدار تک ریشم جائز ہے وہ چاہے تانے میں ہو یا بانے میں فافھم۔

مایکرہ للنساء لبسہ من الثیاب

حدیث نمبر 172: حضرت مرجانہ سے روایت ہے کہ حفصہ بنت عبدالرحمن بن ابی بکر ایک باریک سربند اوڑھ کر اماں عائشہ کے پاس گئیں حضرت عائشہ نے اس کو پھاڑ ڈالا اور موٹے کپڑے کا سربند اوڑھا دیا۔

حدیث نمبر 173: حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ وہ عورتیں جو کپڑا پہنے ہوئے ہیں لیکن ننگی ہیں مائل ہونے والی اور مائل کرنے والی ہیں یہ جنت میں نہ جائیں گی بلکہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگھیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ سے آتی ہے۔

سوال نمبر 200: حدیث میں لفظ مائلات ممیلات سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد دوسروں کی طرف مائل ہونے والیاں اور دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں۔

حدیث نمبر 174: حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو بیدار ہوئے تو آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ رات کو اللہ جل جلالہ نے کتنے خزانے کھولے

اور کتنے فتنے واقع ہوئے کتنی عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں تو کپڑے پہنے ہوئے ہیں مگر قیامت کے روز ننگی ہوں گی حجرے والیوں کو بیدار کرو۔

سوال نمبر 201: حدیث میں صواحب الحجر سے کون مراد ہیں؟

جواب: اس سے حضور ﷺ کی ازواج مطہرات مراد ہیں۔

ما جاء فی اسبال الرجل ثوبه

حدیث نمبر 175: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑ لٹکائے گا تو قیامت کے روز اللہ جل جلالہ اس کی طرف نظر رحمت نہ کرے گا۔

سوال نمبر 202: قیامت کے روز کس پر اللہ نظریں رحمت نہیں فرمائے گا؟

جواب: جو تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکا تا ہو۔

حدیث نمبر 176: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑ لٹکائے گا تو قیامت کے روز اللہ جل جلالہ اس کی طرف نظر رحمت نہ کرے گا۔

حدیث نمبر 177: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑ لٹکائے گا تو قیامت کے روز اللہ جل جلالہ اس کی طرف نظر رحمت نہ کرے گا۔

حدیث نمبر 178: حضرت عبدالرحمن بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری سے ازار کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے علم ہے میں بتاتا ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ مومن کی ازار پنڈلیوں

تک ہوتی ہے خیر ٹخنوں تک بھی رکھے تو کچھ قباحت نہیں ہے اس سے نیچے جو ہے وہ جہنم میں ہے جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑ لٹکائے گا تو قیامت کے روز اللہ جل جلالہ اس کی طرف نظر رحمت نہ کرے گا۔

سوال نمبر 203: بندے کی ازار کہاں تک ہو؟

جواب: مومن کی ازار پنڈلیوں تک ہوتی ہے خیر ٹخنوں تک بھی رکھے تو کچھ قباحت نہیں ہے اس سے نیچے جو ہے وہ جہنم میں ہے

ماجاء فی اسبال المرءۃ ثوبھا

حدیث نمبر 179: حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ جب ازار لٹکانے کا ذکر کیا گیا تو میں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ عورت کیا کرے؟

آپ ﷺ نے فرمایا ایک بالشت ازار نیچے رکھے ام سلمہ نے عرض کیا کہ اتنے سے تو ستر منکشف ہوگا تو آپ ﷺ نے فرمایا ایک ہاتھ نیچے رکھے لے اس سے زیادہ نہیں۔

سوال نمبر 204: عورت اپنی ازار کہاں تک رکھے گی؟

جواب: عورت ایک بالشت یا ایک ہاتھ تک ازار نیچے رکھ سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں۔

ماجاء فی الانتعال

حدیث نمبر 180: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں کوئی ایک جوتی پہن کر نہ چلے چاہئے کہ دونوں جوتیاں پہنے یا دونوں اتار دے۔

حدیث نمبر 181: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے چاہے کہ داہنے پیر میں اول پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پیر کا اتارے تو داہنا پیر پہنتے وقت شروع میں رہے اور اتارتے وقت اخیر میں رہے۔

سوال نمبر 205: جوتے پہننے کے طریقے پر کوئی ایک حدیث بیان فرمائیں ؟

جواب:اوپر مذکورہ حدیث۔

حدیث نمبر 182: حضرت کعب الاحبار سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی جوتی اتاری کعب الاحبار نے کہا تم نے کیوں جوتیاں اتاریں شاید تونے اس آیت کو دیکھ کر اتاری ہوں گی اللہ جل جلالہ نے حضرت موسیٰ سے جب وہ طور پر جانے لگے فرمایا اتار جوتیاں اپنی کیا تو جانتا ہے موسیٰ علیہ السلام کی جوتیاں کاہے کی تھیں۔

قال مالک: مجھے معلوم نہیں اس شخص نے کیا جواب دیا بہر حال حضرت کعب نے فرمایا حضرت موسیٰ کی جوتیاں مردہ گدھے کی کھال کی تھیں۔

سوال نمبر 206: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نعلین کس چیز کے تھے ؟

جواب: مردہ گدھے کی کھال کے۔

ماجاء فی لبس الثیاب

حدیث نمبر 183: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو لباسوں سے اور دو بیعوں سے منع فرمایا،

ایک بیع ملامسہ اور دوسرے بیع منابذہ سے اور ایک کپڑے اوڑھ کر احتباء کرنے سے جب کہ اس کی شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہوا اور ایک کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لینے سے۔

سوال نمبر 207: رسول اللہ ﷺ نے کونسی دو بیعوں سے منع فرمایا؟

جواب: بیع منابذہ اور بیع ملامسہ سے۔

سوال نمبر 208: رسول اللہ ﷺ نے کونسے دو لباسوں سے منع فرمایا؟

جواب:ایک کپڑے اوڑھ کر اختباء کرنے سے جب کہ اس کی شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو اور ایک کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لینے سے۔

حدیث نمبر184: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے مسجد کے دروازے پر ایک ریشمی کپڑا بکتا ہوا دیکھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ کاش آپ ﷺ اس کو خرید لیتے اور جمعہ کے روز اور جس روز آپ ﷺ کے پاس وفد کے لوگ آیا کرتے ہیں پہنا کرتے،

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کپڑے کو وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے پھر اسی قسم کے چند کپڑے آپ ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ نے ان میں سے ایک کپڑا حضرت عمر کو دیا حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ پہلے تو آپ ﷺ نے عطارد کے کپڑے کے بارے میں فرمایا تھا کہ اس کو وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تجھے یہ کپڑا پہننے کو تھوڑی دیا ہے پھر حضرت عمر نے وہ کپڑا اپنے ایک مشرک بھائی کو دے دیا جو مکہ میں تھا۔

سوال نمبر209: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر کو جو عطارد کپڑا عطا فرمایا آپ نے وہ کسے دیا؟

جواب: وہ کپڑا اپنے ایک مشرک بھائی کو دے دیا جو مکہ میں تھا۔

حدیث نمبر185: حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا جب کہ وہ امیر المؤمنین تھے کہ ان کے دونوں مونڈھوں کے بیچ کرتے میں تین پیوند لگے تھے ایک کے اوپر ایک۔

صفة النبی ﷺ

حدیث نمبر 14: حضرت انس بن مالک کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بہت لمبے نہ تھے اور نہ بہت چھوٹے قد کے تھے اور نہ چونے کی طرح بہت زیادہ سفید تھے اور نہ بہت گندمی تھے اور آپ ﷺ کے بال بہت گھونگریالے بھی نہ تھے اور بہت سیدھے بھی نہ تھے جب آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس برس ہوئی تو اللہ نے آپ ﷺ کو نبوت عطا فرمائی پھر نبوت کے بعد آپ ﷺ مکہ میں دس برس رہے اور مدینہ میں دس برس رہے اور ساٹھ برس کی عمر میں آپ ﷺ نے وفات ہوئی اس وقت آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ ہوں گے۔

سوال نمبر 210: رسول اللہ کے سر مبارک اور داڑھی میں کتنے بال سفید تھے؟

جواب: بیس بال بھی سفید نہ تھے یعنی بیس سے کم تھے۔

سوال نمبر 211: رسول اللہ ﷺ کا رنگ کیسا تھا؟

جواب: نہ چونے کی طرح بہت زیادہ سفید اور نہ بہت گندمی۔

سوال نمبر 212: رسول اللہ ﷺ بعثت کے بعد کتنے سال مکہ میں رہے؟

جواب: دس سال۔

صفة عیسی بن مریم والدجال

حدیث نمبر 186: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ کعبہ کے پاس ہوں تو میں نے ایک گندمی رنگ شخص کو دیکھا جیسے کہ تو نے بہت اچھے گندمی رنگ کے آدمی دیکھے ہوں اس کے کندھوں تک بال ہیں جیسے کہ تو نے بہت اچھے کندھوں تک بال دیکھے ہوں سو اس مرد نے

بالوں میں کنگھی کی ہے توان سے پانی ٹپکتا تھاتو رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں پر ٹیک لگائے یاراوی نے یوں فرمایاکہ دو آمیوں کے کندھوپر ٹیک لگائے کہ وہی شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے سو میں نے پوچھایہ کون شخص ہے توکسی نے مجھ سے کہایہ کہ مسیح ہے مریم کا بیٹا پھر میں نے یکایک ایک اور شخص دیکھانہایت گھنگریالے بال والادائیں آنکھ کاکانااس کی آنکھ ایسی تھی جیسے پھولا ہواانگور ہو سو میں نے پوچھاکہ یہ کون شخص ہے کسی نے مجھ سے کہایہ مسیح دجال ہے۔

سوال نمبر213: رسول اللہ ﷺ نے خواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کس شکل وصورت میں پایا؟

جواب: فرمایاایک گندمی رنگ شخص کودیکھاجیسے کہ تونے بہت اچھے گندمی رنگ کے آدمی دیکھے ہوں اس کے کندھوں تک بال ہیں جیسے کہ تونے بہت اچھے کندھوں تک بال دیکھے ہوں سواس مردنے بالوں میں کنگھی کی ہے توان سے پانی ٹپکتا تھا

سوال نمبر214: حضور ﷺ نے دجال کو کس شکل میں دیکھا؟

جواب: نہایت گھنگریالے بال والادائیں آنکھ کاکانااس کی آنکھ ایسی تھی جیسے پھولا ہوا انگور۔

ماجاء فی الفطرة

حدیث نمبر187: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ پانچ چیزیں پیدائشی سنت ہیں ایک ناخن کاٹنادوسرے مونچھیں کتروانا تیسرے بغل کے بال اکھاڑناچوتھے زیرناف کے بال مونڈناپانچویں ختنہ کرنا۔

سوال نمبر215: خمس من الفطرۃ کون کونسی چیزیں ہیں؟

جواب: (۱) ناخن کاٹنا (۲) مونچھیں کتروانا (۳) بغل کے بال اکھاڑنا (۴) زیر ناف کے بال مونڈنا (۵) ختنہ کرنا۔

حدیث نمبر188: حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم ہی نے سب سے پہلے مہمان کی ضیافت کی اور سب سے پہلے ختنہ کیا اور سب سے پہلے مونچھیں کتریں اور سب سے پہلے سفید بال کو دیکھ کر کہا کہ اے پروردگار یہ کیا ہے اللہ نے فرمایا یہ عزت اور وقار ہے، حضرت ابراہیم نے عرض کیا تو اے پروردگار مجھ کو زیادہ عزت دے۔

قال مالک: مونچھوں کو اتنا کترنا چاہیے کہ ہونٹ کے کنارے کھل جائیں یہ نہیں کہ بالکل کتر ڈالے۔

سوال نمبر216: سب سے پہلے مہمان کی ضیافت اور ختنہ اور مونچھیں کس نے کتریں؟

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

النھی عن الاکل باشمال

حدیث نمبر189: حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھانے کو منع کیا، اور ایک جوتا پہن کر چلنے کو، اور ایک کپڑا سر سے پاؤں تک لپیٹ لینے کو، اور ایک کپڑا اوڑھ کر گوٹ مار کر بیٹھنے کو اس طرح کہ شرم گاہ کھلی رہے ان سے منع فرمایا۔

سوال نمبر217:ایک کپڑااوڑھ کر گوٹ مار کر بیٹھنے سے کس صورت میں منع فرمایا ؟

جواب: جبکہ شرم گاہ کھلی رہے۔

حدیث نمبر190: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' :جب تم میں سے کوئی کھائے تواپنے داہنے ہاتھ سے کھائے،اور جب پیئے توچاہیے کہ داہنے ہاتھ سے پیئے،اس واسطے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتاہےاور بائیں ہاتھ سے پیتاہے۔''

سوال نمبر128: حدیث میں دائیں ہاتھ سے کھانے پینے کا حکم کس وجہ سے دیا گیا؟

جواب: شیطان کی مخالفت کرنے لئے کہ وہ بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتاہے۔

ماجاء فی المساکین

حدیث نمبر191: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' : مسکین وہ نہیں ہے جو گھر گھر مانگتا پھرتا ہے، کہیں سے ایک لقمہ ملا کہیں سے دو لقمے، کہیں سے ایک کھجور کہیں سے دو کھجوریں۔ ''صحابہ کرام نے پوچھا: پھر یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! مسکین کون ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' : جس شخص کے پاس مال نہیں ہے کہ وہ اپنی حاجت پوری کرے، نہ لوگوں کو اس کا حال معلوم ہے تاکہ اس کو صدقہ دیں، نہ وہ مانگنے کو کھڑا ہوتا ہے۔''

سوال نمبر219: حدیث میں مسکین کس کو کہا گیا؟

جواب: ”: جس شخص کے پاس مال نہیں ہے کہ وہ اپنی حاجت پوری کرے، نہ لوگوں کو اس کا حال معلوم ہے تاکہ اس کو صدقہ دیں، نہ وہ مانگنے کو کھڑا ہوتا ہے۔“

حدیث نمبر 192: روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین کو دو اگرچہ جلا ہوا کھر ہو۔

ماجاء فی معی الکافر

حدیث نمبر 193: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا” : مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے، اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔“

سوال نمبر 220: مسلمان اور کافر کتنی آنتوں میں کھاتے ہیں؟

جواب: مسلمان ایک آنت میں جبکہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

حدیث نمبر 194: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر مہمان ہو کر آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کے دودھ دوہنے کا حکم دیا، وہ سارا دودھ پی گیا، پھر دوسری بکری کو دوہا گیا، وہ بھی پی گیا، پھر تیسری بکری کا بھی پی گیا، یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر دوسرے دن صبح کو وہ شخص مسلمان ہو گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا دودھ اسے پینے کو دیا، تو وہ پی گیا، پھر دوسری بار پینے کو دیا، وہ پی نہ سکا، تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا” : مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے، اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔“

النهی عن الشراب فی آنیة الفضة والنفخ فی الشراب

حدیث نمبر195:اُم المؤمنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :جو شخص چاندی کے برتن میں پیئے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ غٹا غٹ ڈالتا ہے۔"

سوال نمبر221:چاندی کے برتن میں پینے کی وعید بیان فرمائیں؟

جواب:مذکورہ حدیث۔

حدیث نمبر196:حضرت ابو مثنیٰ اجہنی سے روایت ہے،کہتے ہیں کہ میں مروان بن حکم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ آئے،مروان نے ان سے کہا:کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ منع کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی میں پھونکنے سے؟

تو حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:ہاں!

ایک شخص بولا:یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!میں ایک سانس میں سیر نہیں ہوتا،تو آپ نے فرمایا" :پیالے کو اپنے منہ سے جدا کر کے سانس لے لیا کر۔"پھر وہ شخص بولا:میں پانی میں کوڑا دیکھوں تو کیا کروں؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :اس کو بہادے۔"

ماجاء فی شرب الرجل وھو قائم

امام مالک رحمہ اللہ کو پہنچا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر پانی پیتے تھے۔

سوال نمبر222:کون کونسے جلیل القدر صحابہ کھڑے ہو کر پانی پیتے؟

جواب: سید ناعمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور سید نا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور سید نا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 197: ابن شہاب سے روایت ہے کہ سیدہ مائی عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سید نا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر پانی پینے میں کچھ قباحت نہیں جانتے تھے۔

حدیث نمبر 198: حضرت ابو جعفر قاری نے دیکھا کہ سید نا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کھڑے ہو کر پانی پیتے تھے۔

حدیث نمبر 199: حضرت سید نا عامر بن عبد اللہ سے مروی کہ سید نا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر پانی پیتے تھے۔

السنة فی الشراب وتناوله عن الیمین

حدیث نمبر 200: حضرت سید ناانس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ آیا، جس میں کنوئیں کا پانی ملا ہوا تھا، اور داہنی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف سید ناابو بکر رضی اللہ عنہ تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پی کر اعرابی کو دیا اور کہا" :پہلے داہنی طرف والے کو دو، پھر جو اس سے ملا ہوا ہے پھر جو اس سے ملا ہوا ہے۔"

حدیث نمبر 201: حضرت سید نا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنی طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف بوڑھے بوڑھے لوگ تھے،

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے فرمایا” :اگر تو اجازت دے تو پہلے میں ان لوگوں کو دے دوں؟

لڑکے نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میں اپنا حصّہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوٹھے میں سے کسی کو دینا نہیں چاہتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اسی لڑکے کو دے دیا۔

جامع ماجاء فی الطعام والشراب

حدیث نمبر202: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی جو بھوک کی وجہ سے نہیں نکلتی تھی، تو تیرے پاس کوئی چیز ہے کھانے کی؟

سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے کچھ روٹیاں جو کی نکالیں اور ایک کپڑے میں لپیٹ کر میری بغل میں دبادیں، اور کچھ کپڑا مجھے اڑھا دیا، پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کو لے کر آگیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور بہت سے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، میں کھڑا ہو رہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پوچھا” : کیا تجھ کو ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟“

میں نے کہا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا” : کھانے کے لئے؟“

میں نے کہا: ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سب ساتھیوں کو فرمایا” :سب اٹھو۔ “سب اٹھ کر چلے، میں سب کے آگے آگیا اور سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو جا کر خبر

کی، سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ساتھ لیئے ہوئے آتے ہیں اور ہمارے پاس اس قدر کھانا نہیں ہے جو سب کو کھلائیں۔

سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر ملے، یہاں تک کہ سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مل کر آئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :اے اُم سلیم! جو کچھ تیرے پاس ہو لے آ۔ "سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا وہی روٹیاں لے آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کرایا، پھر سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک کپی گھی کی اس پر نچوڑ دی، وہ ملیدہ بن گیا، اس کے بعد جو اللہ کو منظور تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :دس آدمیوں کو بلاؤ۔ "انہوں نے دس آدمیوں کو بلایا، وہ سب کھا کر سیر ہو کر چلے گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :دس آدمیوں کو بلاؤ۔ "وہ بھی آئے اور سیر ہو کر چلے گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" :دس آدمیوں کو بلاؤ۔ "وہ بھی آئے اور سیر ہو کر چلے گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :دس کو اور بلاؤ۔ "یہاں تک کہ جتنے لوگ آئے ستر (70) آدمی تھے یا اسّی (80) سب سیر ہو گئے۔

سوال نمبر 223: حضرت ابو طلحہ کے گھر میں کتنے افراد نے کھانا کھایا؟

جواب: ستر یا اسی افراد نے۔

حدیث نمبر203: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو شخصوں کا کھانا کفایت کرتا ہے تین آدمیوں کو، اور تین کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے۔

سوال نمبر224: دو کا کھانا کتنوں کو کفائت کر جاتا ہے؟

جواب: تین ادمیوں کو۔

حدیث نمبر204: حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دروازے کو بند کرو، اور مشک کا منہ باندھا کرو، اور برتن کو بند رکھا کرو، اور چراغ کو بجھادیا کرو، کہ شیطان بند دروازہ کو نہیں کھولتا، اور ڈاٹ کو نہیں نکالتا، اور برتن نہیں کھولتا، اور چوہا گھر والوں کو جلادیتا ہے۔

سوال نمبر225: حدیث میں چوئے کے بارے میں کیا فرمایا گیا؟

جواب: فرمایا کہ چوا گھر کو جلادیتا ہے۔

حدیث نمبر205: حضرت سیدنا ابی شریح الکعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لا یا ہو تو اسے چاہیے نیک بات بولا کرے یا چپ رہے، اور جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لا یا ہو تو اسے چاہیے اپنے ہمسایہ کی خاطر داری کیا کرے، اور جو ایمان لا یا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر تو اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آؤ بھگت کرے، ایک رات دن تک مہمانی اچھے طور سے کرے، اور تین رات دن تک جو کچھ حاضر ہو کھلائے، اور اس سے زیادہ دن صدقہ ہے، اور مہمان کو لائق نہیں کہ بہت ٹھہرے میزبان کے پاس کہ اس کو تکلیف دے۔"

سوال نمبر226: مہمان نوازی کتنے دن تک ہے؟

جواب: تین دن تک۔

حدیث نمبر 206: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : ایک شخص راستہ میں جارہا تھا، اس کو بہت شدّت سے پیاس لگی، تواس نے ایک کنواں دیکھا، اس میں اتر کر پانی پیا، جب کنوئیں سے نکلا تو دیکھا ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے، اس نے سوچا اس کا بھی پیاس کی وجہ سے میری طرح حال ہوگا، پھر اس نے کنوئیں میں اُتر کر اپنے موزے میں پانی بھرا اور منہ میں اس کو دبا کر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا، اللہ جل جلالہ اُس سے خوش ہوگیا اور اس کو بخش دیا۔ "صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! ہم کو جانوروں کے پانی پلانے میں بھی ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : کیوں نہیں، ہر جاندار جگر میں ثواب ہے۔"

حدیث نمبر 207: حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساحلِ دریا کی طرف ایک لشکر بھیجا، اور ان پر سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو حاکم مقرر کیا، اس لشکر میں تین سو آدمی تھے، میں بھی ان میں شریک تھا، راہ میں کھانا ختم ہو چکا تھا، سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے حکم کیا کہ جس قدر کھانا باقی ہے اس کو اکٹھا کرو، سب اکٹھا کیا گیا تو دو ظرف کھجور کے ہوئے حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اس میں سے ہر روز ہم کو تھوڑا تھوڑا کھانا دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ ایک کھجور ہمارے حصّہ میں آنے لگی، پھر وہ بھی تمام ہوگئی، وہب بن کیسان کہتے ہیں: میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ایک ایک کھجور میں تمہارا کیا ہوتا تھا؟ انہوں نے کہا: جب وہ بھی نہ رہی تو قدر معلوم ہوئی، جب ہم دریا کے کنارے پہنچے تو ہم نے پہاڑ کے برابر ایک مچھلی پڑی پائی، سارا لشکر اس سے

اٹھارہ دن رات تک کھاتا رہا، پھر سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اس مچھلی کی ہڈیاں کھڑی کرنے کا حکم دیا، دو ہڈیاں کھڑی کر کے رکھی گئیں تو ان کے نیچے سے اونٹ چلا گیا اور ان تک نہ پہنچ سکا۔

امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں حدیث کے لفظ الظَّرِبُ سے مراد چھوٹا پہاڑ ہے۔

سوال نمبر 227: حدیث میں لفظ الظَّرِبُ سے کیا مراد ہے۔

جواب: اس سے مراد چھوٹا پہاڑ ہے۔

حدیث نمبر 208: حضرت عمرو بن سعد بن معاذ کی دادی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :اے مسلمان عورتوں! کوئی تم میں سے اپنے ہمسائے کو نہ ذلیل کرے، اگرچہ وہ ایک کھر جلا ہوا بکری کا بھیجے۔"

حدیث نمبر 209: حضرت عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ یہود کو تباہ کرے! ان پر چربی کا کھانا حرام ہوا تو انہوں نے اس کو بیچ کر اس کے دام کھائے۔"

سوال نمبر 228: یہود پر جب چربی حرام ہوئی تو انہوں نے چربی کا کیا کیا؟

جواب: اسے بیچ کر اس کے دام کھائے۔

امام مالک رحمہ اللہ کو پہنچا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے تھے: اے بنی اسرائیل! تم پانی پیا کرو، اور ساگ پات جو کی روٹی کھایا کرو، اور گیہوں کی روٹی نہ کھاؤ، اس کا شکر ادا نہ کر سکو گے۔

امام مالک رحمہ اللہ کو پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آئے، وہاں سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو پایا، ان سے پوچھا'' : تم کیسے آئے؟''

انہوں نے کہا: بھوک نے ہمیں نکالا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' : میں بھی اسی سبب سے نکلا۔ '' پھر سب سیدنا ابوالہیثم ابن تیہان انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، انہوں نے جو کی روٹی پکانے کا حکم کیا اور ایک بکری ذبح کرنے کے لئے تیار ہوئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' : دودھ والی کو چھوڑ دے۔ '' انہوں نے دوسری بکری ذبح کی اور میٹھا پانی مشک میں بھر کر درخت سے لٹکا دیا، پھر کھانا آیا تو سب نے کھایا اور وہی پانی پیا، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' : یہی نعیم ہے، جس کے بارے میں تمہیں پوچھا جائے گا۔''

حدیث نمبر 210: حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ گھی سے لگا کر روٹی کھا رہے تھے، ایک بدو آیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا، وہ بھی کھانے لگا اور روٹی کے ساتھ جو گھی کا میل کچیل پیالے میں لگ رہا تھا وہ بھی کھانے لگا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بڑا ندیدہ ہے یعنی تجھ کو سالن میسر نہیں ہو، اس نے کہا: قسم اللہ کی! میں نے اتنی مدت سے گھی نہیں کھایا، نہ اس کے ساتھ کھاتے دیکھا اس وجہ سے کہ اس زمانے میں ایک مدت سے قحط تھا، لوگ تکلیف میں مبتلا تھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی گھی نہ کھاؤں گا جب تک کہ لوگوں کی حالت پہلے کی سی نہ ہو جائے۔

حدیث نمبر 211: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک صاع کھجور کا پیش کیا جاتا تھا، وہ اس کو کھاتے تھے

یہاں تک کہ خراب اور سوکھی کھجور بھی کھالیتے تھے،اور اس وقت آپ رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین تھے۔

حدیث نمبر 212: حضرت سیدناعبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدناعمر رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس ایک زنبیل ہوتی ٹڈیوں کی کہ میں ان کو کھایا کرتا۔

سوال نمبر 229: ٹڈی حلال ہے یا حرام؟

جواب: حلال ہے۔

حدیث نمبر 213: حضرت حمید بن مالک سے روایت ہے کہ میں سیدناابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی زمین میں بیٹھا ہوا تھا جو عقیق میں تھی،ان کے پاس مدینہ کے آئے کچھ لوگ جانوروں پر سوار ہو کر وہیں اترے، حمید نے کہا کہ حضرت سیدناابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: میری ماں کے پاس جاؤ اور میرا اسلام ان سے کہو اور کہو کچھ کھانا ہم کو کھلاؤ حمید نے کہ میں ان کی ماں کے پاس گیا انہوں نے تین روٹیاں اور کچھ تیل زیتوں کا اور کچھ نمک دیا،اور میرے سر پر رکھ دیا، میں حضرت سیدناابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا اور ان کے سامنے رکھ دیا، سیدناابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دیکھ کر کہا: اللہ اکبر،اور کہا: شکر ہے اللہ کا جس نے ہم کو سیر کیا روٹی سے،اس سے پہلے ہمارا یہ حال تھا کہ سوائے کھجور کے اور پانی کے کچھ میسر نہیں تھا، وہ کھانا ان لوگوں کو پورا نہ ہوا، جب وہ چلے گئے تو سیدناابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اے میرے بھائی کے بیٹے! بکریوں کو اچھی طرح رکھ،اور ان کی ناک پونچھتا رہ،اور ان کی جگہ صاف کر،اور اسی جگہ ایک کونے میں نماز پڑھ، کیونکہ وہ بہشت کے جانوروں میں سے ہیں، قسم اللہ کی! جس کے قبضے میں میری جان ہے،ایک زمانہ قریب ہے

ایسے لوگوں پر آئے گا کہ اس وقت ایک چھوٹا سا بکریوں کا گلہ آدمی کو زیادہ پسند ہو گا مروان کے گھر سے۔

حدیث نمبر214: حضرت ابو نعیم وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا آیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب عمر بن ابی سلمہ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا" :اپنے سامنے سے کھا بسم اللہ کہہ کر۔"

حدیث نمبر215: حضرت یحییٰ بن سعید نے کہا: میں نے سنا قاسم بن محمد کہتے تھے کہ ایک شخص سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا: میرے پاس ایک یتیم لڑکا ہے، اس کے اونٹ ہیں، کیا میں ان کا دودھ پی سکتا ہوں؟

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر تو اس کے گُم ہوئے اونٹ ڈھونڈتا ہے، اور خارشی اونٹ میں دوا لگاتا ہے، اور ان کا حوض لیپتا ہے، اور ان کو پانی کے دن پانی پلاتا ہے تو پی سکتا ہے بغیر نسل کو ضرر پہنچائے، یا اس اونٹنی کو ضرر پہنچائے۔

حدیث نمبر216: حضرت عروہ بن زبیر کے سامنے جب کوئی کھانے پینے کی چیز آتی یہاں تک کہ دوا بھی تو اس کو کھاتے پیتے اور کہتے: سب خوبیاں اسی پروردگار کو لائق ہیں جس نے ہم کو ہدایت کی، اور کھلایا، اور پلایا، اور نعمتیں عطا فرمائیں، وہ اللہ بڑا ہے، اے پروردگار! تیری نعمت اس وقت آئی جب ہم سراسر شر میں مصروف تھے، ہم نے اس نعمت کی وجہ سے اچھی طرح صبح کی اور شام کی، ہم چاہتے ہیں تو پورا کرے اس نعمت کو، اور ہمیں شکر کی توفیق دے، سوائے تیری بہتری کے کہیں بہتری نہیں ہے، کوئی معبود برحق نہیں سوائے تیرے۔ اے پروردگار نیکوں کے، اور پالنے والے سارے جہاں کے، سب خوبیاں اللہ کو زیبا ہیں،

کوئی سچا معبود نہیں سوائے اس کے، جو چاہتاہے اللہ وہی ہوتاہے، کسی میں طاقت نہیں سوائے اللہ کے، یااللہ برکت دے ہماری روزی میں، اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

امام مالک رحمہ اللہ سے سوال ہوا کہ اگر عورت غیر محرم مرد یا اپنے غلام کے ساتھ کھانا کھائے تو کیا حکم ہے؟

انہوں نے جواب دیا: کچھ قباحت نہیں ہے جب کہ عزت کے موافق ہو یعنی ایسی صورت ہو جو اس عورت کے لیے بہتر ہو اور وہ یہ کہ اس جگہ اور لوگ بھی ہوں، اور کہا کہ عورت بھی اپنے خاوند کے ساتھ کھاتی ہے، کبھی غیر کے ساتھ جس کو خاوند کھانا کھلایا کرتا ہے، کبھی بھائی کے ساتھ، اور مکروہ ہے عورت کو خلوت کرنا غیر محرم کے ساتھ۔

سوال نمبر230: کیا عورت غیر محرم کے ساتھ کھانا کھاسکتی ہے؟

جواب: جی ہاں کھاسکتی ہے جبکہ تنہائی میں نہ بلکہ سب لوگ موجود ہوں۔

ماجاء فی اکل اللحم

حدیث نمبر217: حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم گوشت سے بچو کیونکہ گوشت کھانے کی ایسی عادت ہو جاتی ہے جیسے شراب پینے کی ہو جاتی ہے پھر چھوڑنا دشوار ہوتا ہے۔

سوال نمبر231: کثرت سے گوشت کھانے سے کیوں منع فرمایا گیا؟

جواب: کیونکہ اس سے عادت بن جاتی ہے جیسے شراب پینے کی بن جاتی ہے۔

حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا

حدیث نمبر218: حضرت فاروق اعظم نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی

اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے ساتھ گوشت کا بوجھ تھا تو سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟

انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہم کو خواہش ہوئی گوشت کھانے کی تو ایک درہم کا گوشت خریدا، تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی یہ نہیں چاہتا کہ اپنے پیٹ کو مارے اور ہمسائے کو کھلائے، یا چچا کے بیٹے کو کھلائے، کہاں بھلا دیا تم نے اس آیت کو أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا یعنی" :اڑا لیے تم نے اپنے مزے دنیا کی زندگی میں، اور خوب فائدے اٹھائے، تو آج کے دن چکھو ذلت کا عذاب۔

ماجاء فی لبس الخاتم

حدیث نمبر219: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کی ایک انگوٹھی پہنا کرتے تھے، ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر اسے پھینک دیا اور فرمایا" :اب کبھی اس کو نہ پہنوں گا۔ "لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

سوال نمبر232: رسول اللہ ﷺ کس چیز کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے؟

جواب: سونے کی ممانعت سے پہلے سونے کی پہنا کرتے تھے۔

حدیث نمبر220: حضرت صدقہ بن یسار نے سعید بن مسیّب سے انگوٹھی پہننے کے بارے پوچھا؟

انہوں نے کہا: پہن لو! اور لوگوں سے کہہ دے میں نے تجھے پہننے کو کہا ہے۔

ماجاء فی نزع المعالیق والجرس من العین

حدیث نمبر 221: حضرت عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ وہ کسی سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ سے کہلا بھیجا اور لوگ سو رہے تھے" : نہ باقی رہے کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا، مگر یہ کہ کاٹ ڈالا جائے۔"

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ وہ لوگ یہ گنڈا نظر کے واسطے باندھتے تھے۔

سوال نمبر 233: لوگ اونٹ کے گلے میں گنڈا کس لئے باندھا کرتے تھے؟

جواب: نظر بد سے بچانے کے لئے۔

الوضوء من العین

حدیث نمبر 222: حضرت سیدنا ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ : میرے باپ نے خرار میں غسل کیا تو انہوں نے اپنا جبہ اتارا، اور سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ دیکھ رہے تھے، اور سیدنا سہل رضی اللہ عنہ خوش رنگ تھے، سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے دیکھ کر کہا: میں نے تو آپ سا کوئی آدمی نہیں دیکھا، اور نہ کسی کنواری عورت کا جسم ایسا پایا، اسی وقت سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کو بخار آنے لگا اور سخت بخار آیا،

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص آیا اور بیان کیا کہ سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کو بخار آگیا ہے، اب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکے گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، سیدنا سہل رضی اللہ عنہ نے سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا معاملہ بیان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا'' : کیا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مار ڈالے گا؟

اور حضرت سیدنا عامر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تونے بَارَكَ اللهُ کیوں نہیں کہا بے شک نظر لگنا سچ ہے سہل کے لئے وضو کرو۔

''پھر حضرت سیدنا عامر رضی اللہ عنہ نے سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کے لئے وضو کیا اس کے بعد حضرت سیدنا سہل رضی اللہ عنہ اچھے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے یوں کہ آپ کو کچھ ہوا ہی نہ تھا۔

سوال نمبر234: حضرت سہل کو کن کی نظر لگی تھی؟

جواب: حضرت عامر بن ربیعہ کی۔

حدیث نمبر223: حضرت سیدنا ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو نہاتے ہوئے دیکھ لیا تو کہا: میں نے آپ کا سا کوئی آدمی نہیں دیکھا، نہ کسی پردہ نشین عورت کی ایسی کھال دیکھی۔ یہ کہتے ہی سیدنا سہل رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے بیمار ہو کر گر پڑے، لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر بیان کیا اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی خبر لیں، اللہ کی قسم!

وہ اپنا سر بھی نہیں اٹھا سکتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : تمہارے اندازے کے مطابق کس نے اس کو نظر لگائی ؟""

انہوں نے کہا: سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اس پر غصے ہوئے، اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مار ڈالے گا؟

کہ تونے بَارَكَ اللهُ کیوں نہیں کہا بے شک نظر لگنا سچ ہے سہل کے لئے وضو کر و حضرت سیدنا عامر رضی اللہ عنہ نے اپنے منہ، اور ہاتھ، اور کہنیاں، اور گھٹنے، اور پاؤں کے کنارے، اور تہ بند کے نیچے کا بدن پانی سے دھو کر اس پانی کو ایک برتن میں جمع کیا، وہ پانی سیدنا سہل رضی اللہ عنہ پر ڈالا گیا، سیدنا سہل رضی اللہ عنہ اچھے ہو گئے اور لوگوں کے ساتھ چلے۔

سوال نمبر 235: نظر اتارنے کا طریقہ بیان فرمائیں؟

جواب: جس کی نظر لگی ہے اس کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو جس کو نظر لگی وہ استعمال کرے تو نظر اتر جائے گی؟

الرقية من العين

حدیث نمبر 224: حضرت حمید بن قیس مکی سے روایت ہے کہ جعفر بن ابی طالب کے دولڑکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دایہ سے کہا" : کیا سبب ہے یہ لڑکے دبلے ہیں؟ "وہ بولی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان کو نظر لگ جاتی ہے، اور ہم نے اس وجہ سے دم نہ کیا کہ معلوم نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پسند کرتے ہیں یا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : ان کو دم کروان کا روحانی علاج کرو، کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھتی تو نظر بڑھتی۔""

سوال نمبر 236: اگر تقدیر سے کوئی شے آگے بڑھتی تو وہ کونسی شے کو کہا گیا ہے؟

جواب: نظر کو۔

حدیث نمبر 245: حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُم المؤمنین سیدنا اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں گئے، اور گھر میں ایک لڑکا رو رہا تھا، لوگوں نے کہا: اس کو نظر لگ گئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' : نظر بد کا دم نہیں کرتے اس کو۔

ماجاء فی اجر المریض

حدیث نمبر 226: حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' : جب بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے، اور فرماتا ہے کہ دیکھتے رہو وہ کیا کہتا ہے ان لوگوں سے جو اس کی بیمار پرسی کو آتے ہیں۔ اگر وہ ان کے سامنے اللہ کی تعریف اور ستائش کرتا ہے تو وہ دونوں فرشتے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے، اور وہ خوب جانتا ہے مگر پوچھتا ہے، اور فرماتا ہے: اگر میں اپنے بندے کو اپنے پاس بلالوں گا تو اس کو جنت میں داخل کروں گا، اور جو شفا دوں گا تو پہلے سے اس کو زیادہ گوشت اور خون عنایت کروں گا، اور اس کے گناہوں کو معاف کر دوں گا۔''

حدیث نمبر 247: اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کو کوئی رنج یا مصیبت لاحق نہیں ہوتی مگر یہ کہ اس کے گناہ صغیرہ معاف کئے جاتے ہیں، یہاں تک کہ کانٹا بھی اگر لگے تو اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ ''یزید نے کہا: مجھے یہ یاد نہیں کہ عروہ نے قُصّ اور کُفِّرَ میں سے کونسا لفظ استعمال کیا تھا۔

سوال نمبر 237: بندہ مؤمن کو تکلیف پہنچنے پر کیا صلہ ملتا ہے کوئی ایک حدیث بیان فرمائیں؟

جواب: اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر 228: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ اللہ بہتری کرنا چاہتا ہے اس پر مصیبتیں ڈالتا ہے۔

حدیث نمبر 229: حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص مر گیا، ایک شخص بولا: واہ! کیا اچھی موت ہوئی، نہ کچھ بیماری ہوئی نہ کچھ اور ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : بھلا یہ کیا کہتا ہے، تجھے کیا معلوم ہے کہ اگر اللہ اس کو کسی بیماری میں مبتلا کرتا تو اس کے گناہوں کو معاف کرتا۔"

التعوذ والرقیۃ فی المریض

حدیث نمبر 230: حضرت سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، ان کو ایسا درد ہوتا تھا جس سے قریب تھا کہ ہلاک ہو جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : داہنا ہاتھ اپنے درد کے مقام پر سات بار پھیر اور کہہ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ، مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ، حضرت سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے یہی کہا، اللہ نے میرا درد دور کر دیا، پھر میں ہمیشہ اپنے گھر والوں کو اور دوسرے لوگوں کو اسی کا حکم دیا کرتا۔

سوال نمبر 238: اگر جسم میں کہیں درد ہو تو حدیث میں اس کے لئے کونسا وظیفہ دیا گیا ؟

جواب: أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ، مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ۔

حدیث نمبر 231: اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب بیماری حاضر ہوتی تو قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت بیمار ہوئے تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا داہنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ مبارک پر برکت کے لئے پھیرتی۔

سوال نمبر 239: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوتے تو کن سورتوں سے دم فرماتے؟

جواب: سورہ اخلاص اور سورہ فلق و سورہ ناس سے۔

حدیث نمبر 232: حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، وہ بیمار تھیں اور ایک یہودی عورت ان پر پڑھ کر پھونک رہی تھی۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کلام اللہ پڑھ کر پھونک توریت یا قرآن میں سے۔

سوال نمبر 240: حضرت سیدنا صدیق اکبر نے یہودیہ عورت کو کہاں سے پڑھ کر دم کرنے کا حکم دیا؟

جواب: تورات یا قرآن سے کلام اللہ پڑھ کر دم کا حکم دیا۔

تعالج المريض

حدیث نمبر 233: حضرت سیدنا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص کو زخم لگا، زخم خون سے بھر گیا، تو اس شخص نے بنی انمار میں سے دو شخصوں کو بلایا، ان دونوں نے آکر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم دونوں میں سے کون طب زیادہ جانتا ہے؟

وہ بولے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! طب میں بھی کچھ فائدہ ہے،

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :دوا بھی اسی نے اتاری ہے جس نے بیماری اتاری ہے۔"

سوال نمبر 241: دوااور بیماری کس نے اتاری؟

جواب: اللہ نے۔

حدیث نمبر 234: حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعد بن زرارہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خناق کی بیماری میں حلق کو داغ لیا تو اس سے آپ کی وفات ہوگئی۔

حدیث نمبر 235: نافع سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے لقوہ میں داغ لیااور بچھو کا روحانی علاج کیا۔

سوال نمبر 242: سعد بن زرارہ کی کس وجہ سے وفات ہوئی؟

جواب: آپ گلے کی بیماری میں مبتلاء تھے تو پیپ وغیرہ نکالنے کے لئے اسے داغہ تو زیادہ داغ لیا جس وجہ سے آپ کی وفات ہوگئی۔

الغسل بالماء من الحمی

حدیث نمبر 236: حضرت فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے کہ سیدہ اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا کے پاس جب کوئی عورت آتی جو بخار میں مبتلا ہوتی تو پانی منگا کر اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنے کا حکم دیتے تھے۔

سوال نمبر 243: رسول اللہ ﷺ بخار کو کس سے ٹھنڈا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے؟

جواب: پانی سے۔

حدیث نمبر 237: حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : بخار جہنم کا جوش ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

حدیث نمبر 238: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : بخار جہنم کے جوش سے ہے، لہٰذا اسے پانی کے ساتھ بجھاؤ۔

سوال نمبر 244: بخار کس کے جوش سے ہے؟

جواب: جہنم کے۔

عیادۃ المریض والطیر

حدیث نمبر 239: حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : جب کوئی تم میں سے بیمار کو دیکھنے جاتا ہے تو وہ پروردگار کی رحمت میں ڈوب جاتا ہے، پھر جب وہاں بیٹھتا ہے تو وہ رحمت اس شخص کے اندر بیٹھ جاتی ہے۔ "یا اس کے مثل کچھ فرمایا۔

سوال نمبر245: مریض کی عیادت پر کوئی ایک حدیث بیان فرمائیں؟
جواب: اوپر مذکورہ حدیث۔
حدیث نمبر240: حضرت سیدنا ابن عطیہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : نہیں ہے عدویٰ اور نہ ہام یعنی اُلو اور نہ صفر کچھ ہے، لیکن بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس نہ اتارا جائے، البتہ جس شخص کا اونٹ اچھا ہو اس کو اختیار ہے جہاں چاہے اترے۔ "لوگوں نے پوچھا: اس کا کیا سبب ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : مرض سے نفرت ہوتی ہے، یا تکلیف ہوتی ہے۔"
سوال نمبر246: بیمار اونٹ کو تندرست کے پاس اتارنے سے کیوں منع کیا گیا؟
جواب: اس لئے کہ اس سے اذیت ہوتی اور لوگ گھن کرتے ہیں۔

السنة فی الشعر

حدیث نمبر241: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھوں کے مونڈنے اور داڑھیوں کو چھوڑنے کا حکم دیا۔
حدیث نمبر242: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ انہوں نے معاویہ بن ابو سفیان کو منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا جس سال آپ نے حج کیا، انہوں نے ایک بالوں کا چٹلا اپنے خادم کے ہاتھ سے لیا اور فرمایا کہ اے مدینہ والو! کہاں ہیں تمہارے علماء؟
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ﷺ اس سے منع کرتے تھے، اور فرماتے تھے" : تباہ ہوئے بنی اسرائیل جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا۔

حدیث نمبر243: حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مدت تک اپنے بال پیشانی کی طرف لٹکاتے رہے، اس کے بعد مانگ نکالنے لگے۔

سوال نمبر247: رسول اللہ ﷺ سر کے بالوں کو کیسے رکھتے؟

جواب: آپ ﷺ اپنے سر کے درمیان سے مانگ نکالا کرتے تھے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اپنی بہو یا ساس کے بال دیکھنے میں کچھ قباحت نہیں۔

حدیث نمبر244: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خصی کرنے کو مکروہ جانتے تھے، اور کہتے تھے کہ خصیے رکھنے میں پیدائش کو پورا کرنا ہے۔

سوال نمبر248: خصی ہونے کا حکم بیان فرمائیں؟

جواب: مکروہ ہے۔

حدیث نمبر245: حضرت صفوان بن سلیم کو پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : میں اور یتیم کا پالنے والا، خواہ یتیم کا عزیز ہو یا غیر، بہشت میں ایسے ہیں جیسے یہ دونوں انگلیاں جبکہ پرہیزگاری کرے۔ "اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگی کی طرف۔

سوال نمبر249: یتیم کی پرورش کی فضیلت بیان فرمائیں؟

جواب: پرورش کرنے والے کو حضور ﷺ کا جنت میں ساتھ نصیب ہوگا۔

اصلاح الشعر

حدیث نمبر 246: حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت سیدناابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ: میرے بال کندھوں تک ہیں، تو کیا میں ان میں کنگھی کروں؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' :ہاں! کنگھی کر اور بالوں کی عزت کر۔
سیدناابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کبھی کبھی ایک دن میں دو بار تیل ڈالتے، اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ''بالوں کی عزت کر۔''

سوال نمبر 250: حضرت ابو قتادہ دن میں دو بار بالوں کو تیل لگایا کرتے اس کی وجہ بیان فرمائیں؟

جواب: کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا تھا تو اپنے بالوں کی عزت واکرام کر۔

حدیث نمبر 247: حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ایک شخص آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اشارہ کیا، یعنی مسجد سے باہر جا اور بالوں کو درست کر کے آ، وہ شخص درست کر کے پھر آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' : کیا یہ اچھا نہیں اس صورت سے کہ تم میں سے کوئی آئے بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ جیسے شیطان۔

ماجاء فی صبغ الشعر

حدیث نمبر 248: حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن اسودان کا ہم صحبت تھا، اور اس کے سر اور داڑھی کے بال سب سفید تھے، ایک روز صبح کو اپنے بالوں پر سرخ خضاب لگا کر آیا، تو لوگوں نے کہا: اچھا ہے، وہ بولا: میری ماں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نخیلہ اپنی لونڈی کے ہاتھ قسم دے کر کہلا بھیجا کہ تو اپنے بالوں پر خضاب لگا، اور بیان کیا کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی خضاب لگایا کرتے تھے۔

سوال نمبر 251: کیا سیاہ خضاب کے علاوہ دوسرے رنگوں کے خضاب لگانا جائز ہے ؟

جواب: جائز ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سیاہ خضاب میں، میں نے کوئی حدیث نہیں سنی، اور سوائے سیاہ کے اور کوئی رنگ بہتر ہے، اور خضاب نہ کرنا بہت بہتر ہے اگر اللہ چاہے، اور لوگوں پر اس بارے میں کچھ تنگی نہیں ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں لگایا، اگر لگایا ہوتا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبدالرحمٰن کے پاس یہی کہلا بھیجتیں۔

سوال نمبر 252: کیا رسول اللہ ﷺ نے سرخ خضاب استعمال فرمایا اگر نہیں تو اس پر حدیث عائشہ سے استدلال کرتے ہوئے دلیل بیان فرمائیں ؟

جواب: اگر حضور ﷺ نے سرخ خضاب لگایا ہوتا تو آپ بطور دلیل حضور ﷺ کا ذکر فرماتی جبکہ آپ صدیق اکبر کا ذکر فرمایا۔

مایؤمربہ من التعوذ عند النوم وغیرہ

حدیث نمبر 249: حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ: میں سوئے ہوئے ہونے کی حالت میں ڈرتا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : یہ پڑھ لیا کر أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلمات سے، اس کے غصّے اور عذاب سے، اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیطانوں کے وسوسوں سے، اور شیطانوں کے میرے پاس آنے سے۔

حدیث نمبر 250: حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس رات معراج ہوئی ایک جن نظر آیا، گویا اس کے ایک ہاتھ میں آگ کا ایک شعلہ تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نگاہ کرتے تو اس کو دیکھتے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چند کلمات سکھادوں کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑھیں تو اس کا شعلہ بجھ جائے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : کیوں نہیں، جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ پڑھے آپ أَعُوذُ بِوَجْهِ اللهِ الْكَرِيمِ یعنی: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے منہ یعنی ذات سے جو بڑا عزت والا ہے، اور اس کے کلمات سے جو پورے ہیں، جن سے کوئی نیک یا بد آگے نہیں بڑھ سکتا اور برائی سے اس چیز کی جو آسمان سے اترے، اور جو آسمان کی طرف چڑھے، اور برائی سے ان چیزوں کی جن کو پیدا کیا ہے اس نے زمین میں، اور جو نکلے زمین سے، اور رات دن

کے فتنوں سے، اور شب و روز کی آفتوں سے، اور حادثوں سے، مگر جو حادثہ بہتر ہے اے رحمٰن۔

سوال نمبر 253: اگر سوتے ہوئے ڈر لگتا ہو تو کونسی دعا پڑھنی چاہیئے؟

جواب: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ۔

حدیث نمبر 251: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کے ایک آدمی نے عرض کیا کہ: میں رات کو نہیں سویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا" : کیوں کس وجہ سے؟"

وہ بولا: مجھے بچھونے کاٹا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : اگر تو شام کے وقت یہ کہہ لیتا أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ یعنی: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلمات سے ان چیزوں کے شر سے جن کو پیدا کیا اس نے، تو بچھو تجھے کچھ نقصان نہ دیتا۔

سوال نمبر 254: موذی جانوروں سے بچنے کی دعا بیان فرمائیں؟

جواب: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

حدیث نمبر 252: حضرت قعقاع بن حکیم سے روایت ہے کہ کعب الاحبار نے فرمایا کہ: اگر میں چند کلمات نہ پڑھا کرتا تو یہودی جادو کر کے مجھے گدھا بنا دیتے، لوگوں نے پوچھا: وہ کلمات کیا ہیں؟

تو آپ نے فرمایا یہ ہیں: أَعُوذُ بِوَجْهِ اللهِ الْعَظِيمِ------۔

ما جاء فی المتحابین فی اللّٰہ

حدیث نمبر 253: حضرت سیدناابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :اللہ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا کہ "کہاں ہیں وہ لوگ جو آپس میں میری بزرگی کی خاطر دوستی رکھتے تھے، آج کے دن میں ان کو سائے میں رکھوں گا، یہ وہ دن ہے جس دن کوئی سایہ نہیں سوائے میرے سائے کے۔

سوال نمبر 255: اللہ کی خاطر دوستی کرنے کی فضیلت بیان فرمائیں؟

جواب: کل روز قیامت سایہ عرش نصیب ہوگا۔

حدیث نمبر 254: حضرت سیدناابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یاسیدناابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :سات شخص جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں رکھے گا، جس دن اس کے سائے کے سوااور کوئی سایہ نہ ہوگا:

(۱)منصف حاکم،

(۲)وہ جوان جس نے اپنی جوانی عبادت الٰہی میں گزاری،

(۳)وہ مرد جس کادل مسجد میں لگارہے جب نکلے یہاں تک کہ پھر لوٹ آئے،

(۴)وہ دو مرد جو خدا کے واسطے آپس میں محبت رکھتے ہیں تو اسی جمع ہوتے اور جداہوتے ہوں،

(۵)وہ مرد جس نے خدا کو تنہائی میں یاد کیا پس دونوں آنکھوں سے اس کے آنسو بہہ نکلے،

(۶)وہ مرد جس کو شریف خوبصورت عورت نے بدفعلی کے لئے بلایا، وہ بولا: مجھے خوف ہے اللہ کا جو پالنے والا ہے سارے جہان کا،

(۷)وہ مرد جس نے چھپا کر صدقہ کیا یہاں تک کہ جو داہنے ہاتھ سے دیا بائیں ہاتھ کو اس کی خبر نہیں ہوئی۔

سوال نمبر 256: کتنے لوگوں کو عرش کا سایہ نصیب ہو گا؟

جواب: سات۔

حدیث نمبر 255: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' : جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو پکارتا ہے، اور یہ فرماتا ہے کہ بے شک اللہ نے فلانے کو دوست رکھا ہے، سو تو بھی اس کو دوست رکھ، تو جبرئیل علیہ السلام اس سے محبت رکھتے ہیں، پھر جبرئیل علیہ السلام آسمان والوں میں نداء کرتے ہیں کہ بے شک اللہ نے فلانے کو دوست رکھا ہے سو تم بھی اس کو دوست رکھو، تو آسمان والے اس سے محبت رکھتے ہیں، پھر اس محبوب بندے کی زمین میں قبولیت اتاری جاتی ہے، یعنی زمین کے نیک لوگ اس کو مقبول جانتے ہیں اور اس سے محبت رکھتے ہیں، اور جب اللہ کسی بندہ سے ناراض وغصّہ ہوتا ہے تو بھی اسی طرح کرتا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ بعض حضرات نے اللہ کی ناراضگی میں بھی ایسا ہی فرمایا ہے یعنی آخری جملے کے آگے بھی اس قسم کا مضمون فرمایا ہو گا۔

حدیث نمبر 256: حضرت ابو ادریس خولانی سے روایت ہے کہ : میں دمشق کی مسجد میں گیا، وہاں میں نے ایک نوجوان کو دیکھا جو سفید دندان تھا یعنی ہس مکھ تھا اس کے ساتھ والے لوگ جب کسی بات میں اختلاف کرتے ہیں تو جو وہ کہتا ہے اسی کی سند پکڑتے ہیں، اور اس کے قول پر تھم جاتے ہیں، میں نے پوچھا یہ نوجوان کون ہے؟ لوگوں نے کہا: سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں، جب دوسرا روز ہوا تو میں بہت سویرے گیا، دیکھا تو وہ مجھ سے پہلے ہی پہنچے ہوئے تھے اور نماز پڑھ رہے تھے، میں ٹھہرا رہا، جب نماز پڑھ چکے تو میں

ان کے سامنے آیااور سلام کیا، پھر میں نے کہا: میں آپ سے اللہ کے لئے محبت کرتاہوں۔ انہوں نے کہا: اللہ کے واسطے ؟میں نے کہا: ہاں، اللہ کے واسطے۔انہوں نے پھر کہا: اللہ کے واسطے ؟میں نے کہا: ہاں، اللہ کے واسطے۔انہوں نے پھر کہا: اللہ کے واسطے ؟میں نے کہا: ہاں، اللہ کے واسطے۔پھرانہوں نے میری چادر کا کونا پکڑ کے مجھے اپنی طرف کھینچا اور کہا: خوش ہو جاؤ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے" :اللہ فرماتاہے میری محبت واجب ہوئی ان لوگوں میں جو میرے واسطے دوستی اور محبت رکھتے ہیں، اور میرے واسطے مل کر بیٹھتے ہیں اور میرے لئے اپنی جان اور مال صرف کرتے ہیں، اور میرے لئے ایک دوسرے کی ملاقات کو جاتے ہیں۔"

سوال نمبر 257:اللہ کی محبت کن میں واجب ہو جاتی ہے ؟

جواب:ان لوگوں میں جو میرے واسطے دوستی اور محبت رکھتے ہیں، اور میرے واسطے مل کر بیٹھتے ہیں اور میرے لئے اپنی جان اور مال صرف کرتے ہیں، اور میرے لئے ایک دوسرے کی ملاقات کو جاتے ہیں۔"

حدیث نمبر 257: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میانہ روی اور نرمی اور اچھا حلیہ ایک جز ہے نبوت کے پچیس جزؤں میں سے۔

سوال نمبر 258: میانہ روی ونرمی نبوت کا کونسا جزء ہے ؟

جواب: پچیسواں جزء ہے۔

ماجاء فی الرؤیا

حدیث نمبر258: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایانیک بخت آدمی کااچھاخواب نبوت کاایک جزہے چھیالس جزؤں میں سے۔

سوال نمبر259: مرد صالح کاخواب نبوت کاکونسا جزء ہے؟

جواب: نبوت کاچھیالسواں جزء ہے۔

حدیث نمبر259: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایساہی روایت کیاہے۔

حدیث نمبر260: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو فرماتے" : تم میں سے کسی نے رات کو کوئی خواب دیکھاہے؟

اور فرماتے" : میرے بعد نبوت میں سے کچھ باقی نہ رہے گا، سوائے اچھے خواب کے۔

حدیث نمبر261: حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میرے بعد نبوت میں سے کچھ نہ رہے گا مگر مبشرات

یعنی خوشخبریاں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! مبشرات کیاہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :اچھے خواب جس کو نیک بخت آدمی دیکھے، یادوسرااس کے واسطے دیکھے، یہ جزہے نبوت کے چھیالیس جزوں میں سے۔

حدیث نمبر262: حضرت سیدنا ابو قتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے" : اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے، اور برا خواب شیطان کی طرف سے، تو جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو چاہیے کہ بائیں طرف تھتکار دے تین بار، اور پناہ مانگے اللہ سے اس کے شر سے، پھر اگر اللہ چاہے گا تو وہ اس کو نقصان نہ پہنچائے گا، ابو سلمہ نے کہا: پہلے میں خواب ایسے دیکھتا جن کا بوجھ میرے اوپر پہاڑ سے بھی زیادہ رہتا، جب سے میں نے اس حدیث کو سنا ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔

سوال نمبر260: اچھا اور برا خواب کس کی طرف سے ہے؟

جواب: اچھا خواب اللہ کی طرف سے اور برا شیطان کی طرف سے ہے۔

حدیث نمبر263: حضرت عروہ بن زبیر کہتے تھے کہ یہ جو اللہ نے فرمایا: لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ان کے واسطے خوشخبریاں ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، اس سے مراد نیک خواب ہیں جس کو آدمی خود دیکھے یا کوئی اس کے واسطے دیکھے۔

سوال نمبر261: لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ اس آیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد نیک خواب ہیں جس کو آدمی خود دیکھے یا کوئی اس کے واسطے دیکھے۔

ماجاء فی النرد

حدیث نمبر264: حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شطرنج کھیلا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

حدیث نمبر 265: اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے محلے میں کچھ لوگ رہا کرتے تھے، آپ رضی اللہ عنھا نے سنا ان کے پاس شطرنج ہے، تو کہلا بھیجا کہ شطرنج کو تم دور کر دو میرے محلے سے، نہیں تو میں تم کو اپنے محلے سے نکال دوں گا، اور اس کو برا جانا۔

حدیث نمبر 266: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب اپنے گھر والوں میں سے کسی کو شطرنج کھیلتے دیکھتے تو اس کو مارتے اور شطرنج کو توڑ ڈالتے۔

سوال نمبر 262: حضرت ابن عمر جب گھر میں سے کسی کو شطرنج کھیلتے دیکھتے تو کیا رد عمل ہوتا؟

جواب: آپ اس شطرنج کو توڑ ڈالتے اور کھیلنے والے کو ماتے۔

سوال نمبر 263: شطرنج کا حکم بیان فرمائیں نیز اس پر کوئی ایک حدیث بیان فرمائیں؟

جواب: حرام ہے اوپر مذکورہ حدیث۔

قال یحیی: میں نے امام مالک سے سنا کہ: شطرنج کھیلنا بہتر نہیں ہے، نہ اس میں کوئی بھلائی ہے، اور اس کو مکروہ جانتے تھے اور میں نے امام مالک سے سنا کہ: شطرنج کھیلنا اور لغو بیہودہ کھیل سب مکروہ ہیں، اور اس آیت کو پڑھتے تھے فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ پس کیا ہے بعد حق کے سوائے گمراہی کے۔

العمل فی السلام

حدیث نمبر 267: حضرت سیدنا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : سوار چلنے والے کو سلام کرے، اور جب قوم میں سے ایک آدمی سلام کرے تو ان سب کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔"

سوال نمبر 264: سلام کرنے کے متعلق سوار کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔

حدیث نمبر 268: حضرت محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ایک شخص یمن کا رہنے والا آیا اور بولا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اور اس پر بھی کچھ زیادہ کیا، تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ان دنوں بینائی جاتی رہی تھی، انہوں نے فرمایا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ وہی یمن کا رہنے والا ہے جو آپ کے پاس آیا کرتا ہے اور اس کا تعارف کروایا یہاں تک کہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما پہچان گئے تو حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: سلام ختم ہو گیا وبرکاتہ پر، اس سے زیادہ نہیں بڑھانا چاہیے۔

سوال نمبر 265: سلام کے الفاظ لکھیں؟

جواب: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس سے زیادہ نہیں۔

قال یحییٰ: امام مالک رحمہ اللہ سے سوال ہوا: کیا مرد عورت کو سلام کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: بڑھیا پر تو کچھ قباحت نہیں، لیکن جوان پر اچھا نہیں۔

سوال نمبر 266: کیا عورت کو سلام کیا جا سکتا ہے؟

جواب: بڑھیا جو قابل شہوت نہ ہو اس کو سلام کیا جا سکتا ہے جبکہ جوان کو محل فتنہ کی وجہ سے منع ہے۔

ماجاء السلام علی الیھودی والنصرانی

حدیث نمبر 269: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' : یہودی جب تم کو سلام کرتے ہیں تو السلام

علیکم کے بدلے السام علیکم یعنی موت ہو تم پر کہتے ہیں، تم بھی علیک کہا کرو یعنی جواب میں صرف علیک کہدیا کرو یعنی تو ہی مرے۔

امام مالک رحمہ اللہ سے سوال ہوا کہ یہودی اور نصرانی سے کوئی سلام کرے یعنی السلام و علیکم کہہ دے تو پھر کیا اس کو واپس لے؟

انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ توبہ اور استغفار کرے، کیونکہ خلاف حکم کیا۔

سوال نمبر 267: اگر کسی یہودی کو سلام کر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: توبہ واستغفار کرے۔

سوال نمبر 268: یہودی مسلمانوں سے کن الفاظ میں سلام کرتے تھے؟

جواب: وہ السام علیکم کہا کرتے یعنی تم پہ موت ہو۔

تمت بالخیر بندہ خدا عنصر رضا جامی عطاری